

cat

W

IQBAL LIBRARY
THE UNIVERSITY OF KASHMIR

Call No. _____

Acc. No. _____

2519

26 SEP 2003

17/9/03

Overdue charges will be levied under rules for each

14-2-59

S/C

S/4
S/B

U2.

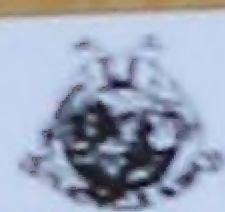
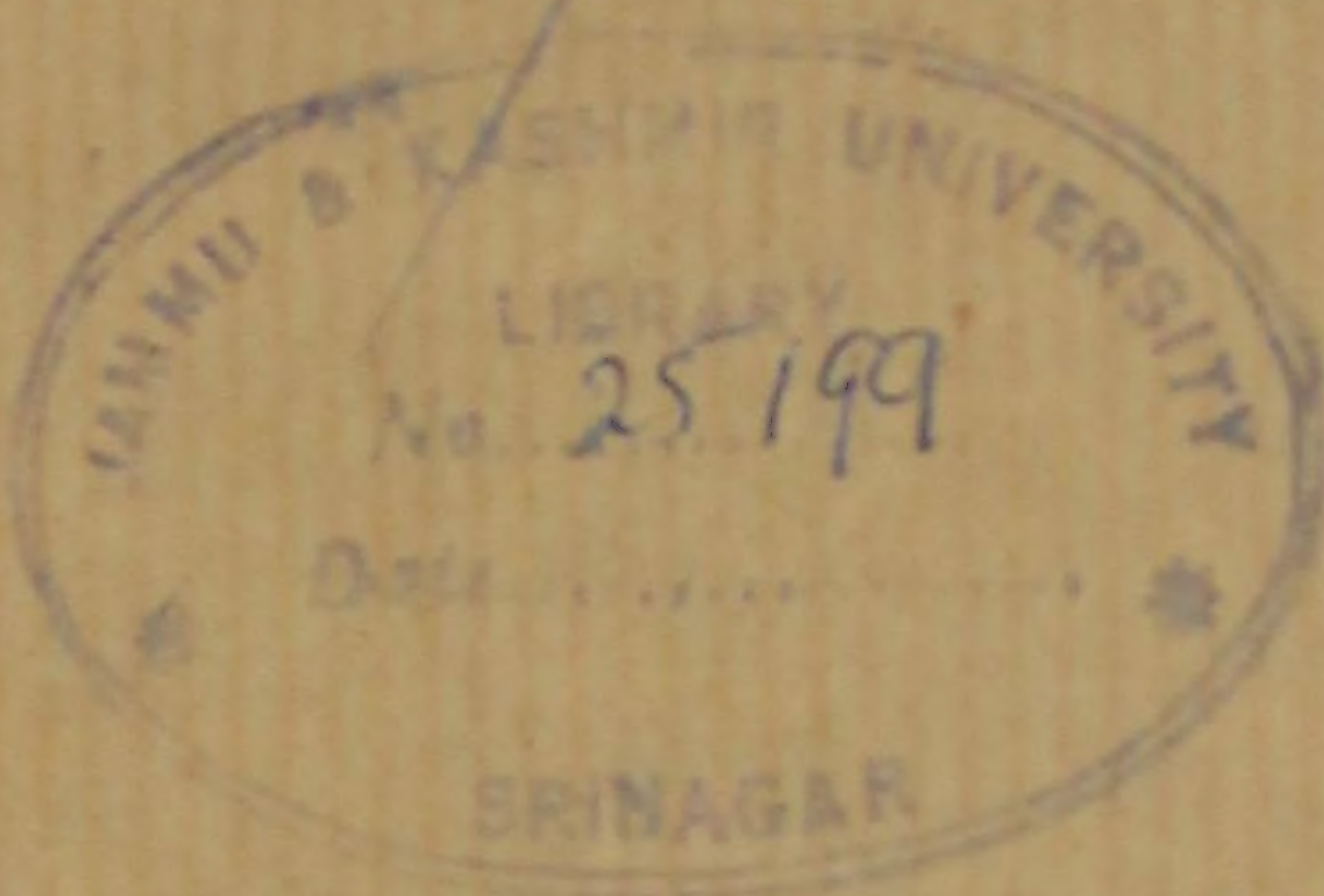
~~U2. 919j~~

~~919j~~

~~301.12~~

~~K. 41V~~

Chk



ALLAMA IQBAL LIBRARY



25199

مشہور و مقبول عام ڈرامہ

3097

ویدیا کا گہرا گہرا

انتخابات

بجلی کی کارپوریشن

ان

کشمیر چنڈریا ڈراما سٹوڈیو

مفت سٹیج وان ساوٹری۔ شری من کمار۔ سیوا جی۔ وینرہ

آزاد بک ڈپو، لہور

قیمت دو روپے چار آنے

جمہوری حقوق بحق شری رام پور و جی مالک فرم رام پور تل ایڈیشن محفوظ ہیں

مشہور و معروف تصنیفیں شری رام پور

919

- | | |
|---|----------------------------------|
| ڈرامہ آزادی سوشل ۱/۱۰ | ڈرامہ پورن جگت اردو ۱۱۰۱۰ |
| ڈرامہ مری منوسریشا ۱۱۸۱۰ | ڈرامہ شیراجستان عرف |
| ڈرامہ دان ویرکرین شریا ۱۱۸۱۰ | لہارانا پر تاپ ۱۱۸۱۰ |
| ڈرامہ شکستہ شریا ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ ہریش چندر ۱۱۳۱۰ |
| ڈرامہ ویر پادھن پور اردو ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ حقیقت راستے اردو ۱۱۳۱۰ |
| ڈرامہ شریون کمار شریا ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ اپرا دھنی اردو، جدید لٹری |
| ڈرامہ دھرم یاد شریا ۱۱۳۱۰ | پہر لکھا ہوا سوشل ڈرامہ ۱۱۳۱۰ |
| رام مانگ مانق ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ پو امنگل سور داس |
| حقیقت راستے جھوٹے گھر ۱۱۳۱۰ | آغا حشر کشری ۱۱۰۱۰ |
| رام مانگ جگن ناتھ شریا ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ میراں باقی کرو تھی ۱۱۰۱۰ |
| نور علیہ بہرکت پد پد لکھی گئی علامہ ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ سستی ویشیا۔ دل ۱۱۳۱۰ |
| پوگا۔ جو کہ بڑے محمد پد پد لکھی ۱۱۳۱۰ | ڈرامہ سستیہ دان سادری شریا ۱۱۳۱۰ |

ان کے عیلاوہ

ہمارے ہاں ہر قسم کی کتابیں اردو ہندی پنجابی بازار سے رعایت ملتیں ہیں

پتہ: آزاد پک ڈپو ہال بازار امرتسر

25-199

14-2-59

Agel MB

۲
کشمکش

ہوا اے دہر تھی یا ضرر صرقتا بھارت !
چراغ کس نے بجھائے تیرے جلے ہوئے

بھارت کی اُس شان کا ورغن ذکر کرتے تھم کا جگر پھٹتا ہے آہ وہ بھارت
درش جس کے گنجان بنوں میں شانسی برسانے والی وید کی دھونی جسکی شد شد
پھولونکی خوشبو کو ہر طرف اٹھائے لئے پھرتی تھی۔ جسکے پرشاد سے کوئی دامن
خالی نہ تھا۔ شیشے کے سماں سوچھ سرور (تالاب) اور وریا ویروروں کے
انت کرن سے زیادہ ترل نہ تھے۔ جسکے چشموں اور تیرتھوں پر جہاں ہر بہت
بشاشت اور نروگتا (تندرستی) کے خوبصورت کنول ٹھمک ٹھمک کر چلنے والی سوھی
پوان کے رگ دریشے میں اپنی سنگندھی کا سوکشم اور نر جلا عطر ملائے تھے وہاں
تیرتھ روپی ریشیوں کے رنج برسانے والے امرت سے شلوک مشرون کر نیوالے ریشے
والوں، ہدیہ جنوں کے ہر دے انتر میں اتر کر مردہ روجوں کو جگاتے تھے۔ اے
آج اسی بھارت کی بھومی پر کتنے آدمی ہیں جو اُس وید و دیاسے پیار کرتے ہیں جسکو
اپنے بل کو شل پر ناز ہے۔ جو اپنی آن کو جان سے ادھک دریا وہ (عزیز سمجھتے
ہیں۔ کہاں ہے وہ شریف ترین چتیا جس پر منش کی پر بھوتائی اور ویسجیو کا آوار
ہے۔ ایک وہ تھے جسکو اپنی لاثانی و دیا کا اجمیان تھا جسکو اپنے باہو بل پر فخر
تھا۔ جو اپنی آن پر مرٹھتے تھے۔ ایک ہم ہیں کہ دیشے داستان لذات نفسانی، پرکر

باندھے پھرتے ہیں۔ نفس کے غلام ہیں۔ سوار تھکے کے متوالے ہیں۔ لاکھ ڈگریاں حاصل کر لیں۔ لاکھ کتابوں کو عبور کر جائیں۔ آمینہ دلش و اسی دینار ملک کے رہنے والے صاحب دلوں کی دیشٹی و نظر میں شور و رہی رہینگے رہا ہری آن بان اور شان و شوکت کے بدلے وہ سچی اور پوتر تھکتی دبل اور بدیا جو مجاہدے پور و جوں (بزرگوں) کا حقیقی ورثہ تھا۔ انمول اثاثہ تھا۔ لاکھ سے دیدیا پریم ہنس نے بھی خوب کہا ہے کہ بچی ہوئی تلعی (روپیہ) کا چھوٹا سا گولہ دیکھ کر ہم نے مکھن کا قیمتی پڑا دے ڈالا نتیجہ کیا ہوا۔ چونا کھا کر جگر پھٹ رہا ہے۔

یہ سو بھاوک ہے کہ منش ادنیٰ (ترقی) کرے یا تنزل کی طرف گرے پرتو ہم ہیں کہ جوں کے جوں ایک ہی نقطے پر جڑ بن رہے ہیں۔ ایک ہی استھان پر ساکن ہیں۔ کولہو کے بل کی طرح اسی چکر میں گھوم رہے ہیں۔ بل جہاں رکا اور تڑپے ڈنڈا رید ہوا۔ کیا جڑ ہو کر پڑے ہی رہنا ہوگا؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ سرشتی کا نیم ہے کہ جب کوئی جاتی ایک ہی اوستھا میں گننا چاہے۔ ایک ہی نقطے پر رک جائے تو جھٹ قدرت (نیم) کا ڈنڈا کھاتی ہے۔ مانا پر کار کی مصیبتوں سے گھر کر اوپر اٹھنے یا نیچے گرنے کیلئے مجبور کی جاتی ہے۔ کتنا اترتھ ہے کہ گیتا جیسے انمول رتنوں کا بھنڈا رکھتے ہوئے بھی ہم کنگال ہیں۔ آدرش کیلئے دلاور ابھنیو جیسے کرم و یروں کا اتھاس رکھتے ہوئے بھی ہم ابھی تک اپنی آن پر مرٹنا نہیں جانتے۔

ہندو جاتی کو جن دہرم و یروں اور کرم و یروں پر نڈ ہے۔ وہاں بھارت کا گرنہ ان کے شجہ و مبارک چہر تروں سے بھری ہے۔ پرتو بہادروں کے اس زبردست سموہ (گردہ) کے اندر ہیں ایک ایسے نو عمر چھتری ویر کا اتھاس (تواریخ جیون چریا) بھی نظر نہیں آتا ہے۔ جو ستاروں کی جگھٹ میں چاند کی شان کا پہلو لیتے ہوئے نور برسا رہا ہے۔ یہ سولہ سالہ نوجوان اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک بڑی بھاری پر مکیا کر بیٹھتا ہے۔ جو گھوڑوں کا کام ہے۔ پرتو پرن (عہد) کو ہارتے ہوئے وہ اپنے جیون کو شرم اور ذلت کی ساگر میں تصور کرتا ہے۔ شیروں کے غار

دیکر تہرت اور نیک نامی کے وہ سب سے بلند کرنا ہے۔ جس کی ساری دنیا اس کے پاس
اتہاس کے ہر ایک اکھڑے اندر گہیت (پوشیدہ) روپ میں موجود ہے اور جب کا پیرش
آج بھی کارڈوں کے اندر جاننازی کی تڑپ پیدا کرنے میں وہی کام دے رہا ہے جو
آگ پارے کے لئے :-

آر کی سپڈس (ایک مشہور علم ہندسہ کا ساٹک) کہا کرتا تھا کہ یہ کی بجھے کھڑا
ہونے کیلئے ذرا سا نقطہ مل جائے تو ساری دنیا کو ہلا دوں۔ دلاورا بھنیو بڑی
بڑا (عاجزی) کے ساتھ یہ دھڑکے وہی نقطہ پر اپت کرنے کے لئے اوسر
(موقع) پانے کی خواہش پر گٹ کرتا ہے۔ وہ نقطہ کیا ہے؟ دشمن کے کہیں میں
بدولش کرنا۔ اسی ایک چھوٹے سے نقطے پر کھڑا ہو کر وہ دُورن آچار یہ کے رچائے
ہوئے چکر بیوہ کو توڑنا چاہتا ہے۔ وہ چکر جس کے ہر ایک چکر پر ایسے ایسے
نوٹ کر پھیلوں کی ہڈیاں چبا جانے والے کئی عقاب مردار تلاش کرنے
کی ہوس میں منڈلا رہے ہیں۔ کہاں ہیں وہ آسیر (کاہلی) کے شیدائی
آئیں اور آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ کر تو یہ کو پالن کرنا کس کا نام ہے۔
جو کاسری کے دلاوہ اپنی بیوی بچوں اور دھن کی رکھشا کرنے میں بھی
اسکرتھ (ناقابل) ہیں۔ اور اپنی ہی جان کو دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی
چیز سمجھ کر ہتھو کی محفوظ تھیں کو ٹھٹھری میں چھپائے پھرتے ہیں وہ اپنی آنکھوں
میں بغیرت کا سرمہ ڈال کر دیکھیں کہ ابھنیو کا جیون کتنا اوجھ اور آدرش
(قابل تقلید) ہے۔ تم انہیں دیروں کی اولاد ہو جو دلاوری کا ڈنکے جاتے
ہوئے آن اور مان پر مرتے کے لئے کر باندھے نظر آتے تھے۔ یونان کو
ایک ہی رستم اور سہراب پرنا ہے۔ پرنتو یہاں ہزاروں رستم اور لاکھوں
سہراب کرم بھومی کے اندر اپنا اپنا کر تو یہ پالن کرنے کے لئے بیقرار ہوئے
ہیں۔ کیا ان کے جیون اس لوگ نہیں کہ تم ان سے شکشا لا بھ کر دو۔ دیکھو

دیکھو۔ کیرتی (شہرت) کے آکاش پر نظر دوڑاؤ۔ اور دیکھو وہ روشن ستارے
 جگمگاتی ہوئی آنکھوں سے تمہیں کیا اشارہ کر رہے ہیں۔ یہی کہ ہماری طرح
 امر ہوتا ہے۔ تو اس شان کی چمک حاصل کرو۔ اور جب تک اس سو بھاوک
 چمک کو پراپت نہیں کر دے گے۔ ہماری شہرت کی اپارہ اور سا کرشت چادر سے
 پیوست نہیں ہو جاؤ گے۔ تو ہم اسی طرح تمہاری کائناتی اور سور کھتا پر
 پہنچتے رہیں گے۔

یہاں پر ہمیں چاہیے کہ وہ دوشلوک درج کرنے کی ادھشکتا
 محسوس ہوتی ہے۔ جس میں کہا ہے کہ:-

”ایک بھی اچھے درکش سے جس میں سندر بھول
 اور گندہ ہے تمام بن شو بھاپا تا ہے جیسے ایک ستر سے کل“

اقول

”آگ سے جلتے ہوئے ایک ہی سوکھے درکش سے

مہی تمام بن جا تا ہے جیسے کپوت سے کل“

یہ دونوں شلوک دلیسے ہی ستیہ ہیں۔ جیسے دھرتراشت کے کپوت
 درلودھن سے سارے کل کا تاش ہوا۔ اور ارجن کے کپوت ابھینیو سے
 سارے کل کا نام روشن ہوا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ دھرتراشت کے سو پتر
 سے ارجن کا ایک پتر ہی ہزار درجہ اچھا تھا۔ آؤ مہندو جاتی کے لونا لونا
 اسی دلاور کپوت ابھینیو کے سمان بل بدیا میں سکھین ہو کر اپنے دنش کو
 دیاؤ۔ ابھینیو نے تمہارے آدرش کو اپنا جیون چھوڑا۔ ہم اپنا جیون دوسر
 کے لئے آدرش چھوڑ جاؤ۔

ناتک
دلاورا کیمبرو

ارتقاء
بجلی کی سرپ

منگلا چرن (اسٹروڈکشن)

(نٹ اور فٹنی کا پرمانہ کی ادستی کرتے ہوئے دکھائی دیتا)
گانا

جے جے پرکتوی پتی۔
اکھن بھون پتی جے جے۔
جے ہمیش جے جے وشنو
جے برہما وشنو وشنو۔
ہم نامہ۔ ہم دینا نامہ۔ ہے لاج نات۔ اب کرے نامہ۔
جے جے سکھ کے ساگر۔ جے جے۔

کام کر دے مودہ لوبہ مہا دکھ۔

کم ہو مارن ہار۔

کھوسندھواتی کھٹن بے ترنی۔

کم ہو تارن ہار۔ بے جے۔

نر آشری کے تم آشری ہو۔

نر آدھار آدھار۔

ہندی ہندو اور ہند کا۔

کرو پر بھراؤ دھار۔ جے جے۔

نہی۔ آریہ پتر۔ اس پرارتھنا کو سناپت کرو۔ اب اُس نر گن پرا تمہا کی پران
کی ہوئی گنتوں کی کھان بدھی سے بھی لاجھ (فائدہ) پراپت کرو۔ جلدی کرتویہ
کو سنبھالو۔ ذرا اس سامنے کے سمودہ (ہجوم) پر نگاہ ڈالو۔

نہی۔ کیا خاک نگاہ ڈالوں۔ سامنے مکھ ملین۔ تن پھین۔ بدھی ہین۔ نر دلی کے کمزور
دھما بچے نظر آ رہے ہیں۔ چھتری دیش (خاندان) روپنی پھول سب کے سب
مرھائے ہوئے کھلا ہے میں۔ وہ سورگیہ (حبت نشان) بھارت جسکے بن گنجوں
میں دیر نروں کی گرج سخن کر شیر نر گھٹاؤں میں جان چھپاتے تھے۔ جس
کے چھتری یودھاؤں کے نین کنول در شکوں (دیکھنے والوں) کا دامن مقصود
بھرنے کے لئے دیر تار روپنی تیج کے پیش پر ساتے تھے۔ آج اسی ابھاکے بھار
میں اسی چھتری دیش کی اولاد نر دلی کا شکار ہو رہی ہے۔ کمزوری اور
لانگری مردہ روحوں پر سوار ہو رہی ہے۔

نہ طاقت کو کیا حاصل نہ حاصل کی لیاقت ہی
نہ دولت کو سمیٹا اور نہ ہاتھ آئی صداقت ہی
نہ ماننے کے ہوئے خود ہی نہ اپنا یا نہ ماننے کو
ہوئے پیرا زمانے میں منش جیون بتانے کو

ٹ۔ جل کھڑی کے پانی کے سمان ایک ایک سو اس پنڈو (نمر) کو چھوڑ
 ایک دن اپنی گود خالی دکھا دے گی ۔
 جب ان کا حال یہ ہے ان کی پھر اولاد کیا ہوگی
 دوا تو کیا بنے گی خود وہ مرض لا دوا ہوگی
 ہو قاتل باپ تو سناں بھی بلا دہوتی ہے
 ہمیشہ باپ کے اوپر ہی تو اولاد ہوتی ہے
 ٹی۔ یہ تو میں بھی مانتی ہوں۔ بھارت کی اس درویشا کو خوب جانتی ہوں
 ایسا کرم۔ کہاں کا دھرم۔ بھارت داسی اپنے بزرگوں کی شان کو ہی بھول گئے
 جو ہے کے سمان اتا دیہ (نیر منہ) خشکھنا کی معمولی سی گٹھلی پا کر ہی پھول گئے
 پھرے پر تو صابن اور پوڈر سے چمکائی ہوئی لالی ہے پر نتو دل جو ملے اور
 جو اندری سے با نکل خالی ہے ۔

کالوں پہ ہاتھ دھرتے ہیں و دیا کے نام سے
 اور دور سے ہی ڈرتے ہیں یودھ کے نام سے
 ہوتی ہے روح فنایدی زن کا نام لیں
 خوں بہا جو دیکھیں کھجے کو کھٹام لیں
 ٹ۔ ٹھیک ٹھیک ہی اوستھا ہے بھارت باسیوں کی ٹھیک ہی دشا ہے
 کسی کے ہیں پیر ہاتھ ہلانا نہیں آتا
 میدان میں صورت ہی دکھانا نہیں آتا
 کر تو یہ کوئی کر کے دکھانا محال ہے
 بھوجن اور نیند میں بے شک کمال ہے

ٹی۔ اسی کاہلی اور عسستی کا راج ہوا۔ تو پھر سمجھو بھارت آج نہیں تو کل
 محتاج ہوا۔ بزرگوں کا اثاثہ کل ہے۔ تو اولادوں کے ہاتھ میں بدیا ہے تو اولادوں

کے ہاتھ میں بیوپار ہے تو اوروں کے ہاتھ میں نہ

کرنے کو کچھ نہیں سمجھاؤں کا شور ہے

ہوتا ہی اور کیا نہ ہی نہ رہے نہ وہ ہے

اک دھرم ہے تو وہ بھی زمانہ سارہ گیا

جو کے کی چھوٹ کا وہ بہانہ سارہ گیا

نٹی۔ کیا ان کے پیچھے ہم بھی اپنا دھرم چھوڑ دیں ہم بھی اسی جاتی سے ہیں
ہم بھی جاتی کی لاج شرم چھوڑ دیں؟ آریہ پتر۔ کرتب کا جھنڈا اٹھاؤ پرچار
کے لئے ناٹک کھڑا کرنا۔ بھارت باسی کام کرنا سیکھیں۔ آن کے لئے مرنا
سیکھیں۔ گراوٹ سے ابھرنے سیکھیں۔ کال کے پربل پرواہ سے ترنا سیکھیں
نٹ۔ کیا سیکھیں؟

ویک میں تیل ہی نہیں چلنا کہاں سے ہو

گرداب میں پھنسنے ہیں نہ کھنا کہاں سے ہو

ٹانگوں میں بل نہیں ہے تو چلنا کہاں سے ہو

جب ہوش ہی نہیں تو سنبھلنا کہاں سے ہو

سیکھیں کہاں سے سیکھ کو بدھی نہیں رہی

گھٹن گھٹن کے عقل سوار تھے میں آدمی نہیں رہی

نٹی۔ دھرتی کو گرہن کرنے کی اور شگفتا نہ ہو بادل کا دھرم تو برسنے ہے۔

نٹ۔ تو بڑے پتھروں میں کیا جل رہا ہے۔

نٹی۔ نہیں نہیں۔ آریہ پتر۔ پرچار کا دیکھ جلا کر اس کرم بھومی میں اجالا

کر۔ ناٹک دوارا ریک جنوں کو دیر زس کا متوالا کر۔

ایسی کار ہو گئی بھارت کی سنہان

ویرنا نے کے لئے کر دیر گن گان

کر دیر گن گان ویرا مت برساؤ کسی ہا بل ویر کے جیون کو دشاؤ

اگس تی ہو گئی گندی سوتی ہوئی کلاؤں کو جیکائی ہو؟

کہاں رب دیر وہ جن سے زمانہ تھر تھرتا تھا
گر سچ سے جن کی شیروں کا کھیلو منہ کو آتا تھا
کہاں اب دیر تا ان کی کہانی رہ گئی باقی
گیا ساتھ ان کے سارا لاج۔ اُنی رہ گئی باقی

نٹی۔ ستیہ ہے۔ بزکشی ہے۔ تو بھی دھرم کہتا ہے۔ کہ سری ہوئی دیر تا کو
جگا نا چا ہے۔ پڑھا رتھ کے بھونکے سے کار سڑی کی را کھ میں دبی ہوئی
جاگرتی کی چنگاری کو چمکانا چاہیے۔

دکھا دو سب ہی دیکھیں دیر و بھارت میں ایسے تھے
تھے ایسے یق اندر ان کے ٹھہراتے ایسے تھے
جنہوں نے سر جھکایا عہد افسردہ پیمان کے آگے
جنہوں نے جان کو سمجھا نہ کچھ بھی ان کے آگے

نٹ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہیں کا جیون دیشاؤں۔ کون سے شمع اتھاس
کے سنہری دس کھول کر سناؤں۔ کون سے دیر رس کی گنگا بہاؤں کہیں
پھواری سے پھول چن نامک مالا بناؤں۔

ایک ایک سے ادھک تر ہوا جہاں بوان
بھومی بھارت کی کبھی تھی دیروں کی کھان
تھی دیروں کی کھان لل ایسے اچھائے
کے پران بلیدان دور بوان کھائے

نٹی۔ گرے سے کار ساج کو کسی یو دیر کا نامک دکھلانا چاہیے۔
بزولی کے طلسمات کو توڑنے کیلئے جہا پر کر می ا بھلیو کے جیون کا نرل منتہر
دکھلانا چاہیے۔

نٹ۔ کون ابھینو ؟

نٹی۔ پاپا اور دھرم کا بزنس کر نیوالے دہا بھارت میں جب کرشن وارا
پر مکتوی کا بھارا اتارا جا رہا تھا۔ پاپی کل کا سر دسو کر تو یہ کی چوس رہی دھرم
کے ہاتھ میں ہار جا رہا تھا۔ ٹھیک اسی بھیا تک اور مکتوی کال میں درون
آ چار یہ کے رچائے ہوئے چکر بیوہ کے پرزروں کو بکھیرنے والا۔ گوروں
اور یو دھاؤں کی تلوار کا منہ پھیرنے والا۔ دلا اور ابھینو۔

اپنی نہ ذرا عمر کو اوقات کو دیکھا
کہہ دی جو صرف بات اسی بات کو دیکھا
کتنوں پہ ہی بھاری ہوا وہ ایک اکیلا
جو آن کو رکھنے کے لئے جان پہ کھیل

نٹ۔ یوں کہو کہ ارجن کمار۔

نٹی۔ ہاں وہی سو بھولا کا پران اڈھار۔ جس نے ویر و نش کو اپنے پوتے
خون سے دھویا۔ جو ویر و نش دلاؤس کے ماتنہ رن چھتر میں سویا۔
اور جس نے اپنے آپ کو مٹا کر آنیوالی سنتان کے لئے ویرتا کا بیج بویا
نٹ۔ اس کی کیرتی تو آکاش پر چاند اور سورج بن کر چمک رہی ہے۔
شہرت کی سوندھی سگندھ ابھی تک دلوں کی مٹکاؤں میں مہک رہی
ہے۔

یوں تو ہیں اتھاس میں ویر اور دھیرانیک

ایسے سچے ویر ہیں پر لاکھوں میں ایک

نٹی۔ تو آریہ بھوشن۔ ایسے نش کلنگ ویر کا ناطک دکھانے میں کیا

دیر ہے۔ پاتر تیار ہیں۔ پھر کیا ہیر پھر ہے ؟

گگنا

گگن گائی ایسے بل اشت کرم ویروں کے

جو دھنی ویر تھے تلواروں تیروں کے گن گامیں
 نہیں جہیں جان تھی پیاری
 بس ایک آن تھی پیاری
 نہیں بھوکے تھے کتاؤں اور ہیروں کے گن گامیں۔
 کب پھر پیدا ہونگے دیر دلش میں ایسے
 رن میں کو دپر میں نرموہ اور تر بھے سے
 کب اپھیں پھر وہ یو دھا۔
 ہو بھارت کا سر اُدچا۔
 بھگوان کرادو درشن پھرا گئے رن دھیروں کے گن گامیں۔



سیدن پہلا

ایکٹ پہلا

نظا کا پاند و کیمپ

ارجن رتھ پر سوار ہے۔ واسو دیو شری کرشن بھگوان رتھ ہانک رہے ہیں
 دولوں کا پرولش

گانا (کرشن کا)

ہے ارجن تم سکھا ہمارے۔ ہے ارجن تم۔
 یہی سو بھاد منم سے جانو۔ ہم پیاروں کے پیارے
 پریمی کے ہم داس مداسے۔ ہمیں ہم یہ پچن ہمارے
 ہے ارجن تم۔

مل رہ گئی ہے کیا ابھی گنگا کے نہر میں
 انوس سہنے جو کاسری پیدا ہو سیر میں
 پانی کا پانی دودھ کا دودھ کھین کھین
 کرتا ہی ہے یہ کام تو اس دار و گیر میں
 ار حین۔ جنار دھن۔ میں خود حیران ہوں کیا کروں کیا نہ کروں۔
 کرشن۔ کرم اور شکام کرم سے

تم کرم کرم کرم کرم سے جیون کے ساتھ میں
 اور کرم میں کو کھوڑو والی شو کے ہاتھ میں
 جو سو نہا رہے اسے ہوتا ضرور ہے
 دل کرم میں بھروسہ رکھو دشمن ہاتھ میں
 ار حین۔ دل کرم کرنے کو آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ تو کرم کر نیوالا ہاتھ
 پیچھے کی طرف ہٹاتا ہے جس ہاتھ نے درویدی سوکبر میں پچھ رہا ہے
 پھرتی ہوئی مچھلی، کونٹا نہ بنایا جس کے ہاتھ نے راجہ دیراٹ کی سیوا
 بدوی کو پایا۔ اسی انیالی ہاتھ اسی کرور ہاتھ سے بھارت کے چکدار رتن
 دادا کیشم کو خاک اور خون میں تلایا۔ اور اب سے

اب ہاتھ وہ اٹھے گا گورو دیو کے خلاف
 ہو گا نہ مجھ سے کام یہ کہتا ہوں صاحب
 برہمن سے اور وہ بھی گورو دیو سے لڑیں
 کیوں جان بوجھ کر میں زک گنڈ میں پڑوں

کرشن۔ کیا پھر اسی پانچ یا نہوں (خون، خوسے، منی، بول، اجاب)
 کے کپڑے میں گرنے کا دھوکا کھائے۔ پھر آتما دیوی پورنماشی کے چاند
 پہ اگیان کے بادل چھائے؟

بہ ہو بلکہ اور پھر رہے فانی ہوا میں ہو

یہ لنگر ڈال بیٹھے کس لئے بکرتنا میں ہو
 ہر اک کی موت کا کارن ابھی ہوتے رہو گے تم
 بھرم میں پڑ کے آخر کب تک بھٹے رہو گے تم
 ارجن - جنار دھن - کیا کروں - صاف دیکھ رہا ہوں کہ دادا کے بعد
 اب گورو درودن آجاریہ کو میرے تیر کا نشانہ ہو گا۔ نہ جانے اوکس
 کس کو نشانہ ہو گا۔ کس کس تہیا کو کمانا ہو گا۔ کون کون سا پاپ سرور
 اٹھانا ہو گا؟

میری جاری ہے خونریزی ٹھکانہ پھکیاں اپنا
 کہ اپنے ہاتھ سے ہم تو مٹاتے ہیں نشان اپنا
 ہمیں ہیں مودہ کے دوش سرد کا جو ناش کرتی ہیں
 کہ منکے دوش کی مالکے کٹ کٹ کے بھرتے ہیں
 کمر شکن - سچ ہے جب شطرنج کا مہرہ اپنی بہادری کا گھر خالی کرتا ہے
 تو دشمن کا مہرہ ارتھات (یعنی) کاسری اس گھر میں آ جاتی ہے اسی پر کار سے
 گیان کا استھان خالی پا کر مایہ کی ممتا تجھے بھراتی ہے۔ ہے پارتھ جس
 طرح مکان کی چاند دیوار کی سے پیدا ہوا اندھکار مکان کو ہی چھپا لیتا
 ہے۔ سورج کا تیجان پر تو سورج کو ہی نہیں دیکھنے دیتا ہے بدیا
 سے اوپن ہوا گت دریا کو ہی ڈھک لیتا ہے۔ اسی طرح دل سے پیدا
 ہوا آگیان دل اور دماغ دونوں پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

میدان میں تو ہوتا ہے شکر ہی کام پر
 ہمارا درجیت ہوتی ہے راجہ کے نام پر
 مرنے کا مانسنے کا یہ مایہ کا کام ہے
 میرے تیرے کا شخص یہ کہنے کو نام ہے
 ارجن - بھون - مایہ کا یہ جال ہی تو ہر دے چکشور پر تن رہا ہے دل

ریشم کے کپڑے کے سامان اپنے ہی تھے ہوتے کو یا (ریشم کے کپڑے کتنے
تہوا جالا) کا تیری بن رہا ہے۔

گریشن - تو ارجمیں اسی کو یا کو پھاڑ کر نکل جانا فرمیں ہے۔ ہر دے
کے سورتیہ پر سے مودہ کے بادل کو ہٹانا فرمیں ہے۔ ارجمیں! میری بات
کو سنیہ مان۔ آتا کو نقتیہ (لافانی) جان۔ اور دیکھ کہ سورج پرکاش
میں ہم سب کام کرتے ہیں۔ سورتیہ کسی کام کو کرنے کا ذمہ دار نہیں۔
ست چیت آند آتا ہو کر اپنی لافانی ہستی سے انکار کرنا دھرم
الوسار نہیں۔

۵

نہیں ہے چند سماں لہریاں یہ عکس آسانی میں
یہ لہریں کہ دتی ہیں سوچھ دریا کی روانی میں
نہ مرفانی کبھی بھیسے گی پیلے یا کہ نرمل سے
رہے گنگا کے جل میں یا تہ سے جو ہر کے پانی میں

ارجمیں۔ تو کیا گوند سماں پوختیہ پر شوش (قابل تعظیم آدمیوں) کو
گریشن۔ (بات کاٹ کر) بس بس رہنے دو۔ بھرم کا کچھ علاج نہیں
دسم کسی اپریش کا محتاج نہیں۔ تم تو رسی کا سانپ دیکھ رہے ہو۔
اگیان دش پنیہ میں پاپ دیکھ رہے ہو۔ بھرم بھل کے بیج گنتے اور
رم تول رہے ہو۔ آنکھوں کو جان بوجھ کر بند کر کے سامنے دھری
توئی دستو (چیر) کو ٹٹول رہے ہو۔ کم سمجھتے ہو کہ پتے اور شاخیں کٹ
جائے پر جڑ بھی کٹ جائے گی؛ ان مایادی شریروں کے گرنے سے
آتما پر کچھ آپخ آئے گی! نہیں۔ کلا حیت (مرگ) نہیں۔ دریا بہا بہکا
بار بنتا اور مٹتا ہے۔ شریا حاج کی طرح پٹا گرتا اور چھریا ہوتا

۵

اندھکار دیکھ نہیں سوسج کا پرکاش

دنیا میں ہوتا نہیں کبھی مرنے کا ناش
 ارجمت - جنازدھن - اب کچھ میری آنکھیں کھل رہی ہیں -
 کمرش - یاد رکھو یہی آنکھیں نہیں کھلیں گی - تو بدنامی کا طوفان
 تیرا شہرت کی کشتی کو مار دے گا - تیرے جیون کو اپمان
 (ذلیل) کر کے سنار کی نگاہوں میں تجھے کار اور رسوا بنا دیگا

گانا (کمرش کا)

کس لئے ارجمت تجھے اتنی پریشانی ہوئی
 آتا تو نتیجہ ہے یہ بات ہے مانی ہوئی
 ڈوبتی جہاں میں نہیں ادساگ میں جلتی نہیں
 پھرنا مرنے سے کیوں کر روح کی مانی ہوئی
 سوز یہ روشن جسطرح ہر چاند ہر تارے میں ہے
 اس طرح بج تلو میں اس کی فردانی ہوئی
 ہو کے بودھا دیکھ کر بودھاؤں کے اس بھیر کو
 کانپ اٹھا ہے کلجہ عرق پیشانی ہوئی
 کس طرح رہ جائیگی پھر لاج اس گاندیو کی
 رہ گئی ہمت دھری جب دیکھتا پانی ہوئی
 اس سے اچھلے کہ بیٹھیں پن کر ہم چوڑیاں
 اس قدر تر شرم سے گرے پاک دامانی ہوئی
 کرم بھومی اور بیٹھا اس میں تو جی ہار کر
 لگتی نندان یہ سرا سر تری نادانی ہوئی
 دن میں رہنا پیٹھ مردوں کی جو آمدی نہیں
 کب کشتی کا چھوڑ دیتا ہاں ہے کھالی ہوئی

کرم و یروں کا چھٹارن سے چلو چھٹی بلی
 گھر میں اپنی سچ پر سرنے کی آسانی ہوئی
 آتما کو تید کرتے ہو ذرا سے جال میں
 تید کیا فالو س میں شعلے کی سریانی ہوئی
 متوہم نے کھول کر ویدوں کا سارا رکھ دیا
 اور تم جڑ ہی رہے اچھی سخن دانی ہوئی
 ہم نے کہہ ڈالی ہے گیتا اور بکھرے پھول بھی
 آپ کا دامن ہے خالی کیا گل افشانی ہوئی
 گیان چرچا کوئی ٹکے سیر کی بھاجی نہیں
 جنس نیت دار کی بھی ایسی ارٹانی ہوئی
 کس کا مرنا مارنا جب آتا مَر تا نہیں
 اک ذرا سی بات زبیا اتنی طولانی ہوئی

ارجن۔ بھگون۔ بس اب رہنے دیجئے بھر گیا۔ بھر پور ہو گیا۔
 گیان کی لپٹ وراثت پھولوں کی بارش سے سیرا دامن مراد
 بھر پور ہو گیا۔ ویلانت کا پیالہ پلانے والے آپ کے کنول مینوں
 سے تین مست اور چھ ہو گیا۔ آگیان ادھرنگ سے مارے
 ہوئے بازوؤں میں بجلی کی رد چل گئی۔ سمندر کے پر جوش جوار
 بھاٹے کی طرح گانڈیو خود بخود اچھلنے لگا۔ ۵

مٹا آگیان کا سو پتا ہوا بیدار ہے سیوک
 کہو جو کچھ کہو کرنے کتاب تیار ہے سیوک
 کرشن۔ تو۔ آؤ۔ سب کام چھوڑ کر آؤ جی توڑ کر قدم اکٹھا
 رہتم۔ ورتک راج کی خبر لیں۔ سنہ پتکوں سے پیدھ کریں۔
 ارجن۔ سیک تھا ہے۔ چلیے بھگون چلیے۔ آتم گوردھ پے

جگت گورد چلیے ۔

(دولونگے)

ایکٹ پہلا

سین دوترا

نظائر کورؤں کا کہن

دو شا سن - جید - تھو وغیرہ کیساتھ کرودھ میں بھرے ہوئے
دریودھن کا پردیس کرنا

دریودھن - (سواگت) چھوڑ دو - چھوڑ دو - دریودھن چھوڑ دو
ہاتھوں میں بل نہیں تو ان کو توڑ دو - آنکھوں میں شرم نہیں
تو ان کو چھوڑ دو -

دھکار کی ہے پڑ رہی بوچھا - ہر طرف
دشمن کی جیت اور تیری ہر طرف
تیری تباہی تھے اٹھے آثار - ہر طرف
دشمن تیرے ہی خون کو پیا ہے اب تک
بے شرم بے حیا ہے تو جیتا ہے اب تک

جید رکھ - اتنا کرودھ - اتنی برا آشا (ناامیدی)؟
دریودھن - ہاں برا آشا - بے آبرو کا تماشا - دشمن کا
جوش اتنا بے تحاشا کیا اس پر بھی نہ ہو - برا آشا؟
احساس دل سے ہر ش کا کافور کیوں نہ ہو

دل اور جگر میں رنج کا نامور کیوں نہ ہو
 یہ روز روز ہمار کا صدمہ اٹھانے بھی
 کوئی بتاؤ تم ہی کہ مجبور کیوں نہ ہو
 جید رہتے۔ آپ کا کہنا ہے کہ دشمنوں کی جیت ہوتی ہے؟
 در پور دھن۔ ہاں اسی سے نیچے کی بڑائی پر تیت ہوتی ہے۔
 آنکھوں میں نا اُمیدی کی تصویر پھر گئی
 آشاؤں پر ہے ظلم کی شمشیر پھر گئی
 بدتمتی کا جب میری جگر ہی پس پڑا
 پھر جاؤ تم بھی مجھ سے کہ تقدیر پھر گئی
 جید رہتے۔ کیا ہمیشہ رات کو ہی قرار ہے۔ یا ہمیشہ دن کا ہی وقت
 ہے۔

دیکھی کبھی رہی ہے ہمیشہ بہار ہی
 موسم خزاں کا یا کہ رات برقرار ہی
 وہ چیز کیا ہے جو کہ سدا ایک روپ ہے
 چھایہ ابھی ہے اور ابھی پل میں ڈھوپ ہے
 روشناسن۔ کبائی آج آن کی جیت ہو رہی ہے۔ توکل جنگی
 ماجہ ہمار کا دجئے رفتندی کے گیت گاتے گا۔ آج ان کا سر بلند
 ہے۔ توکل ہمارا جھنڈا ہمالہ کی سب سے اونچی چوٹی پر لہرائیگا۔
 سینا عدو کی دیکھنا کشتی ہے کس طرح
 لاشوں سے کھوئی پیڑھ کی پستی ہے کس طرح
 تقدیر جس کی تم کو شکایت ہے اس قدر
 وہ دیکھنا توکل ہی پستی ہے کس طرح
 در پور دھن۔ پستی ہے؟

دوشاسن - ہاں ۔

دریودھن - اتنی حیرانی ہو کر بھی ۔ اتنی پشیمانی ہو کر بھی ۔ اتنی
مانی ہو کر بھی ؟

دوشاسن - ہاں ۔

دریودھن - جب جوار کی بن کر یہ لہار نہ پلٹی ۔ ہتیا کا رسی بن
کر یہ بیکار نہ پلٹی ۔ وہ بھجاری بن کر یہ مکار نہ پلٹی تو اب کیا پلٹے گی ؟
جو سر کا درد ہوتا بھی ہے تو سر کھٹکے ہوتا ہے
مقرر میرے جیسوں کا گھر مر کر پلٹتا ہے

دوشاسن - نہیں بلکہ چتر کی کا مقدہ تلوار کے زور سے پلٹتا ہے
لو ہے کا خود لو ہے کی شمشیر سے ہی کٹتا ہے

جید رکتھ - اور پھر جب تک سالن ہے تب تک آس ہے ۔
دریودھن - آس - کیا دادا بھیشم کے مر جانے پر بھی آس باقی
رہ جاتی ہے ۔

جیت اور مار کس کی مطلب ہی موت سمجھو
دادا نہیں سرے ہیں ہم سب کی موت سمجھو
تعمیر کیا رہی ہے پتیا و ہل گئی گئے
جتنی امید تھی وہ مٹی میں ہل گئی ہے

دوشاسن - دادا کی موت سے ؛

دریودھن - ہاں بھارت رتن بھیشم پتیاہ کی موت سے ۔
خون اٹھی کا پی کے اُن کو نشہ اور چٹھہ گیا
دو ہاتھ اور اُن کا کلیجہ ہے بڑھ گیا

جید رکتھ - کیا ہرج ہے ۔

اُس دلاور کا ہی ہم پتہ لیشراک اور ہے

شیر بر مرگیا تو سستیر ترا کب ادا ہے
 آپ کی مایوسیاں سب بیوجہ بے سود ہیں
 گم تھیں ہیں بھیشم تو درونا گورو موجود ہیں
 در پودھن۔ بہت ٹھیک ہے۔ گورو کی اچھی کہی ہے؟
 یہ اور دودھ مارا ہے جو سر پہ چکنا ہے
 اک اور یہ کانٹا ہے جو دل میں کھٹکتا ہے
 اپنی بھی حمایت پر۔ ان کی بھی رعایت پر!
 دد منہ کا ہے شعلہ جو دو طرف لپکتا ہے
 چیدر تھ۔ فکر نہیں۔ دو طرف کا بھانڈا تو پھوٹ کر رہتا ہے
 پھل اور کیٹ کا طسم تو ٹوٹ کر رہتا ہے۔
 ووار پال۔ گورو درون آ جا رہا ہے پدھارتے ہیں؟
 در پودھن۔ ہاں ہاں آنے دو۔
 ووشاسن۔ وہم بھی شرم کی اوڑھنی اتاتے ہیں۔
 چیدر تھ۔ وہ جلیں یا ہم ہاریں۔ ہم بھی تو دیکھیں کتنا تو پریم
 دلی ہے۔ اور کتنا زبانی ہے۔
 ووشاسن۔ کتنا دودھ اور کتنا پانی ہے۔
 دیکھیں تو رتوپ یہ اصلی ہے یا اسکی بناوٹ ہے
 یہ رنگ جو اوپر دکھتا ہے سچا یا صاف بناوٹ ہے
 درون آ جا رہا ہے۔ کہو در پودھن کشل (خیریت) ہے؟
 در پودھن۔ ہاں گنگا کے پر واہ میں مل (میل) ہے کسی کو کل
 ہے۔ تو کوئی بے کل ہے۔
 درون آ جا رہا ہے۔ آپ یہ کیسے سنبھال چکے ہیں؟
 در پودھن۔ اپنی پیدا میں آپ مر رہے ہیں۔

کوئی نئے پی رہا کوئی لہو کے گھونٹ پیتا ہے ؟
 کسی کو کیا پڑی ہے کوئی مرتا ہے کہ جیتا ہے
 درون آجاریہ ۔ تمہاری بات میری سمجھ میں نہیں آئی ۔
 درلودھن ۔ آئے گی لیکن اُس دن جب کور وکل کا سروناش
 ہو جائیگا ۔ یہ دل اور جگر پاش پاش ہو جائیگا ۔
 اُس دن ہو گی آپ کو اصلیت پر تیت
 شتر و دل کی ہو گئی جس دن پوری جیت
 درون آجاریہ ۔ کیا ابھی سے ہمارا اور جیت کا ملار گاتے ہو
 سر کو آئینے میں دیکھنے کا رنگ جھاتے ہو ؟
 لیکھ تقدیر کے ازل سے رقم ہوتے ہیں !
 خود بخود ویسے ہی انسان سکر م ہوتے ہیں
 جب موافق یہ زمانے کی ہوا ہوتی ہے !
 سنگریزے بھی نصیبوں سے دم ہوتے ہیں
 درلودھن ۔ آپ سے سینا پتی (سپہ سالار) اور یہ آپتی (مصلحت)
 یہ جج جج بھائیہ کا ہی پھیر ہے ۔ یا ہمیں جھاتے ہیں آپ کو کچھ
 دیکھئے ؟

توڑ کر جی جن کو لڑنے میں خطر کچھ بھی نہیں
 وہ برستے ہیں ادھر ہی ۔ اور ادھر کچھ بھی نہیں
 جید رخصت ۔ اُن شاگردوں پر زیادہ پیار ہے ۔

دو شاسن ۔ کاون کہ یہاں پاپ اور دہاں دھرم بیوا رہے ۔
 درلودھن ۔ یہ ارجن کے ہاتھ کے بان ہیں جن سے آپ لسان ہیں
 جیلہ رکھتے ۔ جب بندریہ کے پیر جلتے ہیں تو بچے کو پاؤں ڈبا لیتی ہے
 اس لئے تو آپ ۔

دریودھن۔ آپ بچوں کے مائی باپ۔
دروتن۔ تم رگوں کی باتیں دل کا لہو نکالنے والے نوکدار کاٹے ہیں۔
دندان میں کس کا لحاظ اور کس کا پیار؟ یہ تو ہے تلوار کی دھار۔

جو بھی چلے اس دھار پر کوئی بھی ہو وہ ہمارا ہے
جب ٹھن گئی سنگرام کی پھر کس کا۔ کیا پیار ہے
چیل ہو یا گورو دیو ہو کچھ بہت نہیں ان بہت نہیں
رندھیر سچا بیٹھ میں کبھی کبھی سے دچلت نہیں
دریودھن۔ پھر کیا کاری ہے کہ پانڈوؤں پر آپ کے بان نہیں
برستے؟

دروان۔ وہ کرشن کرپاکے لالٹ ہیں۔ دھرم ان کا اڈروہ دھرم
کے بہائیک ہیں۔

دریودھن۔ یہی تو بھید ہے۔ آپ رن میں ان کو خستہ سمجھتے ہیں
اور گھر میں ان کا بہت کرتے ہیں۔

جیدرکتہ۔ بہت کیا ان کے نہت پرارتھنا کرتے ہیں؟
آپ گورو دیو ہیں دونوں کی خبر رکھتے ہیں۔
دوشاسن۔ ہڈیاڑنے والے بھی زوروں کی نظر رکھتے ہیں۔
دروتن۔ جو تمہاری سمجھ میں آئے سمجھ لو۔

دریودھن۔ کارن۔!

دروتن۔ کارن کہ رن میں ہیں ان کا بیٹا (دشمن) ہوں۔ اور گھر
میں تمہارا اور ان کا دونوں کا گورو ہوں۔

دوشاسن۔ جو اندر سے چتر وہ ظاہر میں بھولا ہے۔
جیدرکتہ۔ جب ہی تو رونی کے اندر بھولا ہے۔

دل ہمارا وہ وہی ہے آپ کا وہ دل نہیں

رہے ہو گا مفت میں اب اس سے کچھ حاصل نہیں
دریودھن۔ یہاں اس دودھار کی کٹار کو توڑ کر پھینک دینا
ہوگا۔ گھر میں اور باہر میں ایک ہی پکش لینا ہوگا۔

درون۔ کس لئے؟

دریودھن۔ میری آگیا۔

درون۔ تمہاری آگیا؟

دریودھن۔ اس وقت آپ سینا پتی ہیں۔ اور میں مریش ہوں۔
مریش کا حکم ہر حالت میں ماننا ہوگا۔ ہر اوستھا میں پانڈو کو رہنا
جاننا ہوگا۔

درون۔ یہ کیا چت نہیں ہوگا۔

دریودھن۔ کس لئے؟

درون۔ اس لئے کہ کرم تمہارے واسطے دھرم نہیں اور
یدی تم کو چھوٹے بڑے کی کچھ بھی شرم نہیں۔ تو سینا پتی کی پدی
کوئی بڑا مل نہیں۔ وہ پدی ذلت کا متعہ ہے جس میں مان اچان
کا خیال نہیں۔ جس پدی کو پاکر اچان سہنا پڑے۔ پاپ کی آگیا
میں۔ ہنا پڑے۔ وہ پدی یدی اندر کی ہو۔ تو بھی میں انکار کرتا ہوں۔
ایسی پدی کو میں دھکار کرتا ہوں۔

میری نظروں میں پتھر ہے جسے تم لال سمجھے ہو

یہ پدی سمیٹا سمجھے بڑا کچھ مال سمجھے ہو!

دفا تو کیا کرے گی وہ جو ہوگی پاپ کی دولت

سنبھالو اور اٹھالو یہ پڑی ہے آپ کی دولت

دریودھن۔ (دھنش بان اٹھا کر) واہ گور و آپ تو ذرا سی بات

پر گرمائے۔ ڈوبتے ہوئے بیڑے کو منجدار چھوڑنے پر آگئے

پریشوں کی طبیعت بھی کرودھ میں آتی ہے ؟
دوشاسن - کہیں ودوالوں کو بھی کرودھ آیا ؟

درودن - تم نے اکسایا - گریایا تو میں بھی کرودھ لایا - مگر کے پر بل پرواہ
کے سامنے پتھر آجائے اور شور پیدا نہ ہو کر تو یہ کی جوش سے بنے پر کاوٹ
آئے اور کرودھ کا زور پیمانہ ہو

کوئی دے دے کے واسطے یہ آر زور کرے

کوئی کسی کی شان میں یہ گفتگو کرے

طعوس سے چاک چاک گریبان کر دیا !

کب تک کوئی بیٹے کوئی کب تک رن کرے

دریودھن - تو بھی گیلن کے چگنے ہوئے اس مکھ چند پر کرودھ
کا دافع شو بھا نہیں پاتا -

درودن - تمہیں بھی کچھ دھیان نہیں آتا -

تمہارے کاریہ میں جو مر رہا ہو پران دیتا ہو

تمہاری جیت کی خاطر جو اپنی جان دیتا ہو

بھلائی پر تمہاری جو یہاں تک ہو یہاں تک ہو

اُسی کی نیک جیتی میں تمہیں شک ہو تمہیں شک ہو

دریودھن - گرو دیو ہم تو آپ کے سیوا بردار ہیں - اور آپ نیک جیتی

کے اقتدار ہیں آپ ہر طرح ہمارے سہایا کو تیار ہیں - شر کو مارنے

کے لئے خوشخوار ہیں -

درودن - ہاں میں پھر کہوں گا - اور بار بار کہوں گا کہ میں رن

میں اُن کے خون کا پیاسا ہوں - مگر گھر میں

دریودھن - گھر میں جس طرح چاہیں رہیں -

جیسا کہ۔ آپ تو یہ دیکھ میں آپ کی سہا تیا (اداد) درکار ہے۔
 درون۔ تو درون آپاریہ بھی برہمن کار ہے۔ اپنا دھن پالن کرنے
 میں ہمیشہ ہتھیار بند تیار رہے۔

وہ ہیں اپنے تو مجھے تم بھی کوئی غیر نہیں
 دوستی ان سے نہیں تم سے کوئی بیر نہیں
 کرم سے اپنے کبھی منہ کو نہ موڑا میں نے
 دھرم چھوڑاں گا نہ یہ اور نہ چھوڑا میں نے

دریودھن۔ ہیں آپ کے دھن پر پورا دشواش ہے۔
 دشواشن۔ زبانی دشواش کیا۔ گورو چاہیں۔ تو اپنے ٹیکے بالوں
 سے پرکشش دشواش کرا دیں۔ ابھی کوئی جاری پرہ گیا کر کے دشمنوں
 کا ناش کرا دیں۔

یہ لپدے کر دکھائیں گے دھن جو کچھ اوروں سے ہیں
 گر جتے ہیں بہت لیکن برہمن میں بھی لپدے ہیں
 جیدر کہ۔ ان کا دھن کوئی منہ زبانی نہیں۔ تب تک ہی دلی جوہر
 پوشیدہ ہیں۔ جب تک کوئی بات ٹھانی نہیں۔

یہ جب کرنے پہ آئیں گے تو اک طوفاں بھاؤنگے
 یہ جو کچھ منہ سے فرماتے ہیں رکے بھی دکھا دیں گے
 دریودھن۔ ایسے ہی زبان کے پابند ہیں۔ پانڈوؤں کی تب تک
 ہی کھل و خیریت ہے جب تک ان کے پیر ترکش میں بند ہیں۔

یہ جینے سے زیادہ رتن میں مرنے کو سمجھتے ہیں
 یہ کہنے سے زیادہ کام کرنے کو سمجھتے ہیں
 درون۔ کرنی چاہتے ہو؟ دھن پالن کا پرکشش پرمان چاہتے

ہو! تو سنو

درباں ہے مرد کی دیدی اگر درتھا نہ جائے گی
یہ پتہ گیا ہے برہمن کی کبھی مچھیا نہ چلے گی
ترپ کر آج ترکش سے ہلکے بان نکلیں گے
کسی پانڈو مہا یودھا کے جس سے پران نکلیں گے
دریودھن۔ کیا یہ آپ کے دل سے کہہ رہے ہیں؟
دروہن۔ ہاں پتے دل اور گردے سے کہہ رہا ہوں۔
کہ رہا ہوں ساکھشی کر کے میں اس آکاش کو
دیوہ کی رچا کروں گا دشمنوں کے ناش ہو
دریودھن۔ دیوہ۔ کون سا دیوہ؟

دروہن۔ چکر دیوہ۔ جس کے توڑنے میں پانڈوں کا کوئی نہ کوئی
ہمارے ہی اپنے پران کھوئے گا۔ جس کی پیٹ میں آکر ایک نہ ایک
رہو دل (شکر غنیم) پر تھوڑی پر سوئے گا۔
دو شاسن۔ اس کو توڑنے میں کوئی پانڈو سمرکتہ نہیں؟
دروہن۔ میرا یہ ارہتہ نہیں۔ ارہن سمرکتہ ہے۔ پر تو آج وہ
سپشکوں سے بدھ کرنے میں مشغول ہوگا۔ اسی سے بدلتا آج
ہمارے انوکول اور ان کے پرانی کول ہوگا۔
دریودھن۔ بھائی دو شاسن۔ تیار ہو جاؤ۔ پانڈوں سے بدلہ لینے
کو تیار ہو جاؤ۔

جید رکھتے۔ ارہن نہیں ہے۔ باقی چاروں کا چبانا کیا۔ ان چپڑوں
کا کھانا کیا۔

ایک ایک کو چن چن کے ابھی تھا۔ کریں گے
جینا انہیں سنار میں دشوار کہیں گے

دو شاسن ۷ بس آج ہی لینے کا ہے اس بھیم سے بدلہ
 آج اس کی چارن میں ہی تیار کرینگے
 درلودن - گوردیو کے ہے دل میں دیا ہاتھ میں چو
 نیا ہی منجھار سے اب پار کریں گے
 درودن - تو شیگر (جلدی) چو مار جن کی انو الپتھی (غیر عاضری)
 میں ہجاء کام کرنا ہے سو فوہ کا انتظام کرتا ہے۔
 (سب کا جانا - پردہ)

ایک ٹہلا سیرین تیرا

منظرہ پاندو کہمپ

گانا (کھلوں کا)

چمکت دکت ہے دھرم راج کا سرتاج
 کیسی شان بان آج ہے ہے ہے
 دھرم دھو جا بہرادت ہے
 سب پر جا سکھ پارت ہے
 اٹل رہے دھرم راج کیسی
 دھرم کی ہو ہے

شتر دکی پر ابے

کھاگ سہا دوسے

راج ہوا سبھے

سیدھ ہوں سروکاج۔ کیسی۔

(جاتا کھیلوں کا)

یدھشٹر۔ ۵۔ جوا۔ چوری۔ منبری۔ بیاج۔ گھوس۔ پرمار۔

ایک لوبھ کے سنگ میں کھتے مہاں دکار

ر نہ بانی اس لوبھ۔ اس دشت لوبھ کے کادن درویدی کا چیرا مارا

گیا۔ اسی انیائی لوبھ کے کادن سرو سو جئے میں مارا گیا۔ اسی

پا پی لوبھ کے کادن بن باس پایا اسی پٹال لوبھ کے کادن راج

پارٹ گنایا۔ اسی دھورت لوبھ کے کادن آج مہا کھارت کا سنگرام ہوا

اسی پا جی لوبھ کے کادن ہزاروں یودھا کئے۔ جیشم دادا کے انجام ہوا اے

لوبھ تو مہاں انیائی ہے۔ انیائی نہیں قصائی ہے۔ ۵

تیری خاطر اسے ہے لوبھ سب کچھ کر رہے یودھا

خاروں مر گئے ہیں اور ہزاروں مر رہے یودھا

بلی آٹا یا پر دل تیرا ٹھنڈا نہیں ہوتا !

اٹھا جاتا ہے اوپر سرنگوں جھنڈا نہیں ہوتا

نیلے شالا میں حاکم گھوس لیتا ہے۔ کس لئے اسی لوبھ کے مارے

جوا سی جوا کھیتا ہے کس لئے اسی لوبھ کے مارے۔ شریف چھوٹ

بوتا ہے کیسے اسی لوبھ کے مارے بنیا کم تولتا ہے کس لئے ؛ اسی لوبھ

کے مارے۔ بیوی باری مال میں کھوٹا ملتا ہے کس لئے ؛ اسی لوبھ کے مارے

ڈاکو دسکر کے مال کو لوٹ کر لیجاتا ہے کیسے ؛ اسی لوبھ کے مارے۔ نوٹ ہوتے

ہیں۔ چلاتے ہیں۔ چوری دھوکا مزید سب کچھ کر جاتے ہیں۔ پر تو لوبھ کی

سٹھاس سے جی نہیں بھرتا سہ

اس آگنی میں آہوتی رات دن ہی پڑتی رہتی ہے

ہے جلتا اور بلتا اور ترشنا بڑھتی رہتی ہے

ہیں جب تک سانس تب تک یہ کنارہ ہی نہیں کرتی

کہا ہے آدمی مرتا ہے پر ترشنا نہیں مرنی

بھیم - ہمارا ج - آپ کا فرمانا شیعہ ہے۔ یہ لوبھ الیا ہی چٹا ل ہے اسکا داہ

الیا ہی ادا کر ل ہے۔ یہی اصلی سوگ مارگ سے ہٹا کر ترک کی راہ پر لھاتا

ہے۔ یہی آواگمن کے چکر میں کھنسا تا ہے۔ لوگ مندروں اور دیگر

استھاؤں میں کھٹا کیرتن کے تسمے اپنا تن من۔ اور دھن بھگوان کے حوالے کر

دیتے ہیں۔ پر نہ تو جہاں ذرا استری۔ جلیلی۔ ردپیہ۔ ادم بھومن ایلای وغیرہ

کامنہ دیکھا اس بھولے بھگوان کی آنکھوں میں دھول بھونک کر اپنا دیا

ہوا۔ تن۔ من اور دھن پھر چھپیں لیتے ہیں۔ یہ سب لوبھ ارتھات (یعنی ترشنا

کا کھیل ہے۔ یہ لوبھ بھی جتنا کے سمان جلدھراس کا جی چاہے۔ ادھری

کھینچنے والی ناک کی نکیل ہے۔

یہ غشہ ط۔ ہاں دلس۔ سج سکتے ہو۔ چٹا بھی ایسی ہی ڈانٹ ہے۔ لوبھ

تو پتی ہے۔ اور اس کی پتی چٹا لوبھ پرائن ہے۔ سہ

چٹا تو چٹا بناتی ہے۔ ترشنا جینے تو دیتی ہے!

ترشنا کچھ چھوڑ بھی دیتی ہے۔ چٹا سب کچھ لے لیتی ہے

بھیم - اسلئے ہمارا ج ترشنا اور چٹا دو فو ہی تیا گئے یوگ میں۔

یہ غشہ ط۔ شنا تو تیا گ بھی دیں۔ چٹا سے کیو کر ٹھپکا رہا ہو۔ لیتے یہ

تکیا تک درشیہ (منظارہ) کس طرح گوارا ہو۔ بھارت کا مان رکھنے والے ہمارا بوی

اج نہارا ہے یہ ہکی آندھی سے درکش (درخت) کے سوکھے پتوں کی

نیا یں (طرح) جھڑ ہے ہیں۔ آریہ بھومی کے یو دھاسپوت ہاتھ دھو کر

بھارت سوتوں کی جان کے ہی پیچھے پڑ رہے ہیں۔ ۵
 ایرشا اور دولیش کی پھیلی دیا بھارت میں ہے
 موت کا پرچند واہ پر جلوت ہوا بھارت میں ہے
 بھائی کے ہاتھوں سے بھائی کٹ رہا ہے شوک ہے
 دیکھ کر سب کچھ کیدیہ بھٹ رہا ہے شوک ہے
 مکمل۔ شریکان۔ پتھر کے سمے آپ کے دل میں یہ گیان کہاں سے آگیا آپ کے
 گیان چکشو کے سامنے ترشنا اور چنٹا کے ساتھ یہ موہ کا سامان کہاں سے آگیا؟
 بدھ ششٹر۔ موہ۔ ۵

مکمل۔ یہ تیسرا چانڈال ہے۔

بدھ ششٹر۔ یہ ایک اور بیماری ہے۔ جو انسان کو لگ رہی ہے۔ یہ ایک اور کپنی ہے
 جو گیان پریشوں کو بھی ٹھگ رہی ہے۔ دریودھن کو تو جنون ہے مگر خون ہے وہی
 ایک ہی پریم لہ میں بہنے والا خون ہے۔ دھرتراشٹ اور ہما سے پتا دو نہیں۔
 دھرتراشٹ کے پتر مرے تو کیا۔ ہم مرے تو کیا۔ ناش ہوا کس کا۔ اُسی ایک گھر کا
 سوار ڈوبے کس کے۔ اُسی ایک جہاز کے ڈٹے کس کے۔ اُسی ایک ساز
 کے۔ ۵

بھائیوں بھائیوں میں نہیں ہوتا یہ سنگرام
 کنتو لوہ اور موہ کے ہیں یہ سارے کام
 مل کر ہم کرتے یہ کی ان دونوں کا ناش
 ہوتا چھتری دلش میں آسند کا پرکاش
 سوجد لو۔ ہمارے اس بدھ کے ادھر پر آپ راز کو کدھر لئے جا رہے ہیں؟
 بدھ ششٹر۔ اس انجام کی طرف جو ان دلوں میں ہو نیوالا ہے۔ لوہ اور موہ نے
 تو اپنا جادو کر ہی ڈالا ہے۔
 بدھ ششٹر۔ آپ اس گیان میں پڑ گئے تو پھر آپ کا کیا حال ہوگا۔ اُس بڑے انجام

سے ٹھیکارہ تو جب ہی ہوگا۔ جب درلودھن کو بھی یہ خیال ہوگا۔
 اکھنڈیو۔ چاچا جی۔ آپ ایسے کیوں بڑا س ہیں۔ اُن کے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ اور
 آپ کے پاس تو دھرم ہے۔ اور دھرم انسا کر کم ہے۔ ۵

یہ مہماں دھرم بل کی ہے کہ کوروا ج مرتے ہیں۔
 اُبھرتے جستہ ہیں اس قدر سچے اترتے ہیں
 سسے پڑنے پہ ہی سچ جھوٹ کی پریت ہوتی ہے
 یہ ہے قانون قدرت کا دھرم کی جیت ہوتی ہے
 چاچا سوس۔ مگر ابھی تو جھاڑیوں میں چمپا کے ہی پھول کھیں رہے ہیں سرو کی
 چوٹی پر پھل نکل رہے ہیں۔ ابھی تو پاپ کی جیت مٹنے کے ہی آثار نظر آ رہے ہیں۔
 کورو لگ ایک خوناک سازش کو ہستی میں لا رہے ہیں۔
 بدھشٹر۔ کیا کچھ بدھ تہمنڈھی سموا د ہے۔ !

چاچا سوس۔ دل دہلا دینے والا آپا ہے۔ سادہ دانی سے کام نہیں لیا جائیگا۔ کوئی
 چٹا ہوا سودا اُس کے کھنڈن کرنے کو مقرر نہیں کیا جائیگا۔ تو آپ کے بے شمار تھیوں
 کے پران اکارتھ جائیں گے۔ یہ وہ چکر ہے جس کے ٹیڑھے چکر میں پڑ کر اچھے اچھے
 سوریہ بھی نہیں نکلنے پائیں گے۔

بدھشٹر۔ کال چکر تو یہ وہ میں چلا نمان ہو ہی رہا ہے۔
 چاچا سوس۔ یہ سودہ اکال مرتیو دیوٹ موت کا چکر ہے۔ بھشم پتا مہ کی موت سے
 چڑ کر درلودھن نے اپنے دسا چاری سطلج کھوس کو بلایا۔ جنہوں نے مل ملا کر گدو
 درون آچار یہ کواکلیا۔ مالو سوسے ہوسے مرست شیر کی چھاتی پر گھونٹا لگایا۔ جس پر
 گھائل سینہ راج کے مانند آچار یہ جوش سے گر مایا۔ وہ ضرور آج پانڈو سینا کے کسی
 زکی مشہور دلاور کو مرتیو ساگر میں گرا دیں گے۔ اپنی پرتگیا پھرتی کے لئے پڑے
 چکر بیوہ رہا ہیں گے۔

اپنی رن دیا میں اب وہ انتہا کر لے کو ہیں
یا تو اپنا یا ہمارا فیصلہ کرنے کو ہیں
آج موقع ڈھونڈ کر یہ سب رچا یا کھنڈ ہے
آج ان کے کروڑوں کی اگنی ہمارے چنڈ ہے

پدر ہشتر۔ بے شک یہ ایک سرناسٹ کرنے کی کامن ہے۔ آج ارجن کے موجودہ
ہونے سے ہیں اس آہتی (مہیت) کا سامنا ہے۔ ۷

خود اس وٹے میں ویرتا عاجز ہے کون ہے

ارجن بغیر چکر کو ٹوڑے وہ کون ہے

موقع تلاش خوب یہ دشمن نے کر لیا!

یش پانڈوں کا آج تو مرنا تھا مر لیا

بھیم۔ دراسی بات پر ایسی ملتا۔ معمولی سی بات کیلئے اتنی بھاری چٹا۔ ۷

ایسے تو بھاگ بھی کچھ پھوٹے ہوئے نہیں ہیں

کچھ بال و پر ہمارے ٹوٹے ہوئے نہیں ہیں

کیا بھون لیا کوئی سوکھے نہیں چنے ہیں!

وہ بکریں تو ہم کیا کچھ موم کے بنے ہیں!

سہدیو۔ اس میں کیا سندیہ (شک) ہے۔ میرا پھر یہ بھی کہا ہے ۷

اپنے ذمہ سے غافل ایسے تو ہم نہیں ہیں

دشمن سے ہم کسی بھی پہلو میں کم نہیں ہیں

نکل۔ چنے ہوئے ہاتھیوں کو ساتھ لیکر میدان کی طرف قدم بڑھائیے۔ ۷

اٹھے۔ شتر اٹھائیے۔ ۷

دو چار آپ کے بھی آخر سہانی تو ہیں

ارجن نہیں تو کیا ہے ارجن کے بھائی تو ہیں

پدر ہشتر۔ شکار کا بھید شکاری ہی جان سکتا ہے شیشے کی رگ ہیرے کا تلم ۷

ی پہچان سکتا ہے۔ ۷

بس چتا ہے تو اتنی ہے کچھ پیدا براہموت ہے

سب بد شکون دکھلاتے ہیں ہر طرف ہر کی صورت ہے

پارٹھ (ارجن) بن اس بدنامی سے نہیں اپنا نام چھوڑا

لڑے لڑے گا تو وہ چکے بیوہ بس ارجن سے ہی لڑے گا

منتری - شرمیاں ارجن کی غیر فاضری سے دشمن نے خوب لالچا اٹھایا

یہ ہشتر - بہت سوچ سمجھ کر دالہ چلایا۔ سنا کہ کو پانڈوں پر ہنسنے کے لئے خوب

واقعہ آج دیر تا کا سارا زمانہ مل ہو گیا۔ ایک سو رہ کے نہ ہونے سے

سمت تارے سارا گن کا پرکاش ناش ہو گیا۔ دنیا ہنسے گی۔ دشمن ہنسے گا۔

اور لوگ بھی ہنس گئے۔

سہیلو - کس لئے؟

پارٹھ - اس لئے کہ ۷

سب کے سب بچے تھے کوئی ایک بھی نہ تھا

دشمنوں کے مان کو جو بھنگ کر دیتا نہ تھا

تھے زمانے کے جواں رشک زماں کوئی نہ تھا

پانڈوں کی فوج میں مرد جواں کوئی نہ تھا

اکھنڈو - آپ سمجھتے ہیں کہ یہ باغ تھلنے والے اکر کھل کر خوشبو بھلائے

والے پھولوں سے مالا ہے۔

یہ ہشتر - اس دقت تو دشمنوں کے ہاتھ میں میدان خالی ہے ۷

ایک نے دے کے مقدر تھا وہی پھوٹ گیا

جام لہریں اسیدوں کا میری ٹوٹ گیا

آج ارجن کے نہ ہونے سے یہ ہوئی آئی

سب سے بڑھ کر جو سہاڑا تھا وہی چھوٹ گیا

ابھمنیو۔ ہمارے جہاز۔ ارجن نہیں پرنتوارجن کی ساکھشات تصویر تو موجود ہے
وہ پرکش بل بدیانہ ہی پرنتوان بجا دل میں اس کی تاثیر تو موجود ہے پتا
کے کام کو پتر۔ کر دے تو بڑی بات نہیں۔ اور پھر یہ تو کوئی ایسا بڑا ادنیٰ بات
نہیں۔

کرتے ہیں مرد اس سے بھی کار ج بڑے بڑے
کر آؤں گا یہ کام تو جا کر کھڑے کھڑے
طاقت سے جس کی آج چرخ کو سکون ہے
میری رگوں میں بھی اسی ارجن کا خون ہے
یدھشٹ۔ بے شک تم بھی دن میں بڑے بڑے کام کرنے کو مکرہ ہو۔ دوسرے
دیروں کے سامان تم بھی بڑے بڑے مفرد جہازوں کی گردن توڑ سکتے
ہو۔ شیش ناگ کی کلامروڑ سکتے ہو۔ پرنتو چکر ویدہ کا تم لوگوں سے ٹوٹا
دشوار ہے۔ بس اسی کارن آج اس سمرشٹرنج پر پانڈوں کی مار ہے
ابھمنیو۔ ہے مات۔ بار کا دہم دل سے دور کیجئے۔
یدھشٹ۔ کس لئے۔

ابھمنیو۔ اسے کہ دوں آ چاریہ کا پکر یہ بناں ٹوٹے نہیں رہ سکتا۔
یدھشٹ۔ اس کو توڑے گا تلک کون ؟
ابھمنیو۔ ارجن کار۔ آپ کا خدمت گزار۔

رہے گا جب تلک اک تار رگ باقی میری جاں میں
نہ اک بھی تار چھوڑیں گا میں دشمن کے گریباں میں
دھرے رہ جائیں دشمن کے اچھوتے تیر کش کے
دکھا دوں تیغ کے جوہر وہ جا کر آج میدان میں
یدھشٹ۔ لیکن جان بوجھ کر پھول کو آگ میں کس طرح پھینک دوں ؟
ابھمنیو۔ ہمارے جہاز۔ آپ ارجن کے پتر کو پھول سے تشبیہ دیں۔

رہم سے واقف نہیں جو ہر دل صیاد کے
شیر سے اوصاف ہوں گے شیر کی اولاد کے
دیر ہوں چھتری ہوں اور پارہے کی مینتان ہوں
بجر کا ہے گھات میرا اٹھ ہیں فولاد کے

بدھشطر۔ پرنتو چکر بیوہ میں پر دیش کرنا اور پھر لوٹ کر آنا ہنر کا سمواد ہے
اچھمنیو۔ پر دیش کرنے کا ہنر مجھے اچھی طرح یاد ہے
بدھشطر۔ تمہیں اس کی یگتی سکھائی گئی کس نے ؟

اچھمنیو۔ اس سو بھادک گن نے جو شیر کے بچے کو مالش کا چیرا اور بھاڑنا
سکھاتا ہے۔ جو مچھلی کے بچے کو خود بخود چل پر واہ میں تیرنے کا رستہ بتلاتا
ہے۔ جو نیوالے کے بچے کو بناں شکھشا سانپ کا دشمن بناتا ہے۔

خود بخود آتا ہے پینا دودھ کا ان کو
خود بخود آتی ہے بھوس کی ودھی حیوان کو
یہ سو بھادک ہے اثر لطف کا ہوتا ہے ضرور
دیرتا آتی ہے خود سے دیر کی منتان کو

بدھشطر۔ تیر چلاتا۔ لہو اسکے جو سر دکھلاتا۔ رن کی جلتی آگ میں کود جانا
یہ تو سب مانا۔ پرنتو چکر بیوہ میں پر دیش کرنے کی یگتی تم کو کس نے
سکھائی۔ یہ بدیا کہاں سے تمہارے گیان میں آئی۔ جب تک مجھے اس
بات کا پورن دشواش نہ آجائے تمہیں پھر توڑنے کے لئے کس جو صلے
پر بھیجا جائے۔

اچھمنیو۔ اس بات کی بھی تسلی کرا دیتا ہوں یہ بھیجید بھی آپ
کو بتلا دیتا ہوں۔

بدھشطر۔ ہاں کہو۔

اچھمنیو۔ مجھے یہ یگتی سکھائی پتا جی نے۔

بدھشٹر۔ کب؟

ابھمنیو۔ جب میں سنار کے جیون رس کو پان کرنے کیلئے ماما کے گھر میں
بال شریہ کو پشت کر رہا تھا۔

بدھشٹر۔ وہ کیسے؟

ابھمنیو۔ کسی دلی بے چینی کے کارن ایک دن ہماری گرجہ وٹی ماما کو دیر
تک نیند نہ آئی۔ اس کا جی بھلا نے کیلئے جیسا کہ دیر دھرم ہے کہ گرجہ وٹی اتری
سو ایسی اوتھامیں دیر چرتے سنا ہے۔ پتا جی نے چکر بیوہ کا برتانت کہہ سنایا۔ اڈہ
چکر بیوہ کی خیالی رچنا کر کے بتا۔ پور وگ اس کی ہر ایک بدھی کو سمجھایا۔ ارتھات
چکر بیوہ میں داخل ہونے تک کا سارا حال سنایا۔ اسی اثنا میں ماما جی نندرا وٹش
ہو گئی۔ پتا جی نے یہ جان کر کہ ہماری ماما سو گئی۔ برتانت کو وہیں سمایت کر دیا۔ میں
مرح بیوہ میں داخل ہونے کی گیتی کو میں نے گرجہ میں ہی پاپٹ کر لیا۔
بدھشٹر۔ آرتھ یہ کہ تم کو صرف پر ویش کرنے کی بدھی یاد ہے
ابھمنیو۔ چکر سے نکلنے کی بدھی اب مجھے یہ تلوار سکھلائی۔ جسے آٹھ بیوہ ادھوری
بدیا خود بخود پوری ہو جائے گی۔

بدھشٹر۔ تو بھی تم ابھی اس بدیا میں کچے ہو۔ بیٹا اس گھوڑنگرام کا تہاں مت کرو
کارن کہ ابھی تم بچے ہو۔

ابھمنیو۔ بچہ ہوں مگر کس کا۔ شیر کا۔ تات۔ میری اٹھی انگوں کے سیلاب کو بندھ
نہ لگا کیے ٹیگھر (جیدی)، اٹی ڈرائیوے کہ میں پتا جی لی غیر حاضری کا الوچیت (ناجانم)
لا بھاٹھانے والے دھورت کروں کو دکھلا دوں کہ دیر رجن کے سمان اس
کی سنتان بھی دیکھ ہے۔ شیر کے بچے میں بھی شیر کا جی میرے

۵

آج گھڑی ہے طبیعت اور جولانی پہ ہے
آج میرے جوش کا سیلاب طغیانی پہ ہے

دو اجازت سوچ کر نے کا نہیں ہے یہ مقام
کرشن سا پساتا میری نگہبانی پہ ہے

یہ ہمشیر۔ لیکن جی نہیں مانتا۔

ابھمنیو۔ میں پرنگیا کرتا ہوں کہ

یہ ہمشیر۔ (بات کاٹ کر) ٹہرو۔ وچارو دے گئے کی گہرائی تک پہنچو۔ پرنگیا کر نیسے
پلے غور کرو اور نتیجہ نکالو۔

ابھمنیو۔ نتیجہ کیا ہے۔ صرف دو صورتیں نکلتی تھیں۔

کیل جانا جان پر تو چھتریوں کی ریت ہے
اس سے خاموش رہنا دھرم کے وپریت ہے
دھرم کی ہے جیت ہے دی جان گرن چھتری میں
دشمنوں کو مار گتا یا تو میری جیت ہے

یہ ہمشیر۔ تمہاری بال ادستھا کا بھی تو خیال ہے۔

ابھمنیو۔ تو پھر یہ خیال میری پوہر آشادوں کا کال ہے۔ آپ کو میری بال ادستھا کا
زیادہ خیال ہے تو چھوٹے سے بچہ کو دیکھئے جو ہاتھی کے دماغ میں داخل ہو
کر ہا بھیا تک آتی کوٹھا دیتا ہے۔ سینہ راج (بیشرا کے چھوٹے سے بچے کو
دیکھئے جو بڑے بڑے گج راج کے منک کو چھاڑ کر کھا لیتا ہے۔ یہ نہ ہی
ترا تھامس کے سنہری ورق الٹ کر دیکھئے۔

کنس کا تھا دھ کیا کس عمر میں یہ دودیر لے

کی تھی رکھشا گیہ کی کس عمر میں رہ گھو میرے

میں نے مانا یہ کہ اُن سے کم میں شکستیاں ہوں

پر ڈروں تو کس لئے جب اُن کی ہی منتاں ہوں

یہ ہمشیر۔ راج بال ہٹ کے لئے مجبور ہے۔
بھیم۔ ہمارا راج بال ہٹ تو مشہور ہے۔

یہ ہشتر۔ تم حد ہارٹے ہو تو مجھے کہنا پڑیگا کہ تم ماوراء النہر دیکھنا آن کو جبہ نہ لگ جا
کل کی کبر کی پر داغ نہ آئے۔

ابھینیو۔ ارجن کا پتر انسان کو جبہ لگاتے پر ماتا وہ منحوس پھری نہ دکھائے۔ یہ
میں دلہہ چھتری کے لئے دہی رستے ہیں یا تو دشمنوں کو حیات کر فحشی
کے ساتھ زندہ لوٹ کر آئے یا چھری دھرم کو پالنے کرتے ہوئے پور و جیل
دریازگوں کے ریش کش میں بہانوں کو آہولی بنائے۔

یہ ہشتر۔ تم چھتری کا رہو۔ دیر دھرم سے واقف کا رہو۔
ابھینیو۔ میں گدووں اور بزرگوں کے سامنے پرنگیا کرتا ہوں۔

آن کی خاطر کھیلوں میں اپنی جہان پر

داغ آنے دوں اگر میں اپنے کل کی آن پر

تو میرے ہی تیر میرے ہی جگر سے پار ہوں

اگلے اور کچھلے میرے سارے جنم یکا رہوں

یہ ہشتر۔ ایک سپوت سے اور کیا امید ہو سکتی ہے۔

ابھینیو۔ سر محمد ہو کر ہی آؤں گا یہی آؤں گامیں

آج بچوں کے سے دودھ کا قد کھلاؤں گامیں

مر گیا تو اور کوئی کیا بتائیں گے تمہیں !

میرے کرتب خود میرے دشمن سنائیں گے تمہیں

یہ ہشتر۔ چرخیور ہو۔

ابھینیو۔ مگر عزت کے ساتھ۔ آبرو کے ساتھ۔

جس کی خاطر سب کے سب بھائی میرے ہیں نکر میں

میں بھی دیکھوں تو سہی کی چکر ہے اس چکر میں

اگن جوش غضب کی پر چند کردوں تو سہی

چکر کا پا کھنڈ سا کھنڈ کردوں تو سہی

(جانا)

ایکٹ پہلا سیدن چوتھا

منظارہ: راستہ

(ابھنیو کا واسل ہونا)

ابھنیو۔ جاتا ہوں۔ کہاں؟۔ جو چھتری کیلئے تیر تھا ستھان ہے جو یو دناؤں
کیلئے پوتر لڑائی کا میدان ہے جہاں دیر اور کار کی پرکھ کیلئے امتحان کی آگ شعلہ
زنی کرتی ہے۔ جس پوتر استھان (نقار) پر ابھنور کی خوش گوار برکت سے سج سکھ اور
آئندہ کا سدپ دھار کر جلوہ انگنی کرتی ہے جہاں شہرت اور شہادت کی
دول ہیں آن کر مٹی ہیں۔ جہاں طالب کا دامن بھرنے کیلئے مراد کی کلیاں کھلتی
ہیں جہاں سے بزدل ذلت اور بدنامی کا تختہ یکسر زندہ مالپس آتا ہے۔ جہاں
ویر کی سری رکت سے دھوئے ہوئے بولن میں بیچ کر پریم دھما کو جاتا ہے
بس چھتری کا تیر تھ ہے وہی چھتری کا دیو مندر ہے۔ وہی چھتری کا دھرم
چھیتیر ہے۔ وہی چھتری کا انتم (آخری) نواس استھان ہے۔ وہاں جانے
میں دیر کرنا چھتری کا کام نہیں۔ چل اے چھتری پتر کو بھی چل اور آج اس
دیو استھان کے درشنوں سے مانس جنم کو پوتر بنا۔ دیر آتا کو دیر دروں کی
پوچر رکت دھارا میں اسٹناں کر۔

چل بنالے اپنی مسیت کو اسی تدبیر سے
دھرم کا موقع ملا بھنہ کو بڑی تقدیر سے

جنم وہ کس ارثہ کا اور سانس وہ کس کام کے

جنم میں درشن نہ ہوں اکبار گر سنگرام کے

دھرم کی گدگد جاتا ہے، اتنی تیزی اور ایسا دھکا۔ چھتری دھرم کی راہ میں یہ
 رکاوٹ کیسی؟ طبیعت میں اس وقت سوہ کی گھاوٹ کیسی؟ ایسے شبہ مارگ کو
 یہ ساکھشات دیوتا کیوں روک رہا ہے۔ آگے قدم بڑھانے سے کیوں ٹکر
 رہا ہے۔ پرتو۔ یہ دیوتا کون؟ پرتو۔ سوچھ پریم جس کے میٹھے چٹھے دنیا میں
 چاروں طرف جاسی ہیں۔ خود بنگلان پریم سے بھگوان بھی جس کے پوجاری
 ہیں۔ جس کی مویلو سے اسید میں کا صراہک رہا ہے۔ ایک شمع ہے۔ خود دل
 کی تاریک کوٹھڑی میں چمک رہا ہے وہی پریم۔ دیوں کا مہا دیو اترا کی
 طرف نہ رہی کر رہا ہے۔ اُس کے درشنوں کیلئے سخت حکم جاری کر رہا ہے۔
 مانو چھتری دھرم اور بتی دھرم میں پیٹھ ہوتا ہے۔ چھتری دھرم کا کہنا کہ چل۔
 طبیعتی چل اور اپنی پرستیا پورتی (وعدہ الیقائی) اس کے لئے پرانوں پر کھیل جا رہا تھا
 دھرم (فرصت شوہرا) کا کہنا ہے کہ اس سے پہلے پران پیاری اترا کو اپنا
 بکھڑا دکھا۔ اس کے ادھر امت کا میٹھا اور آٹھری گھونٹ پی کر جا۔ مینوں
 کے روشنی پیالے سے پریم سٹرا کو بان کر اور مست ہو کر جا۔ (سوچ کر)
 دو لڑن کان ہیں۔ اور ادو ہی آوازیں ہیں۔ کس آواز کو کس کان سے
 سڈن۔ ایک کان میں سکر بھونکی کی شور و بکرا آمد تلواروں کی چنپکا رہے
 دوسرے کان میں آٹرا کی پھیلی آنکھوں کے انتظار کی لٹکار رہے تو میرا
 مزمن کیا ہے۔؟ پریم بھری مدھرتنبر کی کی تان کو سننا ہو گا یا دھرا
 یہ دھ کی طرف جھکنا ہو گا؟ (پھر سوچ کر) نہ جائے۔ یہ دھ میں پران رہی یا جائے
 دو دلی حسرتوں کا سوال ہے۔ پیاری کی حسرت زیادہ نازک خیال ہے
 بس اب آنکھ چرانا محال ہے۔ آتا ہوں پیاری آنرا پلے تیرے پاس ہی
 آتا ہوں۔ تو جان کو گھٹلانے والی شمع ہے۔ تو میں دل کو گھٹلانے والی

صبح بن کر تیرے پاس آتا ہوں۔ تجھ کو پرنگیا کا امید افزا بینا کسنا تا ہوں
اور پر لوک میں ساتھ دینے کے لئے کچھ بھی پرنگیا کراتا ہوں۔ واہ پریم
پریم تیری پر بلتائی۔ آخر تو نے ہر ایک طاقت پر وجئے (فتح) پائی

۵

ہے حکم نرالا تو نرالی ہی ریت ہے !
ہے پریم تیری ہر جگہ دنیا میں جیت ہے
نہ بخیر کے بغیر ہیں تیری بندھے ہوئے
آئے ہیں تیرے حکم سے پریمی بندھے ہوئے

کچھ دور چل کر پھر ٹہر جاتا ہے (ٹہر سا کر۔ بزدل۔ پنوں تک۔ موہ کی
کاک کو لے کر کر فویہ کی بے داغ پیشانی پر تھو پتہ دلے بیوتوں ٹہرے
انتر آتما کی آواز سن کیا آواز آتی ہے؟ تو مرد نہیں مورت ہے۔ تو چھتری
نہیں۔ چھتری کلنک ہے۔ دیکھ امد آ نکھیں کھول کر دیکھ۔ دشت
کوروں کے (تیا چار سے دھرن زمین) کانپ رہی ہے۔ آریہ جاتیا
(قومیت) آریہ سبھیتا (ہندو) در آچار کے بوجھ سے دبے ہوئے کانپ
رہی ہے۔ اگر پاپ کی رسی سے پاپ آتماؤں نے دھرم کا گلابا بندھ
کر دیا رکھا ہے۔ جتنی جنم بھومی کی آبرو کو دشت کوروؤں نے خاک میں ملا
رکھا ہے۔ دلشن ظہم ادرانیائے سے تنگ آئے ہوئے امید کے آسمان پر اضعاف
کی روشنی کا انتظار کرتے تھک رہے۔ جاتی حیوان دیا کی روشنی (بارش)
کر نیوالے ایک خفیف سے بادل کے ٹکڑے کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے
تک رہے۔ دلشن اور جاتی کی یہ دشا ہو رہی ہے۔ اور تر اس بلاس کی
نیزگیوں کی دغریب دنیا میں اپنا گلاب بندھوانے کو جا رہا ہے۔ ہاتھ میں
پڑے ہوئے رتن کو چھوڑ کر پتھر سے سر ٹکرنے کو جا رہا ہے۔

۵

دھرم کا حامی ہے جو بھی باپ کا نچیر ہو
 ہر رگ گردن پہ چلتی ظلم کی فم فیس ہو
 اور تم کو جان دے دینے میں یہ تاجیر ہو
 اس قدر دنیا کی الفت ہائے دامگیر ہو
 یہ جوانی اور یہ ہو بزدلی انسان میں
 حیف ایسی زندگی پر جو پڑی اکیان میں
 اے دل کچھ بھی شرم ہے تجھے سب کچھ چھوڑ کر پہلے سن بھومی میں
 چلنا ہوگا۔ پریم دھار میں اشناں کرنے سے پہلے ہتھیاروں کی آگ
 میں چلنا ہوگا۔

جس کو ہے پریم ہم سے خود ہم کو ملیگا
 ملنا یہ وہ ہے جس میں دونا مزہ ملے گا
 اس کو ہے گر محبت جائیگی مجھ سے پہلے
 یہ آتما دیں پر پیاری کو جائے گا

(ھوڑی دیر سوچ کر) مگر سنار میں دو چیزیں سب سے زیادہ پوتر سب سے
 زیادہ لہجہ جیہ۔ اور سب سے زیادہ خوشنما ہیں۔ ایک دھرم اور دوسرا
 گرمیت۔ گرمیت کا مول موتا ستر کا ہے جس کو دھرم نے ہی پرش
 کی اردھنگنی بنایا ہے۔ ہر ایک اچھے اور برے کام میں استری کی صلاح
 لینا دھرم نے ہی پرش کو سکھایا ہے۔ مجھے ایک گرمیت کی سبقت
 میں اس دھرم کا پائن کرنا ہوگا۔ اترا سے اوش ملنا ہوگا۔ (سوچ کر)
 ہاں یہی وہ اپنے مشورے سے مجھے بیٹھ میں جانے سے روک دے تو وہ
 میرے پریم کا پاتر نہیں ہو سکے گی۔ اس وقت میرا دھرم کیا ہوگا۔ یہی کہ میں
 اس کے اس زلیل مشورے کو ٹھکرا دوں اس کے بناوٹی پریم کی خوبصورت
 رچنا کو نفرت کے حد سے سے ڈبا دوں۔ نہیں۔ نہیں۔

ایسا نہیں ہوگا۔ اُترا سچی چھترانی ہے۔ وہ ضرور سن میں جانے کیلئے میرا
اتنا ہر حصے لگی۔ مجھے اپنے پریم کی شکتی پر دان کر سکی۔ جس
کو پا کر میری آتما سمر بھومی میں طوفان کی طرح اٹھ گئی۔ بجلی کی طرح
چمکے گئی۔ بادل کی طرح گر جی۔

ہر کسے کو ناچنا پڑتا ہے اس کی تان پر
پریم وہ جادو ہے جو چلتا ہے ہر آن پر

گانا

چل پریمی پریم ندی تڑپ پر تھکوا نشان کرانا ہے
پریم امرت کو پا کر انا یہ رس تجھے چکھانا ہے
آتش وں کے ہاتھ گوندھ کر لٹکا تجھے پانا ہے
پریم پاس سے ہو کر کہن مول جلجت میں پانا ہے
اتک انک بول پریم کا اتم سنا اور سنانا ہے
کل کی کو جانت نہیں کیا ہو آج نہیں بھرا نا ہے
پریم پون سے ہو کر پاؤں پیچھے سن میں جانا ہے
تے آسپس پریم دیو کی دجی ہو کر آنا ہے!

سین پانچواں

ایکٹ پہلا

نظارہ راج بیرجوتی ہستناپور کے ایک نامی رئیس کا مکان

(بھویتی کا پرولیش)

بھویتی۔ خوش آمد یعنی خوشامد و سادے لفظوں کا جوڑ ہے گزر جانے بھر
کی خوشیوں کا بخوڑ ہے۔ واہ واہ۔ آرام ملتا ہے تو خوشامد سے نام ملتا ہے تو
خوشامد سے۔ دام ملتا ہے تو خوشامد سے۔ سلام ملتا ہے تو خوشامد سے انام ملتا
ہے تو خوشامد سے اور پھر لطف یہ کہ خوشامد ذرا سی زبان ہلانے کا نام ہے چنے
جھنے ہوئے خوبصورت شہدوں (لفظوں) کی کچھری پکانے کا کام ہے۔
یہ سب زبان کو قلاقند کی طرح میٹھا بنانے میں ہی آرام ہے نہ ہمتوں
کی محنت نہ ٹانگوں کی کٹائی اور مفت میں بڑائی۔ واہ خوشامد واہ۔ لوگ
کہتے ہیں۔ بڑا بننا ہے تو مکر بنو۔ میں کہتا ہوں بڑا بننا ہے تو خوشامد کا راز کار
سرو۔ لوگ کہتے ہیں رئیس بننا ہے تو کوئی کئی کا بیویا کر دیں کہتا ہوں
کہ رئیس بننا ہے تو خوشامد سے پیار کرو اور پھر خوشامد بھی کیا ہی شریف پیشہ ہے

ۛ

نہیں ملتا جو ہمت سے خوشامد سے وہ ملتا ہے
کہ پھر کا کلیجہ بھی خوشامد سے پگھلتا ہے ؛
کہو گے کہ خوشامد سے سجا میں ماں ملتا ہے
کہوں گا میں خوشامد سے شری بگوان ملتا ہے

تم پوچھو گے عقل بڑی یا بھینس؟ میں کہوں گا عقل۔ تم پوچھو گے عقل بڑی
یا خوشامد! میں کہوں گا خوشامد۔ اب تم پوچھو گے۔ ایسی اور تم و دیا سیکھنے
جائیں تو کہاں سے؟ کسی رئیس لالہ سے یا کسی بڑی پلانی یا کھڑشالہ سے
اس کے لئے کہیں پر نہ جانا ہو گا۔ کچھ زر بھی نہیں لگانا ہو گا۔ نیلے جناب
لوگ کہتے ہیں کہ خوشامد سیکھو کسی شاعر بلند خیال سے۔ زبڈی یا کمال
سے کھاڈیا نقال سے۔ کسی دندہر یا کمال سے۔ کسی دربار کے خوشامدی
دیرینہ سالی ہے۔ لیکن میں کہوں گا اور نہ دیکھا تھا کلا پھاڑ کر کہوں گا کہ خوشامد
سیکھو میرے پیسے با اقبال سے ۵

ایک معمولی ساتیہ تھا جب سیکھا مہنر خوشامد کا
ٹھیکیداری میں نام پڑا اور کھلا دھارا آمد کا
پھر اسی خوشامد کے بل کے سمیٹی ہاتھ پائی ہے
بڑھتے بڑھتے آخر بد پوی اب راج میر کی بیٹی ہے

گانا

کہتے ہو تم بڑی ہے قسمت بڑی ہے بیٹیا
کہتا ہوں میں خوشامد سب سے بڑی ہے بیٹیا
عزت سے بیٹھنا ہو
کرسی پہ اٹھنا ہو
ہرے میں تمام رکھو
سمرن یہ نام رکھو۔ خوشامد۔ خوشامد۔ خوشامد
ہو مان سر سجا میں
ذکر گریں سلا میں
نہا ہے تم کو اعلیٰ

اس کا سنو مصالحہ۔ خوشامد۔ خوشامد۔ خوشامد۔

افلاس نے ہے گھیرا
اور ہو گیا سویرا !

چاہتے ہوں زر کی آمد

سنو ہے کار آمد۔ خوشامد۔ خوشامد خوشامد۔

(بھوپتی کی نئی بیوی فوہلی کا داخل ہونا)

فوہلی۔ تم ابھی یہیں سڑ رہے ہو۔

بھوپتی۔ دوسری گڈیش آئینہ ہی غلط ہوئی۔ آج پھر گرانی۔ گولے پھینکے دالا

نیرد مشین ہے۔ یاراج بیر کی لگائی (سوگت) بیٹا بھوپتی یہ تو اپنے گرم گرم

گولے چلائے گی۔ تو اپنے اسی پرانے خوشامد کے ٹھنڈے ہتھیار سے بیس

ہو جا۔ نہیں تو منہ کی کھائی پڑے گی۔

فوہلی۔ دیکھو جی مجھے تمہاری یہ ڈھیل نہیں بھاتی۔ رئیس ہو گئے۔ تو بازار

کے راج بیر ہو گئے۔ تو راج دربار کے۔ پھر وہی تاخیر کی۔

بھوپتی۔ سراسر توہین ہے ایک راج بیر کی۔

فوہلی۔ کیا کہا۔ ذرا پھر کہو۔

بھوپتی۔ خوشامد سے منہ بنا کر، اور کیا کہا تھا۔ یہی کہا کہ نوکر ہیں سوار کے راج

بیر تو ہوتے ہیں راج دربار کے۔

فوہلی۔ ان پڑھ کے واسطے پڑھنے پر ہی تو تکلیف ہے

بھوپتی۔ (سوگت) واہ لگائی بھی کیسی حیا دار اور شریف ہے۔

فوہلی۔ معلوم ہوتا ہے آج بھی بیکاری کے چوہے میں منہ جھلتے رہے ہو میری

بات بھی سنی۔

بھوپتی۔ ہاں حضور سنی۔ اور آپ کی بات ابھی تک جلی ہوئی روٹی کا ٹکڑا بن

کر میری آنٹوں میں اٹک رہی ہے۔ کانٹے کی طرح دل کے پرشے میں

کھٹکد ہی ہے۔ (سوگت) جس دن تیرے ساتھ بیاہ کا پٹہ کھوایا۔ اسی دن
سے ہم نے تو یہ نشیہ جمایا۔

یہ سب ناز و خنجرے اٹھانے پڑیں گے
کہ اس سر پہ جوتے بھی کھانے پڑینگے
نونی۔ کیئے میری فرمائش کا کیا ہوا۔ سنایا سناؤں؟
بھوپتی۔ سنا کر پرے میں۔ دیکھنا بہنو۔ ختم ہے تیری اور تیرے باپ کی۔
نونی۔ میرے باپ کی؟

بھوپتی۔ نہیں حضور اپنے آپ کی (سوگت) اس جہنم میں تو کی کسی بھی جہنم میں
پھر شادی کا نام لوں۔ تو باپ کتنا کھائے اور ماں بھی ماری جائے۔
نونی۔ شاید تم گھر میں بھی اپنی پدری کار عمل بٹھانا چاہتے ہو۔ سورج کے
سانے نہیں بھرے گا اندھیرا

کچھو پچی۔ شرافت کا سویرا۔ دیکھو پیاری۔ جو کہنا ہو۔ چپکے سے کہہ سن لیا کرو۔
بوتے لگائے ہوں تو کوڑا موند دیا کرو۔ ایک ہاتھ سے باجہ بچایا کرو۔ اور
ایک ہاتھ سے جوتے لگایا کرو۔

نونی۔ یہ کیوں؟

بھوپتی۔ لوگ یہ سمجھیں کہ کسی راج پیر کی کھوپڑی پر جوتے کی کرنی سے زن
مرید کی کا پستر نہیں ہوتا۔ بلکہ جیلے پر تھاپ پڑتی ہے۔

ہوتی نہیں ہے قدر کبھی گھر کے پیر کی
گھر کی ہودا ل اس میں بھی لذت ہے گھر کی
گر دیکھ لے کوئی بھی شرافت کا یہ سدک
تو ہیں سراسر ہے یہ اک راج پیر کی

نونی۔ باتوں میں تو ٹالیں نہیں۔ میری فرمائش کو تو کھٹائی میں ڈالیں نہیں
میر کا چیز میں لائیے۔

بھو پتی۔ رجب ٹول کر، سخت رنج ہے۔ تم سے شرمنا ہو جانے کا اور سخت افسوس
ہے۔ اس کاغذ کے کھو جانے کا۔

نویلی۔ بس تم کسی پدھی کے لائق نہیں۔ تم کو درج پروٹا یا کس نے؟
بھو پتی۔ سوگت، خوشامنے اور کس نے؟

نویلی۔ ایسا قیمت دار کاغذ اور کھو دیا۔
بھو پتی۔ قیمت دار تو کیسا۔ قیمت کا دواہ بلانے والا کہو۔

نویلی۔ وہ پٹل اور کاغذ پھر لکھو۔
بھو پتی۔ لائیے سرکار (کاغذ پٹل دینا)

نویلی۔ کھو۔

بھو پتی۔ کھو ایسے۔

نویلی۔ جہاز کا مدافعی پچاس گز

بھو پتی۔ باپ سے کیا یہ جہاز کسی ساڑی میں لگائی جائیگی۔ یا مکان کا رقبہ نامہ پنے
کے کام آئے گی۔

نویلی۔ تمہیں اس سے کچھ مطلب نہیں

بھو پتی۔ کچھ بھی نہیں بچے تولانے سے مطلب ہے۔ جوتی کے آگے سر کو جھکا دینے
نویلی۔ اور کھو

بھو پتی۔ اور کھو (سوگت)۔

کہتا ہے کوئی بیچارہ کوئی زر کو کھوتا ہے

ہمیشہ مفت کی دولت پہ دل بیرحم ہوتا ہے

نویلی۔ لکھتے ہر ایک مل پچاس گز۔

بھو پتی۔ کیا اپنے ہی کڑے بناؤ گی یا سناں بھر کے

نویلی۔ بھرو ہی بات تمہیں حکم تعمیل کرتا ہے۔ یا دلیل کرتا ہے؟

بھو پتی۔ (سوگت) اپنی اور اپنی پردی کی مٹی ذیل کرتا ہے۔

نویلی۔ کھو بیس جوڑی ریشمی جراب۔

بھوپتی۔ راج بیر کا خانہ خراب (پنگٹ) بہو کیا باہمی کی دکان کھولو گی۔

نویلی۔ پھر وہی جھک جھک۔ وہی بک بک زبان ہے یا جھڑنا۔

بھوپتی۔ (سوگت) دیکھو بچے۔

جیو بیٹا مرد پٹا کر دھو سی کہ عیاری

مگر رکھو جی میں اپنی وہی پہلی طرح داری

رہو بھوکے پڑو جو ہے میں یا جاڑ کر میں تم

بکالاؤ ابھی جا کر میرا ہے علم سرکاری

نویلی۔ سنا جا

بھوپتی۔ کان کھول کر۔ یہ بھی خوبی ہے تقدیر کی۔ سراسر تم میں ہے ایک راج بیر کی

نویلی۔ اور کھو۔

بھوپتی۔ اور کھاؤ۔

نویلی۔ چار جوڑے کا مار سیلیر

بھوپتی۔ پہلے۔ تو تباؤ۔ یہ سیلیر تھا ہے پیروں میں لگیں گے یا میرے سر پہ؟

نویلی۔ پھر وہی ہے سری الاپ۔

بھوپتی۔ اسے ہے باپ (سوگت) شادی کیا کر لی۔ ہا ہیتون کا گھڑ میں بندہ لیا۔

تو ایک ہی سال میں میلہ دوالہ بول دیگی۔ راج میرا کا سا راپول کھول دیگی سے

بہو کیا ہے میری بھی ہے بڑا جی !

کے جاتا ہوں چکے ہاں جی ہاں جی

کے گی اس طرح یہ خسرف خپاجی

بکے گی میری ٹکے سیر بھا جی ! !

نویلی۔ میری پہلی ہونے تو کبھی یوں تاک میں دم نہیں کیا۔ جولا دیا وہی

پہن لیا۔ وہی کھایا۔ وہی پی لیا۔

نویلی۔ بندر کیا جانے ادک کا سوار۔ جب ہی تو کہلے ان پرہ کا جین برباد
 بھو پتی۔ کچھ تو راج بیر کی پدی لئے سے گھوٹے گاڑی آئی مالی کا خرچ بڑھا
 لیا۔ کچھ ہمت نے اخراجات کا پلنڈہ میری گردن پر رکھ کر اچھی طرح سے دھایا۔
 نویلی۔ کچھ کر دیر کا چیزیں تو آئے بناں نہیں رہ سکتیں۔
 بھو پتی۔ اب یہاں کیا چنے تو ٹا مڈیا تیر کی۔ سراسر توہن ہے ایک راج بیر کی۔
 نویلی۔ اور کھو۔

بھو پتی۔ میل خیال ہے کہ بازو کو اٹھا کر یہاں لاؤنگا۔ تمہیں کو بازار میں کیونکر لے
 نویلی۔ دل لگی رہندو۔ اچھا باتی کی چیزیں پھر لکھو اورنگی۔
 بھو پتی۔ ادپکار مہاکالی ادپکار۔ لاٹاں والی ادپکار۔
 نویلی۔ ایک اہم بات۔ دیکھو آئینہ میں اس گاڑی پر سوار نہیں ہو سنے کی۔
 بھو پتی۔ راج بیر کی بیوی ہو۔ تو اب کہیں ہول کے گھوٹے پر سوار ہونا چاہتے
 نویلی۔ کینٹ کھڑکھڑکی آواز سے کالوں کہہ ل کر دیگی گرواڈ کر کاؤں میں رہی
 بھو پتی۔ بہت ملد ایک شان بان کی گاڑی تیار کر دو لوسیا میں نقشہ بنوا کر دیں جو ہو دیسی ہزارو
 بھو پتی۔ ہو۔ دیکھو میرے چار بالوں کی عزت کو دیکھو یا تو اپنی فرمائشوں کو کفایت کے بٹوے
 میں ڈالو۔ یا گھوڑی کا نیا د چار دل سے نکالو۔

نویلی۔ کیوں !

بھو پتی۔ راج بیر کی پدی جائے تو جائے۔ ڈر ہے کہیں فاقہ کشی کی عدالت میں بیٹ
 کا چالان نہ کرنا پڑے بیم راج کی بکھری میں حاضر ہونے کا سامان نہ کرنا پڑے
 نویلی۔ تو کیا اس ادستیا میں پڑھی مکھی جوان بہو آسان سمجھے؟
 بھو پتی۔ مان اور مرتبہ مدوں کا ہی نقصان سمجھے۔ مل گئی سراسر اس تعصیب کی
 سراسر توہن کی ہے ایک راج بیر کی۔

نویلی۔ اور دیکھو۔

بھو پتی۔ اور دکھاؤ

میری اہ داں جو توں میں ہی بڑا دگی تم پیاری
وہی اب دیکھنا ہے جو دکھا دگی تم پیاری

نہی۔ سوز۔

بھو پتی۔ مناد۔

نہی۔ تمہاری وہ پرانی ہو۔ جی آنکھوں سے مجھے نکالتی ہے۔ میرے ہر منہ
کو دیکھ کر جلا کرتی ہے۔

بھو پتی۔ جلتا ہے تو جلتے دو۔ بناں ایندھن کے جل جائے تو دس من لکڑیوں کے دام
پھین گئے۔ تمہاری ایک آدھ نرالیش کے لئے پیسے نکلیں گے۔

نہی۔ ایسا پر بند کر دو کہ وہ مجھے دیکھ نہ پائے۔

بھو پتی۔ پیاری پو سناسٹی کے چند ماں کو تو ہر کوئی دیکھتا ہے۔

نہی۔ تم اس کی آنکھوں میں زہر ہے مجھے نعر لگ گئی۔ تو جان کے لالے پڑ جائیگے۔

بھو پتی۔ کیا اس سے بھی زیادہ۔

نہی۔ بس صحن کے بچوں۔ بیچ ایک دیوار کھجوا دو۔

بھو پتی۔ (سوگت) یوں کہو راجہ درو دھن کا ترانہ لوٹ کر مجھے لادو

نہی۔ اور دیکھو اس نے ہم پر کچھ حادو بھی کر ڈالا ہے۔

بھو پتی۔ ہم نے اس کا کچھ سراغ نہ کالایا ہے۔

نہی۔ یہ دیکھتی ہوں کہ تم میری نرالیش پورا کرنے میں ہمیشہ ڈھیل کرتے ہو۔ یہ

ساری بات ہے۔ اسی تاثیر کی۔

بھو پتی۔ سراسر توہین ہے ایک سلج سیر کی۔

نہی۔ اچھا میں اب شام کو ملیں گی اور اپنی چیزیں گنوا لوں گی تا ج دن پھر مجھے

ایک پستک دیکھنے ہے۔ ابانا اور کھروٹ کر آنا) کاغذ کو سنبھال کر رکھنا۔ دیکھنا

یہ تحریر ہے میری تعزیر کی۔

بھو پتی۔ سراسر توہین ہے ایک سلج سیر کی

{ جانا فیلی کا بھوپتی کی پہلی بیوی ابیلی کا نام
داخل ہوتا . }

ابیلی - پران نامتھ .

بھوپتی - (سوگت) چھیت - نفرت بھلا کہیں جگنو جی سفیدہ مل کر چاند کی صورت
کو ہانکتا ہے۔ چراغ بھی سورج کے سامنے فرس پامکتا ہے کہاں نئی نیلی - اور کہاں
یہ سراسر واقعہ - کہاں جوان فاختہ - اور کہاں بوڑھا بندر - ذرا رنگت دیکھنا
اس تصویر کی - سراسر تو ہن ہے ایک سالج بیر کی -

ابیلی - پران نامتھ - بولتے نہیں - کیا کچھ ابراہیم ہوا؟ ہاں ضرور ہوا - ایک نئے پھول
کے آنے سے میری ڈھلتی جوانی کی - ہار بھی پڑ گئی - مع ابراہیم ہے
تو یہ ہے تصویر ہے تو یہ ہے -

بھوپتی - مع تصویر ہے تو وہ ہے - تو تیرے تو یہ ہے
ابیلی - پران نامتھ .

بھوپتی - کہو تم کیا کہنا ناگتھی ہو؟

ابیلی - پران پیارے سے دو دو باتیں - ؟

بھوپتی - اچھا جو کہنا ہو سوچو - سمجھ کر کہو - جتنا کھوڑا ہو سکے کہو - کارن کہ آج
کل راج دربار کے دھندوں میں بہت مفرکھنا پڑتا ہے - یہ میں راج دیو میں
کی جیت کے لئے رمانع کو رٹانا پڑتا ہے -

ابیلی - میرا کہ ہے کہ بھگوان کیلئے پیدی کے نشے میں خرچ کی دنیا کو اتنی
بندی پر نہ لے جاؤ - جتنی چادر دیکھو اتنے سیر پھیلاؤ -

بھوپتی - چادر کیا راج بیر کی چادر تم کھوڑ کا سمجھتی ہو -

س

اس شہر بھر میں ایک اسی اپنی نظروں

جتنے ہیں مالدار میں ان میں امیر ہوں

آگے تھا سیراب میں سوا سیر ہوا گیا

آگے تھا گیدڑوں میں اب شیر بن گیا

الہیسی۔ یہ تو میں بھی جانتی ہوں تم راج بیر بن گئے۔ تو کیا اسکا یہ ارہ ہے کہ تم
کپڑوں سے باہر ہو جاؤ۔ کیا یہی پہچان ہے۔ ایک شریف امیر کا؟
بہو پتی۔ سراسر تو ہیں ہے ایک راج بیر کی۔

الہیسی۔ میں دیکھتی ہوں کہ رات دن نفل چیزوں کے پھکڑے لکڑے ہوئے آتے
ہیں۔ راج رانوں کے پننے یوگ کپڑے اتار کر پھینک دے جاتے ہیں۔ اچھے اچھے
پدارتھ مہن میں پڑے کھڑکیں کھاتے ہیں گھٹتے ہیں۔ سڑتے ہیں یا بھنگا کھا
کر لے جاتے ہیں۔ کیا اس طرح زر کو آگ لگانا امیر کا ہے۔

بہو پتی۔ پھر وہی طرز تقریر کی۔ سراسر تو ہیں ہے ایک راج بیر کی۔

الہیسی۔ نیچے نیچے کیا آئی۔ گھر کی کر دی سفائی کچھہ تم نے راج بیر کی پید کی پائی تو
ایک آفت بھائی۔ جو تم سے پنج رہی وہ اس لئے لٹائی۔

بہو پتی۔ دیکھو۔ سنو۔ میں اس پڑھی لکھی سندر سوشلی بیوی کی شان کے خلاف
ایک آدھا بدل بھی نہیں سنوں گی۔

الہیسی۔ کیا پڑھی لکھی بیوی کے یہی بچھن ہیں پڑش پڑا ہو تو باہر نام کالے استری
پڑھی ہو۔ تو گھر کو سنبھالے۔

بہو پتی۔ کیا وہ پڑھی لکھی نہیں۔ ایسا جھوٹ۔ سفید جھوٹ۔

الہیسی۔ پڑھی لکھی ہوتی تو گھر میں سلیقہ دکھاتی۔ نہ گھر کو نما سنا گاہ
بناتی۔

بہو پتی۔ تم کو سوت سے چڑھنے مگر سنو تم سے کوئی بات نہ دیکھی جائے تو
آنکھیں بند کر لیا کرو۔ دو وقت بھو جن پا کر پر ماتا کا بھن کیا کرو۔

الہیسی۔ میرے پر ماتا تو تم ہو۔

بہو پتی۔ وہ تو نے اب نہیں۔

البیلی - اب کیا ہے۔

بہو پتی۔ اب تو راجہ دریودھن کا راج ہے۔ نئی تہی پڑیاں پاؤں نئی تہی بیویاں
سیاہ کر لاؤ۔ خوب گھوڑے گاڑی کی شان دکھلاؤ۔ ادھیری طرح راج پر کھلاؤ۔
البیلی۔ مگر راجہ خود تون میں لڑے اور تم راج پر ہو کر رن میں نہ جاؤ۔
بہو پتی۔ اچھی صلاح کار ہو رن میں بھجنے پر تیار ہو۔ ٹھیک ہے تم نے جانا کہ
اب میرے کام کا نہ رہا۔ جیسے تو اچھا نہ جیسے تو اچھا۔ میں اب پاگل نہیں کہ سن
میں بناں کارن چلا جاؤں۔

البیلی۔ چاہے راجہ کی جان جائے؟ واہ اچھی راج کھاتی ہے۔

بہو پتی۔ تو کیا جانے یہ تو ہماری ایک گنتی ہے جب راجہ کی جان پر بنتی۔ دیکھ
پائیں گے تو نورا رٹائی کی آگ میں کود جائیگے۔ کیونکہ ہم راج پر ہیں۔
آواز۔ (دھندلورہ) شریان مہاراجہ ادھیراج کدوں کے سران ہا راج
دریودھن کا حکم ہے کہ راجہ میں راج بہادر راج بھوشن۔ راج گج راج۔ راج سیلہ
راج آئیادی۔ پدوی پانے والے سب اپنے وفاداروں سمیت یدھ کسے لئے تیار
ہو جائیں۔ دشمنوں کو سلا نے کیلئے بیدار ہو جائیں۔
بہو پتی۔ دیکھنا ہو بتانا ذرا یہ دھندلورہ کی آواز ہے۔ یہ میرے کان گونج
رہے ہیں۔

البیلی۔ دھندلورہ کی آواز ہے۔

بہو پتی۔ تو بس پھر مجھے چھپانا۔

رن کا اگر ہے نام تو بس کام ہے تمام
کہہ دیتی کہ آن کے اپنے پتی کو تمام
(مور جھٹ ہوتا ہے۔ البیلی ہاتھوں سے تھام لیتی ہے)

ایکٹ پہلا نظارہ: بارغ کے ایکٹر لو اس

یعنی زنانہ ریش گاہ

ویرا جن کی پتر دھو یعنی ابھینو کی استری ہمالی
اترا اور سکھیاں گان کرتے ہوئے داخل ہوتی
ہیں۔ آترا ابھینو کے دیوگ میں مہنوم ہو رہی ہے سکھیاں
اس کا جی پہلا نے کی کوشش کرتی ہیں۔

گانا

(سب کا)

(سکھیاں) کیسی ہے بہار سکھی کھلت کلی کلی ہے
پھولن سے گود پیاری کیاری کی پھی ہے
ترکھنے کو سوڑیہ سمھی لے بھی آنکھ ملی ہے
کینیا ہے بہار.....

(اترا) بن پیا بھاسے نہ سکھی زردی رتو بہار

کلی کلی میں دیش بھیا ناگن سی سر دل

(سکھیاں) میٹھی تھک پھولن کی گودیا میں پنی ہے
موتی سی ادس یہ نکھات کیسی بھلی ہے

ایسی بہار دیکھ روی جوت ڈھلی ہے
پھولن پہ برستی سنگدھ کی بادلی ہے
کیسی ہے بہار

راہِ اتر - چلتے ہیں سکھی اتر میں بن کر آئے پھول
لپٹ نکھی بھرتار بن کھوکھ سارے پھول
کیسی ہے بہار

پہلی سکھی - یہ کیا بھید ہے - سکھی ایسی بہار میں بھی دہلائی ادا میں ہو رہی ہے
کیسی سہا دنی ساس ہو رہی ہے - ہر ایک ڈالی کا پھول پھول کھل کر تو جو بن
پر آیا ہے اور دہلائی اتر کے دل کا پھول ویسا ہی مرجھایا ہے۔

دوسری - کارن کہ آج کل کچھ دال میں کالا ہے
تیسری - یوں کہونا بہرے (دل) سیپی (سیپ) کے اندر آشا (امید) کی
سوانتی بوند نے اپنا جھپکار ڈالا ہے۔

چوتھی - اور اب کچھ کال (مرصہ) میں ہی پانڈوں کی اگلا شاعری اکاش پر کوئی
نہ کوئی سورہ اووے (طلوع) ہونے والا ہے۔
پہلی - پھر تو یہ خوشی کا ادھر (موقع) ہے۔

چوتھی - ہاں ہاں - سورج نکلنے سے پہلے تو پریمات کے تارے کی روشنی نظر
آتی ہے اس لیے تو ہماری ہارانی کے چہرے پر اداسی اپنا پر جادو دکھاتی ہے۔
دوسری - پرتو کھچند کا تیج اداسی کی گھٹائیں بھی جھک رہے ہیں پھول
کی اوٹ میں چھپا ہے تو بھی چھپا کا پھول ہے۔ چھپے ہوئے ہی جھک رہا ہے۔

س - موتی کاوش کال میں کب گھٹتا ہے تیج
مانو دواستان میں یہ جلتا ہے تیج!

پہلی - اب سمجھی - تو یوں کہونا ہارانی کی گود کسی آبدار لال سے بھر نیالی ہے
چھپا کا پھول پھول کے نیچے ہے اور یہ پھول کی ہر نیالی ہے۔

یہ بیلے کپڑے نریشا کے دوہن کو ٹھکنے والے ہیں
کوئی دن میں ہی اب یہ شادیانے بکنے والے ہیں
پڑا ہے سوانحی بندو سیلپ میں اب رنگ بدلتا ہے
نرنگو دی میں پے گا وہ ابھی ہر دے میں بدلتا ہے

دوسری۔ ماں ماں ایشور کی کرپا بھوانی کی لیا سے یہ خوشی کا دن تو نصیب ہوگا ہی
دوسری۔ میں تو پھر ہمارا ج سے موتیوں کا تھال لوں گی۔
پہلی۔ اور میں تو ہمارا ج سے بہت سا مال لوں گی۔

چوتھی۔ کچھ توں یوں ہی پیاری جہا رانی بجا (شر) سے چھپی جا رہی ہے کچھ اوپر
سے تو اس کو اور بجا رہی ہے۔

پہلی۔ پیارے یہ مجا سے سر جھکا لیا یا کچھ نیچے ڈھونڈ رہی ہو سہ
نہ کیوں ہر دا ہو ٹھنڈا جب چھپا سکھ پال ہر دے میں
جسے تم ڈھونڈتی ہو وہ چھپا ہے لال ہر دے میں
اترا۔ لکھی میرے نین چک تو کسی اور چند۔ (چاند) کو ڈھونڈ رہے ہیں۔ ۵

لگی ہے چند درشن کی نگہ ان دو جگروں میں
اسکے ہے آنسوؤں ان دو اکھیوں کے کپڑوں میں
ارگھ دینے کو دیکھوں ہاتھ کب چرنوں میں بڑھتا ہے
میں رستہ دیکھتی ہوں کب میرا وہ چاند چڑھتا ہے
پہلی۔ ادھو۔ سمجھی یہ تو ہمارا ج ابھینو کی جدائی کا سارا جھگڑا ہے
دوسری۔ جب ہی تو طہنی چلتی نہیں اسی جدائی کی سوکھشم (لطیف) نہ بھیروں
نے جکڑا ہے۔

اترا۔ ماں اسی کا سارا جھگڑا ہے۔ اسی نے جکڑا ہے سہ

جدائی کی تھوڑا دہکا گئی ہے آگ پلنے کی !
لگے اڑنے بھجھو کے آہ کے کیا آس جینے کی

تیسری۔ پیار ہی منسی خوشی کھیل کر دیں ہی توجی بہل سکتا ہے۔ جتنا سمرن (یاد)
 کا انید من ڈالو اتنا ہی جدائی کا مار دکھتا ہے۔
 اُترا۔ وہی آئیں۔ تو دل کہیں آئے۔ جلا ہو پیاس بجھے نسیم چلے تو غنچوں کو
 کھلائے۔

اس کے سوا ہے کون جو دل کو قرار دے
 آئے پیار تو وہ ہی خزاں کو بہار دے
 درد بڑا ہوا لیے بگھوٹے دیوگی کا
 دھمکائے کہ رہا ہے مجھے تار تار دے
 چوکتی رہا رہائی دیکھو تو ان پھولوں کو دیکھو۔ یہ بھی بہارِ ج کی پیاسی موت
 کی طرح کیسے پیارے ہیں۔
 اُترا۔ یہ پھول تو شول سے دکھتے ہیں۔
 چاند کی شکل نہ سونہ کی تنویر پسند
 دل کے در پن کو ہے بھرتا کی نقویر پسند

گانا

اُترا۔ گھن یہ دل میں لگی ہے اسے بچھا لینا
 سکھی بڑا کی بچھے اگن سے بچا لینا
 لگی یہ دل میں
 چیا آئے نہ۔ جیا جائے نہ
 تڑپائے جیا کل پائے نہ
 کائے نینا مینہ برسائے نہ
 گرے ہیں آنکھ سے موتی انہیں اٹھا لینا
 مجھے ہے بھیٹ کو مالہ ہی بنا لینا

۴۲
ر سکھیاں ۱۔ پیائیں گے درشاہیں گے

سکھی ایسا جیا کل پاؤ نہ

من حقوڑا کرو نہ گھٹاؤ نہ

لگن یہ دل میں

آئرا۔

پیا جو آئیں میرے در کی دوا لینا

پڑ کی ہوں روگ شیا پر مجھے جگالینا

لگن یہ دل میں

گنگ بہتر ہے زباں اس نالہ شیکر سے

ناک میں دم آگیا سہکا ہونے تاثر سے

پہلی۔ ایسی کلپتا یہ رونا یہ ترپنا۔ تم تو پریمی ہو پریم کی ریت جانتی ہو برا کو تم

کیا پریم ریت کے وہ ریت جانتی ہو۔ ۱۔ ۲۔

صحت کی تدر ہوئی ہے ان کو رنگ میں

خجنگ سے مزہ ہے زیادہ دیوگ میں

یہ دل کی بیقراریاں ادراہ و زاریاں

پریمی کو یہ نصیب کہاں ہیں خجنگ میں

دوسری۔ یہ تو چ ہے اچھے پدارتھوں کی صورت دیکھ کر جو آئندہ بڑھتا ہے ان

کو جوگ کر لینے کے بعد اس آئندہ کا ذرا بھر بھی باقی نہیں رہتا۔ ۱۔ ۲۔

کیا درد کا مزہ ہے یہ گھائل سے پو جھپے

آئندہ کیا ترپ میں ہے سبھل سے پو جھپے

کیا چاشنی برو کی ہے کتنی لذیذ ہے

میٹھی کنگ یہ کتنی ہے اس دل سے پو جھپے

چوتھی۔ اد۔ پھر ہا راج کا تم پر بڑا پیار ہے۔

تیسری۔ کیوں نہیں۔ یہ تو یہاں ان کے یہ ہیں بے قرار ہے

دوسری۔ وہ وہاں مڑ پنے ہونگے اپنی پیاری کو یاد کرتے ہونگے ۔
 زمین پر جس کی گرہا ہے وہ سورج آسمان پر ہے
 یہاں جو آگ جاتی ہے دھواں اسکا وہاں پر ہے
 اترے۔ ان خالی تسلیوں کے جل سے یہ میرا آگن سے جلتا ہوا کلبہ ٹھنڈا نہیں ہوتا
 ہمت بناوڑوں سے بنائی نہیں جاتی
 شہنم سے آگن دل کی بھہائی نہیں جاتی

گانا و اتر کا

گجرات ہے اکو لاوت ہے من بین میرا سکھی بن جل کے
 ماہیں رو کے رکت جات سکھی ہے آتوں سے چھینکا جل کے
 کل کیسوا کے بے گل کو ماہیں پران پڑا ہے ہی کل کے
 ماہیں پریم کے جب چرن گئے سب سوالوں کا سبیل بل کے
 جب سانس نہیں تو اس کھراں اب جیون کا پیالہ جھٹکے
 نہیں جات سنبھارت پہنچی یہ لکتا جو نینن سے ڈھونڈے !
 اب بھر سمان یہ پران بھٹے مند وایو سے ٹکے ٹکے
 جل کرتا ہے آوت پران بیا چلو آپ ملیں بیا کو جل کے
 اترے۔ زبانی ہے وہ نہیں تو کچھ نہیں یہ زندگانی دھول ہے
 جس میں خوشبو ہی نہیں کسی کام کا وہ پھول ہے
 (ابھینیو کا داخل ہونا)

ابھینیو۔ ہے پھول کو تلاش کہ خوشبو کدھر گئی
 کہتا ہے سو یہ روشنی سے تو کدھر گئی
 ہے پریم کی سزا بھی تو اس کا صلہ بھی ہے
 پیالہ ہے دل میں درد تو اس کی دوا بھی ہے

اترا۔ خوشی سے آگئے۔ آگئے۔

مورت وہ سالس لینے کا سامان آگئی
بے جان سے شریک میں پھر جان آگئی
وہ دل کے دیوتا میرے دیوتا اندر آگئے
برہا کی راتری میں میرے چندر آگئے

اکھنیشو۔ پیاری۔ دہی دن میں یہ دشا بنالی۔ بھول سی صوت اودھول میں
لالی۔ ایسی محبت بھی کس کام کی جو کام کاج سے بھی کڑے۔ وہ آنکھ بھی
کیسی جو کھر کے دھوئیں کو دیکھ کر رووے

رونی کا نام مٹ جائے تو پھر کیا کام دہا سے

جدا ہوتی بھی کیا دیکھنے سے تم نے لہر دیا سے

اترا۔ کیا جب تک یہ دھاری رہے گا۔ میں جینا لہو ہی بھاری رہیگا، بہن
کو روز یہ اپنی فرمایا کر دگئے۔ دودو برس کے سماں دودو دن کے بعد کلنی کو
اپنا ہنپہر رکھ دھلا یا کر دگئے

اکھنیشو۔ پیاری ہارنا۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں اس پریم رس کو نہیں جانتا۔ شریر تو یوں
میں مشغول رہتا ہے۔ پر تو پران تھا ہی اچھا کے ہی انوکول رہتا ہے۔

سُر لگا رہتا ہے پیاری راتگنی کے ساتھ ساتھ

سمجھئے بھرتار کو بھی بھانسی کے ساتھ ساتھ

رات کے پردے میں ہوگا پاکو دن کی ادٹ میں

چاند رہتا ہے ہمیشہ چاندنی کے ساتھ ساتھ

اترا۔ ۲۔ بردہ جن میں بھلنے والا کپتشی مانو دودن بد اپنے گرو میں لوٹ کر
آیا۔ ریتے میں ترشہ تیار ہوئی مچھلی کو مانو آج کسی نے اچانک آکر جھین جل

میں تھلایا۔

بادِ تقدیر میرے گل کو اٹھا لائی ہے
 تم نہیں آئے میرے جسم میں جان آئی ہے
 اب بھیندو۔ پیاری۔ کیا دیوگ اور کیا سب جوگ ہے پریمی کو تو ہر چیز میں پکینی کا
 ہی روپ نظر آتا ہے۔

گل باغ میں کھلے ہوئے سب اس ہوا کے ہیں
 ہر چیز میں چھلا دے تیرا اس ادا کے ہیں
 لوگوں کو آسمان پہ شفق اور میرے لئے
 بادل رنگے ہوئے تیرے رنگِ جانا کے ہیں
 اتر۔ یہ تڑپیں تپ جانوں جب میرے پورن پسندوں کے لئے کبھی کرشن کپش
 داندھیری لائیں نہ آئے۔
 اب بھیندو۔ کیا ایسے دیدہ کے سہ پہ بھی؟

اتر۔ اں۔

اب بھیندو۔ پیاری آج بڑی مشکل سے موقع نکال آیا۔ آج تو مجھے چاہئے
 پاندوؤں کا سینا پتی بنایا۔ آج تو بڑی بھاری ہم درپیش ہے۔ اور تمہا سے لئے
 بھی خوشی کا سندیش ہے آج گودردن آچار یہ کہے چاہئے چکر ہو کہ تو ترسنے
 جا رہا ہوں۔ یہ سب کچھ کیا ہے مالوہ تو جاتی بیرویتا کو تھا سے مست نینوں کھلے ان
 کر رہا ہوں۔

اتر۔ یہ کیا چھاتی پر بکرا چلا دیا!

گانا (دولہ کا شترکہ)

اتر۔ چھوٹے سے دل کو میرے نہ دکھائیو
 جا کیونہ پران ہو ہے پھوڑ کے نہ جانو۔ جا کیونہ پران
 اب بھیندو۔ دھرم تیاگ کیسے پتہ یہ سمر میں نہ جاؤں
 گل کے دل لیش کو کیسے دافع میں لگاؤں۔ جا کیونہ پران

اُترا۔ جانے کی بات پر ان مکھ سے نہ سنائیو

کہہ کے تاروں بول ایسے تیر سے لگائیں جانیو نہ پران
ابھینیو۔ ایسے دکھ کال میں جو پیٹھ میں دکھاؤں

چھتر کا پتر کیسے پھر میں گھٹ میں کہوں۔ جانیو نہ پران
اُترا۔ جاتا ہے ضرور تو سو کو لیتے جانیو !

چھوٹ کر نہ مو ہے یہ کھو رہا دکھائیو۔ جانیو نہ پران
ابھینیو۔ شیکھر یاری پا کے دھتے دشمنوں پر آؤں

بن کے چھتری و شو میں یہ جنم پھر تبادوں۔ جانیو نہ پران
اُترا۔ تو کیا یہ میں سینا پتی ہو کر جانے کا۔ نشہ کر لیا ؟

ابھینیو۔ ہاں دل اور جان سے نشہ کر لیا۔

کہہ ڈالی ہے جو بات ہٹائی نہیں جاتی

شگرم سے اب آنکھ چرائی نہیں جاتی

یہ پران رہیں یا نہ رہیں پران نہ ہر لگا

جھوٹی قسم۔ قسم تیری کھائی نہیں جاتی

اُترا۔ میرا کہا تو۔ تو پران نا تھا آج کا دن کسی نہ کسی طرح مال دود آج یہ وہ میں جانے
کا خیال دل سے نکال دو۔

ابھینیو۔ امرت برسانے والے بادل سے زہر کی بوچھاڑ ایک دیر چھترانی کی زبان اور
یہ کا تر بنانے والی گفتار۔

تجہ سی چھترانی بھارن کے نام سے گھبرا گئی

شیرنی کے دل میں کیسے بڑھلی یہ آنکھی

ماندھتی ہو تم پتی کو کائری کے طوق سے

کیوں نہیں کہتی کہ جادو رن میں جادو شوق سے

اُترا۔ جی نہیں ماننا ہے تمہیں سر بھوسی میں بھیجتے ہوئے میرا کیوں کا پتا ہے نہ جانے

کیوں۔ جب تم نے یہ وہ میں جانے کی بات سنائی۔ اُسی وقت میری ٹامہنی بھیا
چھڑا پڑی۔ کدھہ والا (کھلے کا ہار) ساٹکی میں الجھ کر ٹوٹ گئی۔ سنبھالی پر منو ہاتھ
سے چھوٹ گئی۔

ہوں تگیں جو شبہ تو کسی شبہ کام میں بھیجوں
جی ماننا نہیں کہیں سنگرام میں بھیجوں !
بس میری دلے مان لو مت یہ وہ میں جاؤ
جس طرح بھی ہو آج کا دن گھر میں بتاؤ

ابھینیو۔ اترے۔ ایسے موقع پر چھڑائی ایسی ڈر بلتا کا اظہار نہیں کرتی۔ آری محل
نرمن کی درباری کر دیوالے پتی سے اتنا پیار نہیں کرتی، دھرم یہ وہ کا نادسن کر جو
بھی چھڑائی ہے جس کی رگوں میں پھری انشی کا پانی ہے وہ پتی یا پتر کو تیروں
اور تلواروں کی آگ میں جھونکنے سے ڈر نہیں جھپکتی۔ وہ پتی یا پتر کو تلواروں
متراد کبھ کر مانتے پر ڈر بھر میں برگٹ (خا ہر) نہیں کرتی۔ پتر کی اس دھرم مریو
وہ بھی پتر و تی اور پتی کی دھرم... مریو سے وہ بھی سند دستی کہلا نے کے سو بھاگیہ
درست کو پراپت ہوتی ہے۔ اس کی جین لیلہ ہمیشہ یہ وہ جی (نعمت پتی کی
چتا میں جل کر ساپت (ختم) ہوتی ہے ہے اتوں جو پتر کی پتی پتر یا کسی اور
بند ہو (رشتہ دار) کورن میں جانے سے کھائے جو کسی نہ صو کی ایسی شاندرست
پر آنسو بہائے۔ جو جھوٹے موہ میں پڑ کر اس دھرم کوٹی کے اور (موقع)
پر اپنے دل کی کزوری دکھائے وہ اس قابل نہیں کہ ابھینیو جیسا
دھرم دیر اس کو اپنی ماما یا استری بنائے۔

دیر چھڑائی کبھی دنیا کا موہ کرتی نہیں
ایسے اور پتر پتی سے پیار دہ کرتی نہیں
چھینک دیتی ہے سمر میں وہ کلبجہ کاٹ کر
دھرم سے ہٹی نہیں پتی پتر دہ کرتی نہیں

اگر آئے تو سب کچھ کر سکتی ہوں۔ مگر آج کا دن کاٹ کر کھاتا ہے۔ بد شکونی کا خیال
میرے صبر اور قرار کی لہجہ کی کوئی ٹیٹے لئے جاتا ہے۔

ایثار کرے تنگل کسی پرکار کی مانی نہ ہو
بوجھ سے دکھ سے کہیں دل کو گراں جانی نہ ہو
راہ میں کانٹے بھی ہوں تو پھول بن جائیں وہی
دیو جو پستی گھل میں انوکول بن جائیں وہی

اکھٹو پیار سی۔ ہار دک دنی! دکھ سے تم کیوں اتنی کا تر ہو رہی ہو؟ گلاب کی
چاکٹر لہجوں پر شہنشاہ کے قطرے ڈھلک رہے ہیں رسی تم رو رہی ہو! کیا یہ رونے کا
دوسرے! جاؤ پیار سی جاؤ! بھنسی خوشی اندر جاؤ! کوئی اچھا سا زرہ بکرت نکال کر یاد
اپنے نالک ہاتھوں سے میرے شکات و جسم پر بکاد۔ اور آئندہ کے ساتھ دن یا ترا
کے لئے مجھے بدار کرو۔

دیر چھترانی ہو تم اور دیر کی سنتان ہو

آریہ لانا نہ دھلا جاتی کا ابھیان ہو!

تم تو خود رن میں لڑو رن میں کش نالی ہو تم

ست و دھوار جن کی اور ابھیہ کی پیار سی ہو تم

اترا۔ پران پیار سے آج تک میں نے تمہیں کبھی ایسے کام سے نہیں لکھا دھرم
کشہتر کی پاترا کو جانتے کبھی نہیں ڈکا۔

نہ روکا ہے نہ روکوں گی کبھی اس دھرم سے تم کو

نہ بھولے سے ہٹاؤں گی کبھی شہ کرم سے تم کو!

مگر کچھ آج کا دن ہے کہ یہ دل ہاں نہیں کہتا

کتمہاں دن، کیجئے ہاتھوں میں دل میرے ہستی

ابھیہ نہیں تم پر ہستی ہو کہ میں چھتر کا دھرم کا تر نکال کر دوں!

اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ میں اپنی پرستگیا کو ہار کر جہنم کو جیکار کروں۔
اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ میدان جنگ سے منہ موڑ کر نزدیکی کا رستہ اختیار کروں؟
اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ بہادروں کی موت سے بھاگ کر میں جینے کے لئے جھوٹی
دنیا سے پیار کروں؟

اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ سینہ بلیج دشمن ہو کر گیدڑ پنے کا اظہار کروں؟
اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ میں دھرم کو شکست میں چھوڑ کر باپ کا ولی ہو کر کروں؟
اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ تم چاہتی ہو کہ میں کر تو یہ سے انکار کر کے اس لباس کے آئندہ سوچا کروں؟
اترا۔ نہیں۔

ابھینو۔ یہی تم اس میں سے کچھ بھی نہیں چاہتی تو سوچو منور کون کال نے
کس کو نہیں کھایا۔ اور کس کو نہیں کھا گیا۔ ویر چھتری کے لئے یہ زیبا ہے کہ کٹا اور
روگ گریست و مرض کا فکا سا ہو کر مٹاؤں میں نرم گدے ملیں پر جان کر یا یہ اچھا
ہے کہ دھرم چھتری میں بانوں (تیروں) کے شاندار پہننے پر اپنے پران دے دے

ہے خون جس میں چھتری کا مارنے سے وہ ڈرتا نہیں

سن میں مرا جو ویر چھروہ جھمٹا مڑتا نہیں

بھائیوں کے جو منشا پ کو ہرے میں اپنے پران دے

کیوں کر نہ اُس کا نام ہو کیوں کر نہ دنیا بان دے

زبانی کیا کروں کے اتیا چاروں (مظاہر) کو بھلا دیا۔؟

اترا۔ کہہ دوں کے اتیا چار۔؟

ابھی بیوی۔ میں اتنا چارہ ایک نہیں بچے شمار۔ ظلم ایک نہیں ہزار ہا سی سوتیلی ماما
 دھوپ کی کاسی میں ایمان۔ ضرب سے بھائیوں کو راج بھڑٹ کر کے پانچ گویاں
 پانچ سلاخوں کے پسے پانچ گاؤں دینے سے بھی انکار کرشن مہاراج کے نہی
 اپدیشوں کا ترسکار پھر دھرم کے خلاف شکر ام کی تیاری شکر ام کے اند دھوکا
 اور مسکاری چٹا جی کی غیر حاضری میں چکر بیہ کار چلا۔ اوندھنکرت برمان پائے ہوئے
 بیدار کو اس کا دوار پال بنانا۔

دھرم کی ہر ریت کیا آ زیت ہوتی جائے گی
 کیا ہمیشہ باپ کو ہی جیت ہوتی جائے گی
 سرشتی کی رچا اگر کچھ نیم کے اڈار ہے
 میں دکھاؤں گا کہ آخر باپ دل کی ہار ہے

اترا۔ (سوگت) سوگتی ہوں تو شکل نہیں روکتی تو شکل۔ دل کہتا ہے کہ کوئی
 انہونی بات نہ ہو جائے۔ ہم کہتا ہے کہ کیرتی (شہرت) پر داغ نہ آئے۔ اب میرا
 دھرم کیا ہوگا۔ یہی کہ تمام آنے والی مصیبتوں کے سامنے چھاتی کھول کر کھڑی ہو
 جاؤں کرویاں سہنے کیلئے پریت کے سامان کڑی ہو جاؤں بھگوان کی میری کھٹا
 کرینگے۔ میرے پلان آدھار کی رکھٹا کرینگے، میرے سہانگ کی رکھٹا
 کریں گے۔

نہ جانے اسے پر کھو منظور کیا کچھ آج تجھ کو ہے
 میرے اور لوگ کی بھی سہانگ کی بھی لاج تجھ کو ہے
 کہتا ہے اکی بھر دے بھیجتی ہوں پران پیارے کو
 سہارا دیکھو تم میرے جیون کے سہارے کو

ابھی بیوی۔ پیار کی کس سوچ میں پڑ گئی؟

اترا۔ تمہاری پرنگیا کی سوچ میں۔

ابھی بیوی۔ تو کیا پرنگیا چھوڑ کر میرا کہا کر لوں؟

اترا۔ نہیں۔ پران ناٹھ نہیں۔ اترا ناٹھ نہیں۔ بدی کرشن کھگوان بھی رہ گیا تو
 کو کہیں۔ سو رگ کا لالچ دے کہیدی دیتا لوگ بھی سرتب کے چھوڑنے کو کہیں
 تو ہے دیر تب بھی پرنگیا نہ توڑنا۔ کرکویہ نہ چھوڑنا۔
 میرے جیسی نیکڑوں ہی ناسواں مل جائیں گی
 جھوٹ کی خاطر ہزاروں پیاریاں مل جائیں گی
 گرم سے سنار کی سرداریاں مل جائیں گی
 گل بھی اور گلشن بھی اور گلکدیاں مل جائیں گی
 پر بڑے تب سے چھوٹے دھکول دہرم ہے
 دید آگیا میں ہیں تھنی اُن میں پر بل دہرم ہے
 اکھینو۔ پھر دیر ہے، اس دہرم کو پالنے کرنے کیلئے مجھے بد کرو۔ اور دنیا کو
 دکھا دو۔

دہرم ہے کیا چیز جو پرشوں کو بھی سکھائی ہیں
 ایسی ایسی دیر بھارت درشن کی محلائیں ہیں
 اترا۔ ایسا ہی ہوگا۔ دو ناٹھ ہیں اور دو ہی خوشی کے سامان۔ ایک ناٹھ میں جتنے
 مال۔ اور دوسرے ناٹھ میں جان۔ تم دن میں جیت جاؤ گے۔ ترپش مال کا
 ہاتھ حرکت کرے گا۔ تم کو مالا پہنا کے گا۔ تم سے بھیٹ رہی کو بڑھائی گی
 تم نے دیر چھتری کا دیر دہرم پالنے کرتے دن میں جان دیر کی تو اس دل کے
 اس سے پر دوسرا ناٹھ ملیگا۔ شریک چپا میں اوتا تاکہ بیکنہ میں تہا کے ساتھ آئیگا
 تہ پیاری جیتے مرتے پران پیارے سے جدا ہوگی
 جہاں تم پران چھوڑ دگے وہیں میری چپا ہوگی
 (سو بھدرا کا مہ داسیوں کے داخلہ)
 سو بھدرا۔ لال ہو تو ایا۔ پتر ہو تو ایا۔

سہ پوتہ دہی پوتہ جو پتروں کو بھی تارے

پرائوں کو گاندے نہ گھر بن کر جو ہارے

تکواروں سے تیروں سے نہ کچھ خوف و خطر ہو

سہ نور نگر وہ جسے پرن پیش نظر ہو!

داسی۔ ہاں سو ما دہی دہرم پرائوں ہے۔

تکوار کا ڈر ہو نہ جسے تیسرے کا ڈر ہو

ایام پلٹنے کا نہ قسمت پر کا ڈر ہو

سمن دہرم کو دہا سے جو دہر نہ چھوٹے چا

ہے مرد دہی اور دہی میرے سچا

اب بھئیو۔ مائیشوری کو پر نام

سو کچھ لڑا۔ پر جیسو سہ بیٹا۔ آج تمہاری پر گیا کو سکر میرے آنند وادانہ کی

سیاں نہیں۔ آج دودھ پوتر تھا۔ کدھ پوتر ہوئی جہنم پوتر ہوا۔ رک کر گراسی

نخوشی اور اتناہ کے ساتھ میرے رنج اور کردہ کی بھی حد نہیں۔

اب بھئیو۔ ماما۔ وہ کس لئے؟

سو کچھ لڑا۔ ایسی بھاری پر گیا کر لی اور ابھی رن اس میں کھڑے ہو۔ رن چھوڑ کر

دیر اس کو چھوڑ کر محلوں کے شرنگھار سن میں پڑے ہو۔

کر تو یہ ناد سن لو کب سے بجا رہا ہے

دیکھو جو پر نکلیا سے رن میں بنا رہا ہے

سگر پریم کو رکھو گئے تو پیل کو ہار دو گئے

اور پرن سر دئے پورا تر کھل کو تار دو گئے

اب بھئیو۔ ماما۔

سو کچھ لڑا۔ بس آگے مت کہو۔ میں سمجھتی ہوں۔ میں بھی استری ہوں۔ اس کو دھ

تہ کو میں بھی سمجھتی ہوں۔ شرانے سے کئی بات نہیں یہ پریم سمن کوئی نئی بات

ہیں۔ یہ بھی تمہارا فرض تھا جو پورا کر دیا۔ یہ بھی اردو غلنی کا ایک فرض تھا جو چکا
یا۔ پرتو جانتے ہو۔ اس سے بھی زیادہ ایک اور فرض ہے۔ ؟

بھینس۔ کلن سا ؛

سو بھدرا۔ دیر ماتا کا۔ ماما کے دودھ کا۔ سہ

ادھر مٹا ادھر مٹنا کہو اب پیار کس کا ہے

یلا دا ہے یہ دونوں کا کہو سو نیکار کس کا ہے !

اگر تم ہار کر آئے تو سمجھو آن کھودی خہنہ !

د جئے پا کریدی آئے تو یہ ماما کی گردی ہے !

اچھینیو۔ تمہاری گردی ہے یا پرستوی ماما کی گردی ہے سہ

دھرم ہیں دونوں ہی دو کھیل یہ تقدیر کے

مارنا مرننا یہی دو کام ہیں رن دھیر سکے !

سو بھدرا۔ تو جاؤ بیٹا جلدی جاؤ۔ سہ

کور دوں کو مار کر رکھنا کرو پنج دلش کی

پران یہ جب تک رہیں مانی نہ ہو ادیش کی

دلش انیا سے سے چھوٹے نیائے کا پرچار ہو

دہل دلش تم کہ لے جاتی کا بیڑا پار ہو

اچھینیو۔ ایسا ہی جگا ماما اب ہی ہوگا۔ سہ

آنکھوں میں ہے حیا یہ کا اور شرم حیا میں

اور غواہشیں پابند ہیں ارمان قضا میں

ہوئی نہ کمی باپ کے کھنڈن میں درابھی

حرب تک کہ ہے یل قبضہ انداز واد میں

سو بھدرا۔ بیٹا یہ نہ سمجھنا کہ میں زردی ماما ہو کر نہیں میدان جنگ میں بھیج

نہ کاہوں کوئی بتا پتر کیلئے بلا نہیں جلاتی۔ کس ماما میں اولاد کی ممتا نہیں

ہوتی؟ پرنتو دیر ماتا کا دھرم بھی ہے کہ سوارتھ کے لئے پتر کو جئے۔ دھرم کے لئے پتر کو
پالے۔ اور سن کے لئے پتر کا بیدان کرے۔

ابھینو۔ تو پتر کا بھی یہی دھرم ہے کہ ماما اور پتا کے لئے جنم لے۔ سوارتھ کے لئے
پتر اور پر سوارتھ کے لئے مرے۔

دیں جان۔ سن میں دھرم کی آشاؤں کے لئے
کی موت اس سے اچھی ہے۔ یو دھاؤں کے لئے
سو کھدرا۔ تو۔ ماما اور بھائی چکانے کے لئے دھرم کا راج تھا پت کر کے
عل اور انسان کا ڈنگہ بکانے کے لئے۔ مگر کاٹھنی آری جاتی کواد پراٹھانے کے
لئے اور منشی دہم کو کچن بنانے کے لئے۔

لو تمہیں دیتی ہوں جس آگے بڑھو اپنا ہار لو
دشمنوں کے ناش کو۔ یہ میری تلوار۔
ساکھ ہی آسیں۔ اور دشمن کا کھن کر دو
دلوہ میں دشمن کے جا کر۔ پاپ کا کھن کر دو
ابھینو۔ (تو لے لیکر) میری بھیا۔ اور آپا کی تلوار۔ ماما آپا کی سو گند کھا کر کتا ہوں

سے

اڑے گا۔ سن میں دامن دشمنوں کا دھجیاں ہو کر
جلا دے گی۔ رپو کو۔ تیغ یہ آتش زباں ہو کر
نخا لے کرے گی۔ برتن سہی یہ درختاں ہو کر
اجاڑے گی۔ رپو کے باغ کو۔ دور خسزاں ہو کر
اٹھے گی۔ صطرت تلوار یہ اندھیر کر دے گا
لو میں۔ شے تیر میں گئے سردوں کا ڈھیر کر دیگی

سو کھدرا۔ تم نے سب کچھ کہہ دیا۔ اور میں نے سب کچھ سن لیا۔ مگر ٹیا کہیں
پانڈو دل کی ہنسی نہ کرانا۔

جاں کو عزیز جان کے پڑنا نہ لو بھ میں
 کرنا نہ خوف آن کے دشمن کے رعب میں
 کرتوہ جھڑ پیٹھ دکھانا نہ یدھ میں
 ارجمین کی دیرتا کو ہنسنا نہ یدھ میں
 بھنیو کیا اتنے پر بھی آپ کو میرے دل اور گھر کے کاوشاں نہیں ہوا۔ ۷۵

جو کہ چھتری ہیں نہیں پرین سے پھر کرتے ہیں
 بات کے واسطے مرتے ہیں شاکر تے ہیں
 غم سب شیر کی عارت کے ہوا کرتے ہیں
 کہہ جو دیتے ہیں زباں سے لاکیا کرتے ہیں
 ہار کر آئے جو صورت کو دکھانے کے لئے
 انگل میں زندہ ہے وہ دشت جلا کیلئے
 سو کھلایا۔ تو جاؤ بیٹا شوق سے جاؤ۔ دشمنوں پر فتح پاؤ۔ سنار میں لیش (شہرت)
 کو دیپاؤ۔ ۷۶

کیا تیغ میں ہیں جو سر میدان میں دکھا دو
 جلتے ہوئے شرارے اس خاک سے اٹھا دو
 شتر کی سازشوں کے خرمین جو ہیں ملا دو
 بھولے ہوئے نسانے دنیا کو پھر سنا دو
 تلوار لے کے اترورن میں دلیر ہو کر
 دشمن کی بوٹی بوٹی کھا جاؤ شیر ہو کر
 اب بھنیو۔ میری رگوں میں ارجمین کا خون اگر رواں ہے
 چھتری پتے کا دل میں کچھ دلوں نہاں ہے
 بڑا لگا ننگ میں ہرگز نہ آبرو میں
 دیکھو گی لاش میری تم تیرتی لہو میں

گاتاں (سب کا مشترکہ)

واسیاں۔ یہی دیر وردوں کا دھرم ایک ہے سچا
 رن میں نہیں پیٹھ دکھائے کبھی جھڑائی کا بچہ نہ ہی دیر وردوں
 سو بکھڑا۔ ہے دھرم دیر دھرم جو پالے

جو جنتی عیار اتار کشت کوٹالے۔ یہی دیر
 آؤ۔ ہے دھنیہ پتی جو پت پتروں کی راکھے

دجئی ہو کر آئے یا مرتیو امرت چاکھے۔ یہی دیر
 سو بکھڑا۔ نہیں کرے اکارتھ دردہ کبھی جنتی کا

بن کر دکھلائے بگت ماتر و مجبومی کا۔ یہی دیر
 ابھینیو۔ یہ نیوں پران نہیں مات آن سے بڑھ کر

جانوں پتروں کی لاج جان سے بڑھ کر
 سب۔ یہی دیر وردوں کا ایک دھرم ہے سچا
 ابھینیو۔ اسی کے ہی بل سے رکھوں گہ عزت میں باپ کی
 بردان دیو کا ہے یہ تلوار آپ کی
 (میان سے مکران کا لٹا۔ ٹیبلہ پر)

ڈراپ

ایکٹ دوسرا

سین پیرا

تظارہ راستہ

(یہ منظر - جیم - مکمل و سمد لو کا پرولش)
 باتیں کرتے ہوئے

یہ منظر - یہی میری بھول ہے اور خوفناک بھول ہے ۔
 جیم - مات میری بات بھی معقول ہے ۔

مکمل - اہم تینوں بھائی ... رن میں جا سکتے ہیں ۔ ابھی تو کو وقت پر سہا سہا پہنچا سکتے ہیں
 یہ منظر - یہ بھی جانتے ہو کہ چکر پودہ کے کھیرا پٹے (دوار پر کھڑا ہے)
 سمد لو - کوئی بھی ہو ۔ دوار پر کسی کا بھی راج ہو جیم کے روت ہوں یا خودیم
 راج ہوں ۔

یہ منظر - وہ ہم چاند کے خون کا پیاسا زندہ ہوراج ہے جس کے ساتھ پہلی ٹکر
 کھانی پڑے گی ۔ اور نا چارہ نہ است اور شانی پڑے گی ۔

بھیا ہے میں نے بھول کی ارجن گمار کو

ڈالا ہے اگر گنڈ میں گس نہ بہا - کو

بے ٹکر ہو کے بیڑنا بے کار ہے بھلیں

اوارہ گی نہ اس کی تو دھکار ہے بھلیں

سمد لو - مات آپ اس چھوٹے سے بال کو کیا سمجھتے ہیں ۔

نکل۔ آندھی۔

بھیم۔ طوفان

نکل۔ یاد دہنا ہے

آٹھ کاجب وہ بندہ میں طوفان کی طرح
کر دے گارن کو صاف وہ میدان کی طرح
ڈٹ جائیگا سمر میں جو بلوان کی طرح
شکر کو چھید ڈالے گا وہ بان کی طرح!
اُس کو نہ بال سمجھیے فولاد سمجھیے!
بچہ نہیں بڑوں کا بھی استاد سمجھیے۔

یہ مشنر۔ تو بھی اکیلا چنا کو کر۔ اچھل کر۔ تڑپ کر بھاڑ کو نہیں بھوڑ سکتا۔
سہیل پو۔ بھوڑ سکتا ہے جس طرح ہوا کا ذرا سا جھونکا بدل کے بنے ہوئے چتر کار
کو تڑ سکتا ہے۔ اسی طرح سولہ برس کا چھوٹا سا بیر ایسے ایسے چکر۔ بیروہ کے
دستار کو توڑ سکتا ہے۔

بہا سیلاب بن کر تو ہزاروں کو بہا دے گا
وہ جام مرگ اک اک دشمن جاں کو بلا دے گا
وہ چھوٹا ہے بڑوں کے سے مگر جو ہر دکھا دیگا
اکیلا ایک ابھنیو ہی لا کھول کو مٹا دے گا!
ذرا سا اک چنگا آگ کا طر من میں بیٹھے گا!
وہ گولی سی نکل کر سینہ دشمن میں بیٹھیکا!

یہ مشنر۔ جب گزشتہ واقعات میری درشتی (نگاہوں) کے آگے آتے ہیں۔ تو دل
اور جگر دو تو مارے محوون کے کھر کھراتے ہیں۔

بھیم۔ وہ کس لئے۔

یہ مشنر۔ اس لئے کہ غلاطت کا بھرا ہوا برتن پھوٹ کر بھی غلاطت بکھیرتا ہے

پانی کو ہے سدا ہی محبت نشیب کی

اس سے چاہیں نہ چال عدو کچھ فریب کی

بھیم بگڑا اس پاپ منٹلی یوں نہ دن آچار یہ جیسا ایک آدھ دھڑا تھا بھی موجد
ہے نہ اک بھی نہ ہم کہ مخالف بدھ نہیں کریں گے۔ نیتی کوتیا اس کر کو دوں کا سوار تھ
(مطلب) سدھ نہیں کریں گے۔

بدھ شستر۔ تو بھی خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھنا ہمارا فرض نہیں۔

بھیم۔ پھر کس بات کی انتظار ہے۔ مگر کس لیے۔ ہمتی راٹھائی ہے۔ دیوہ کی طرف
لپک کر آئیے۔ بھگو ان کو منظور ہے تو اسے برا بھنیہ کو امداد پہنچا دینگے۔ وہ
چکر پھنس بھی گیا۔ تو حیات نکال کر لا کیں گے۔

سہ دیو۔ چلئے۔

نکل۔ دم بڑھائیے۔

(جانا سب کا)

ایک ٹ دوسرا
سین دوسرا

نظارۂ چکر بیروہ

(چکر بیروہ کے صدر دروازے پر سندھ کے راجہ جید رتھ کا دکھائی دینا)
جید رتھ۔ کہا ہے کہ

دکھو کی ہوتی ہے کبھی سکھ کی گھڑی ہوتی ہے
 دن بڑے ہیں تو کبھی رات بڑی ہوتی ہے
 آج تک لمبہ جو ہوتی تھی سمہاری ہوئی !
 ہو گئی بھر پور مرادوں سے ہماری جھوٹی

آج ارجن سنگھوں سے پردہ کر رہا ہے۔ آج میرا کال آنکھوں سے اوجھل ہے آج
 باقی چاروں کا کال بنوں گا۔ بھگوان سنگھ کا بردان ہے۔ ارجن کو چھوڑ کر باقی
 کا لہو پینے کو میرا بان نکلیں گے۔ آج رات کی دلی ہوئی حسرتیں نکالوں گا یہ شہر
 جہیم۔ نکلے سارے سہیلو چاروں کو مٹا کر چاروں دشمنوں پر اپنا قبضہ جانوں گا۔
 آج مجھے باپ آتما پانڈوؤں پر فتنہ کی سے لیش کی پراپتی ہوگی۔ آج بھارت
 کے گھور سنگرام کی سماپتی ہوگی۔

نیرتے دیکھوں گا چاروں دہرہ لو کی دھار میں
 چار سر ہیں چار ہی آئیں گے پھل تلوار میں
 تیردتر کش کے دکھاؤں آج۔ ن میں وہ کمال
 دشمنوں کے اڑ کے دل خود آنگلیں سو۔ نار میں
 (ابھینیکا پرولیش)

ابھینیکا۔ کس لئے پالشٹ ہے تو اس قدر انہیکا میں
 دھرم بل اتنا کہاں آک دھشت اور بیکار میں
 آگیا ہے کال تیری جان ہننے کے لئے
 اور جی ملے آک گھڑی یا دو گھڑی سنداریں
 جید رہتے۔ مٹھی بھر پوروں کا پکشی دلا رہا اور شاہین کے لئے۔ بالک اور
 پردہ پر دین کے سامنے۔

تو ہمارے سامنے کیا شیر اور گیدڑ کا میل :
 تو ابھی نادان ہے جا جا ابھی بچوں میں کھیل

کھانے پینے کے تیرے دن نہیں رہیں آئی کے سر
 بال پن کی اس ادھتھا پرارے جا رہے ہیں
 ابھینو۔ ہاں بال ہوں۔ لیکن تیرے جیسے موزیوں کا کال ہوں
 ابھی معلوم ہو جاتے گا کاتر ہے کہ یو دہا ہے
 لٹا بل میں تیرے بچہ نہیں ہے جان لیا ہے
 تیرے جیسے ہی بدکاروں کا مجھ کو انت کرتا ہے
 دکھائے گا مجھے خیر تو ہی خیر کا پیاسا ہے
 جید رکھو۔ ارے جا جا۔ میٹرے کی اولاد۔
 جا پھیر کر نہ دشت تو بیروں کے سنگ میں
 کیا کام ہے خیر کا میدان جنگ میں
 ہجڑوں کا ناصح یہ نہیں بھومی سمر کی ہے
 کچھ کھیل یہ نہیں ہے کوئی بشر کی ہے
 ابھینو۔ پانی میں ڈوب کر میٹرے کے ہاتھوں اپنا نت (ذیل) ہونے
 والے میٹرے سے جیون دان لینے والے ڈوب مر۔
 دافع اس اہان کا اب تک بھی پیشانی میں ہے
 اس قدر ذلت اٹھا کر پھر بھی جولاہی میں ہے
 دیکھ لی میٹروں نے تیری ویرتا اور دھیرتا
 دیکھتا ہوں میں بھی اب کتنے سے تو پانی میں ہے
 جید رکھو۔ اوہو۔ تو اور میل پانی دیکھے۔ معلوم ہوتا ہے تنکے کی موت نے اسکو
 بگولے کے آگے میں ڈال دیا ہے۔ مور کو جان کر گروالوں نے گھرے ہانہ رکال دیا ہے

اب نہیں صورت کوئی بچ کر نکلنے کے لئے
 ارے کے دانہ آگیا بھٹی میں جلنے کے لئے

چین سے بیٹھی ہوئی مٹی میان میں ٹوٹنے لگی
 کر دیا شمشیر کو بھور چلنے کے لئے
 ابھینو۔ اسے باپ کے ساتھی۔ دروہ کے پیش پانی۔ دھرم گھاتی بٹھا
 نہیں آتی۔ جا جا۔ انیا کی کودوں کے دربان۔ اپنی حیثیت کو بچان سے
 ذلت اور بدنامی سنگرمول لیتے ہیں !
 تیرے جیسے شریفوں سے اسے شرمول لیتے ہیں
 بدلتے ہیں دھرم کا رتن پالپوں سے تیرے جیسے
 کہ دے کر تہمتی ہیرے کو پتھر مول لیتے ہیں
 جید رتھ نہیں بلکہ تلوار کے جوہر دکھا کر تیرے جیسے کم عقل بچوں کے پران
 مول لیتے ہیں۔ ۵

اسی کے ہاتھ میں میدان ہے تلوار میں کی ہے
 جو مرنے کی تیری مرضی ہے تو پھر دیر کس کی ہے
 دولتوں کی بڑائی ہوتی ہے۔ کشتی میں جید رتھ۔ بیہوش ہو کر
 (گرتا ہے)۔ ابھینو۔ اس کی چھاتی پر چڑھ جاتا ہے
 ابھینو۔ ۵ پرستی ہے زانے بھر کی ذلت دھرم گھاتی پر
 ہے نیچے باپ اور بیٹا ملو ابھے دھرم چھاتی پر
 زبان کی بھٹی سے گرم گرم شعلوں کو برساتے والے دھورت بول اور بتا
 کیا اور جیسی کچھ بچوں کا کھیل باقی ہے۔ ویرتا کی تہی میں غرور کا تیل باقی ہے
 اب دلا در کی کسے انداز کیوں نہیں دکھاتے ؟ اب وہ زہر کے پیرے ہوئے
 بول کیوں زبان پر نہیں آتے ؟ جی میں آتا ہے کہ دلا سا چرکا لگا دوں۔
 اس ذیل مہستی کو ذیل جسم سے نکال کر ذلت کے نرک میں پھینا دوں۔ مگر
 نہیں۔ بیہوش کے پران لینا دیروں کی شان کے ثایاں نہیں۔ اس میں چھری
 دھرم کا اپکان ہے۔ مان نہیں۔ جا جا۔ تجھے (چھاتی پر سے ہٹا کر) اسی

(حالت) میں چھوڑتا ہوں۔ اور اب چل کر کپڑے روپیہ کی رچا کو توڑتا ہوں۔

دعا کی رکھشا کا تھا بازو تو ہی جوٹ گیا
ایک ٹھوکر سے اسی پتھر راستے کا ہٹ گیا
{ اچھینو دیہ کے اندر داخل ہوتا ہے۔ جید رتھ ہوش میں
آتا ہے۔ اور اپنی کمزوری پر شرمندہ ہوتا ہے }
جید رتھ۔ اتنا بڑا بھیاں تک اور مضبوط ہمارے بہت نسیم سحری کے جھونکے
سے چلا کھان ہو گیا۔ ایک دلا در کیسری کا ایک بالک کے ہاتھوں پر پان ہو گیا جید رتھ۔
جید رتھ۔ آج تیری ساری دیر تا فاک میں مل گئی۔ نہیں۔ نہیں۔ کو رو دیر تا کی بنی دہل
گئی۔ مجھے مورچہ چھت کیا۔ میرا سبب نہیں اتارا۔ میرے جیسے خونخوار دشمن کو جان
سے نہیں مارا زحمت قسمتی کے آثار۔ حماقت کا اظہار۔ دلہ کے کاندہ پر دلش کر گیا
تو دہری مارا جائیگا۔ پنج کر نکل آئیگا۔ تو میرے ہاتھوں جہنم میں جائیگا۔ کچھ
بھی ہو۔ جیت ہمارے ہوگی۔

غار میں شیروں کی پھنس کر کیا نکل جائے گا وہ
پتھ کی انگلی میں اک ٹنکا سا جل جائیگا وہ
اک ذرا سہی جان کی ادھات کیا میدان میں
ہاں ہو جائیگا کھڈن اک ذرا سے بان میں
جید رتھ۔ جید رتھ ہوش کی دعا سے۔ سمجھ کی بات کر۔ ایک محسن کے ساتھ یہ
سوک ہا کی ایک سفرین چھتری۔ ایک سچا ویر۔ ایک غیرت مند یو دھا دشمن کے
ساتھ اس سے بھی زیادہ شریفانہ برتاؤ کر سکتا ہے۔ کار پرش ہی سو کے
اکھٹوا مورچہ چھت دشمن پہدار کرتے ہیں۔ سچے بہادر ایسی دلیل لڑائی سے
انکار کرتے ہیں۔ بے شک۔ اچھینو تو سچا دیر ہے۔ جس کو جی پر تو نے جہنم لیا
اس کی مسرت جاگ جائیگی۔ جس جاتی میں تیرا پردیش ہو اس جاتی سے کڑی

بھاگ جائیگی۔ (سوچ کر) تو بیشک دیر ہے آبرو دار سے۔ مگر بچہ ہے مری
 طاریاں بدھ کی بیجی کو جاننے سے لاچار ہیں۔ دیا۔ مرد دت۔ کاٹھ۔ طرفداری
 بدھوں کے نہیں۔ سادہ ہوتا تھاؤں کے مہتمیار ہیں۔ میں تیرے اس تیرا
 سے گپھل کرتی چال میں نہیں آسکتا۔ سنگدل سپاہی کا دل بیسوا کے تال
 میں نہیں آسکتا۔ جا جا۔ میں تیرے اس برتاؤ کو نفرت کے ساتھ ٹھکرتا ہوں
 دوسرا مقام کی تلوار کو تیرا ہونے کی بدھی سمجھتا ہوں سے

چھوڑنا دشمن کو لگھوتائی ہے۔ پھر بھوتائی نہیں

سانپ کے بچے پہ کرنا رحم۔ دانائی نہیں

چل سندھ راج۔ چل اور دیوہ کے ٹوٹے ہوئے دھار کا سارک اور اس
 وقت کا بے صبری نے ساتھ انتظار کر جب کہ موت کی آندھی تیرے
 لٹکا رکھا اگر تیرے جہتوں میں لے آئے۔ اور تو اپنی مورچھا کا بدلہ چکائے

ٹوٹے ہوئے مقام کو جوڑ دیتا ہے دیوہ
 { کسا اندر بنی حصہ نظر آتا ہے۔ ابھینو تلوار
 لئے گرجتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ }

ابھینو۔ دھرم کی جے۔ بدھ شٹر کی جے۔ پانڈوؤں کی جے۔

دامن ہے ہاتھ میں تو گریباں بھی ہاتھ میں

تلوار ہاتھ میں ہے تو سیدیاں بھی ہاتھ میں

(درون آچار پہ کا دکھائی دینا)

میرے سامنے نن دیا کا آنتاب وہی گورو درملن آچار پہ۔ پرنام گورو
 پرنام (پرنام کے لئے ایک ہکا سا تیر چہلوں میں چھوڑتا ہے)

ویر ہی پہچانتا ہے ویر کے اعزاز کو

تیرے ہی دھرم ہے پرنام تیرا انداز کو

درون۔ کون۔ ارجن کا پہار بدھ میں آچار پہ کہ پرنام اور وہ بھی تیرے

یہی آشا ہے تیرے بیسے چکے پیرے ۔

ارپن چرن میں بان بہ تیرا ہی کام ہے

آچار یہ کاسنمان یہ تیرا ہی کام ہے

ابھنیو گورو۔ سنبھالئے تیر ترکش سے نکالئے ۔ شاعر دوں کے حوصلے دیکھ

لئے ۔ اب ان کی نشان کے بھی کرشمے دیکھئے ۔

دکھو بڑوں کا چھوٹوں کا اب پیار دیکھ لو

دیکھا ہے تیل تیل کی اب بھار دیکھ لو

آپ ہاتھ نہیں ملاتے ۔ دست درمختیار نہیں اٹھاتے ۔

ورون ۔ بیٹا ۔ میں تمہیں دیوہ سے جان بچا کر بھاگ نکالنے کی صلاح دوں گا۔

جان کی کشل چاہتے ہو تو فوراً نکلی جاؤ۔ جاؤ بیٹا اپنی جان بچاؤ۔

ابھنیو۔ بدھ میں جانا اور جان کو بچانا ۔

یو دھ کبھی گھسان کا پرداہ نہیں کرتے

جاننا نہ کبھی جان کی پرداہ نہیں کرتے

چلنے کی چتا دیر کو ہے پھہ کی بھومی

مرنے کو وہ شمشان کی پرداہ نہیں کرتے

ورون ۔ سوگت ۔

دھوکے کا جان بچایا تھا کپشتی کوئی اور پھینا نیکو

لیکن مرتیو نے تاک لیا کپشتی کوئی اور نشانیکو

تھی آتش اخوند کوئی دل میں مارتا تو دشت کوئی مارتا

برنامی تو مہبت میں تھی بال تہیا اموی پہانے کو

ابھنیو۔ گورو دیو۔ آپ گہر لگئے۔ بچا گئے۔ یا کسی خبا (مکر) کے دبا دیں گئے

ورون ۔ ہاں ایک بچے کے سامنے بوڑھے کی ویرتا بانی ہوگئی۔ ایک بال

(بچے) کا بال نیکا ہوا۔ تو سمجھو دھرم کی ہانی ہوگئی ؛

ابھینو۔ آپ گورو ہو کر کیوں بدھ بنتی کے وردھ (خلاق) مل رہے ہیں؟
 درون۔ ہر وہ چاہیے جس نے اپنے آپ کو پرگٹ (ظاہر) بھی کر دیا
 ہے۔ جس مطلب کے لئے میں نے دیوہ زمان کیا اسی مطلب کے لئے...
 بس آگے نہیں کہوں گا۔

ابھینو۔ نہیں کہو۔ گورو دیو ضرور کہو۔

درون۔ تو جائ۔ بال ہتیا کا دوش مجھے نہ لگاؤ۔

ابھینو۔ تم بھی برہم ہتیا کا مجھے دوشی نہ بناؤ۔

آپ جس کو حید سمجھے ہو وہ حید انداز ہے

یہ نہیں بالک کا پنجہ چنگل شہباز ہے

تیر ہیں یہ گوروں کی جان لینے کے لئے

یہ نہیں ہیں برہمن کے پران لینے کے لئے

درون۔ ارہن کمار میں پھرکتا ہوں کہ اس بھیم سنگرام کے گھور اندھکار
 سے نکل جاؤ۔

ابھینو۔ اس اندھکار لشکر کو کاٹنے کے لئے دیر تا کے آسمان کا شہسوار بان

رونی شجاعوں کو لیکر آگیا آپ اس کے سامنے سے مہٹ بواز، میں ہاتھ

جوڑ کر گتیا ہوں منت سا جٹ سے کہتا ہوں۔ میرے وار کو بچاؤ میں اپنے

تیروں کو تمہارے پوتے فرخ کا گنہگار نہیں بنا سکتا، آپ لاکھ دشمن کے طرفدار

ہیں۔ تو بھی میں آپ کو اپنے انتقام کا قسار نہیں بنا سکتا۔

۵

شرمندہ اس کرم سے نہ کیوں یہ تیر ہے

عزت میں آپ کی یہ کہاں گوشہ گیر ہے

مشکل سے لاکھنا اسے اک دھرم دیر کو

یہ بیخ میں جو دھرم کی کھینچی لکیر ہے

درون - خود سے

پہنا اور سر کھٹن ہے پرنگیا کی راہ سے
مشرمندہ دل اور دھڑے دھڑم کی نگاہ سے
ہے ہر شگون تو یہی ہاں کہ ہے سانس
بچنا بھی ہو تو کس طرح ایسے گناہ سے

اچھینو۔ کیوں گورو کس کا انتظار ہے!

درون - تمہاری اٹھتی جوانی کا وچار ہے۔ پرنگیا افسوسناک رہے!

اپنشد اور پیا لوز کی جی ہے یہی پکار

دیو دیو کی آگیا میں بھی کہتی ہیں بار بار

خاری پہ لاکھ ویراٹھانا نہ زینہار

نچے یہ اور بوٹھے پہ کرنا کبھی نہ وار

متر ہر شے ہو سنا منے بس چاہے ہم ہی

بارک کی جان جا بگی شکوہ ہے یہی

اچھینو۔ آپ کے دل میں۔ ایک سا ہی کے دل میں پاپیوں سے یہ سالار کے

دل میں دشمن کیلئے یہ دیا کہاں سے آگئی؟

درون - بیٹا میں سمر میں تم لوگوں کو دشمن سمجھتا ہوں گھر میں نہیں

اچھینو۔ یہ بھی تو کمر بھومی ہے گھر نہیں۔

درون - اسی لئے تو میں منہ پرنگیا کی ہے کہ آج دیوہ میں کسی نہ کسی پانڈو

ویر کا مرل ہو گا۔

اچھینو۔ اور میں نے بھی اسی لئے پرنگیا کی ہے کہ آج آپ کا دیوہ کھٹن

ہو گا۔

ہو چکا ہے پریم کا بھی دھرم کا سماد بھی

دیکھ لی اب تو دیا اور حق لیا ارشاد بھی

یا سکھائی مجھ کو مرنا یا طرح یہ سیکھ لیں

رن کشل بھی آ پاپ ہیں پتروں کے ہیں تاد بھی

درو ن - کیا اسی مہٹ پر اڑا ہے۔

ابھینیو۔ سیوک سامنے کھڑا ہے۔ ہاں تیار ہو جائے ۹

نکل کر دھرم بندھن سے سر میدان آتے ہیں

سنجی جاؤ کہ ترکش سے نکل کر بان آتے ہیں

(ابھینیو کا بان چلانا کیے لبد دیکرے)

درو ن - (سوگت) یہ کیا ہو رہا ہے ، کاشی ہر رگ دریشے میں سمار ہی ہے

پیدھ کرنیکا اتاہ آگے بڑھتا ہے ، تو دھرم کی نہ خیر اس کو کہینچ کر پیچے لاری ہے

سائوں میں ایک آواز ہے ۔ جو پیدھ کو دھرم کے خلاف ہونیکا اعلان کر رہی

ہے ۔ آنکھوں میں ایکار دشتی ہے ۔ جو پاپ اندھکار میں گرنے سے سادھن

کر رہی ہے ۔ ۹

دھرم گمانی پریش پڑ کر لوبھ میں کھوتا نہیں

دھرم کے دپدیٹ پیدھ ہوتا نہیں ہوتا نہیں

(درون آچلیہ کا جانا)

ابھینیو۔ ۹ میری مہمت کا لشر تھا مہا تو خون شاہ رگ سے

بڑی جو سب سے کٹو کر تھی ہوئی تے دربار سے

قلیدہ میں جیت ہے میری کمر میں جیت ہے میری

ادھر بھی جیت ہے میری ادھر بھی جیت ہے میری

(ادھر ادھر سے چکر کو توڑتا اور مارتا کرتا ہوا نکلتا ہے)

اب اس جہاں در آ چاری جہاں چندال در یو دھن کو کان سے پکڑ کر انستی کی

غار سے نکالو لگا ۔ پیچے اس جگر کی لپٹیاں توڑوں ۔ پیچے اس کے انگ انگ کو

چوڑوں ۔ وہ نہیں پاتا ۔ کہاں ہے کہاں ہے نکل

دشٹ سامنے آ - ۵

چاند کے آگے کہاں اب روشنی تاروں میں ہے
مست بھرتا شیر یہ ستیاری کی غلوں میں ہے
دن دہاڑے لٹ رہا ہے زوریا پی بکیش کا!
آئے نکلنے اور بھی گر کوئی جہازوں میں ہے
(دو شاسن کا داخل ہونا)

دو شاسن - آگئی - آگئی - کبھی کبھی کڑی سے جالے میں آگیا آگیا چاند لے ہیں
ابھمنیو - ہاں ہاں آگیا آگیا شیر کا بچہ ہاتھوں کے سموہ میں آگیا کوروں کا دشمن
کوروں کے دیوہ میں - ۵

بچہ نہیں ہے رنگ ہے پھوٹا شباب کا
شرمندہ منہ پہ بوجھ دھرو آب نقاب کا!
دشٹوں کی کے غار سے بھاگو نہیں تو اب
تم پر پڑ یگا صبر میرے اضطراب کا

دو شاسن - تو راسی جان - اور بکواس کا آنا پڑا طوفان - سرٹ جانا دان ۵
بات تھی ہوتا جواں - کیا وار ہو نادان پر
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے ذرا سی جان پر
ابھمنیو - یہ ہاتھ اٹھاتے ؛ یہ توڑ دینے کے لائی ہاتھ اٹھاتے ؛ ۵

یہ ہی تو لاکھ ہیں اسٹے جو دھرم والوں پر
یہ ہی تو لاکھ پڑے تھے سستی کے بالوں پر
یہ ہی تو لاکھ ہیں کینچا تھا چیرا بلا کا!
انہیں کو کینچوں کا تیرا پورا در بھالوں پر

دو شاسن - شرم کرنے پر شرم کر
ابھمنیو - شرم کروں میں پاؤ - اسے شرم مار شرم ہے تو ڈوب مرس ۵

مہا یوں کے برابر تھے جنہیں تنگ کیا تھا
ماتا کے برابر تھی جسے تنگ کیا تھا
وہ تیرا زمانہ تھا اب ہے ان کا زمانہ
جو مر گئے کہتا ہے وہ خود ہے زمانہ

دو شا سن ۔ دیکھوں تو ذرا تیرا خوش سردانہ
اب بھینو ۔ اسے رسوائے زمانہ

دو نوڑتے ہیں دیر تک لڑنے کے بعد ابھینو
آخر کشتی میں دو شا سن کو بچا کر اسکی چھاتی پر چڑھ جاتا ہے

یہ بچہ شیر کا ہے دیکھ لے باقی پر بیٹھا ہے

ہے بیٹا دروید کی کاہن تیری چھاتی پر بیٹھا ہے

سبھی تھے ماتھے تیرے یہ کسی اہل کی ساڑھی پر

بندھے ہیں ماتھے دو نوڑتے ہی اب تیری گچھاڑ کی پر

دربانی کیا نکال دوں؟ آنکھیں نکال دوں یا جان ۔ ماتھے توڑ دوں یا بھیمان

تھا کیا کبھی پھر بھی کسی رجسولا۔ اہل کو بالوں سے گھسیٹ کر پامپوں کی سجائیوں سے

کا؟ کیا پھر بھی کبھی اہل کی لاج اتار دے گئے اسکے چیر کے ماتھے پر ہائے

کا؟ کیا پھر بھی کبھی بھائی کی بھاؤ جا کو واسی کے نام سے بلائیگا؟ کیا پھر بھی

کبھی درآ چارپوں کے اٹھے سے پر ناچ کر چھتری کل کو کلنگ لگا لے گا۔

اب تباہیوں بھاڑ میں دانہ اچھل کر رہ گیا

اب تباہیوں خوش پر دانہ سا جلی کر رہ گیا

جان لے لیتا کہ نیک انسان کا دشمن ہے تو

بھجورتا پر اس لئے ہوں بھیم کا بھونچا ہے تو

(لات سے دو شا سن کو ایک طرف پھینک دیتا ہے)

اب بھینو ۔

شیر الیے گیدڑوں کے خون پر اب پل گیا
زخم بن کر رو رہے دشمن کدھر قاتل گیا
کر چکا ہوں سو بڑے چوٹی کے یو دھاؤنگو زیر
سبوح حق جسکی تجھے وہ دشت جن بھی مل گیا
(دریودھن کو سامنے دیکھتا ہے)

دریودھن - (داخل ہو کر) میں کیا دیکھتا ہوں۔ موسم کا کھلونہ آگ کیا کر چکی
ہو۔ اچھینو۔ اچھینو کیوں جوانی کے بچوں کو بے رحمی کی مٹھی میں دبا رہا ہے کیوں ناحق
اپنی جان کو گنوا رہا ہے۔

پھر یہی ہے رن میں منہ کھولے لبتا تلوار کی
دیکھو چیدھیا دئے نہ آئیں گے کوہک تلوار کی
اچھینو۔ چاچا صاحب! تلوار سے اسکو ڈرا لے جس نے تلوار کا منہ نہ دیکھا ہو اور
میں تو تیار ہیں چیدا ہوا تلواروں میں پل۔ اور اب تلواروں میں مروں گا!

پونچے لو تم بھی پسینہ اب ہوا سے تیر سے
سب کے دل ٹھنڈے کئے آپ دم شمشیر سے

دریودھن - اس چکر کا چکر ٹیڑھا کھیر ہے
اچھینو۔ تم نے تو چار جن کی غیر حاضری میں چکر دیوہ رہا یا۔ شاید ہی جی میں
آیا کہ اسی پیٹ میں سب کو باندھ لوں گا۔ نگرہ درکھو۔

بھوجن ہے ہر پاپا ہی تمہارے سپاہ کا
ار میں ہے ہر سپاہی ہمارے سپاہ کا
کچھ ہے دھانسی میں زور تھا تو نہیں بان لو
مرے کا مشوق ہے تو چلو تیغ تان لو

دریودھن - تو کیا تجھ سے لڑنے کا ہی مشوق ہے؟
اچھینو۔ ہاں آج ضرور ایٹانی چاچا اور سدھرمی بھائی کا یہ ہو گا دھرم

و جسے کا اصول دنیا میں پر سبب ہوگا۔

دریودھن۔ بچہ اور بدھ پر آواز دہ ؟

ابھینیو۔ تاکہ دنیا تمہارے باپ پر ابھی طرح سے نگاہ ڈال سکے۔

دریودھن۔ لڑکپن کا ہوش اتنا زیادہ۔

ابھینیو۔ تاکہ سنا اس دھرم بدھ سے کوئی نتیجہ نکال سکے۔

دریودھن۔ ایسا مصمم ارادہ۔ ؟

ابھینیو۔ تاکہ جھڑیوں کی سنتان اپنے بچے کھچے گورو کو سلنہال سکے۔

دریودھن۔ معلوم ہوتا ہے کہ ارجن کے موجود نہ ہونے سے کسی اور شخص ترا موہ

نہیں کیا۔ یہ شہر نے اپنی جان بچانے کے لئے تجھ کو موت کے منہ میں جھونک

دیا۔ شرم ہے یہ شہر کے لئے۔ شرم ہے ہانڈو سیکوں (سپاہیوں)

کے لئے۔

ابھینیو۔ شرم ہے تمہارے لئے جو شرم بھی آنکھوں سے یہ دیکھ کر بھی اندھے

نہیں ہوتے کہ ایک بچہ ان کے باپ کی خوبصورت پکینٹھ کو سر میدان

دھارے ہے۔ ایک بچہ اپنے تیر کے سادہ مارن جھونکے سے ان کے

دلہ کے پر نیچے اڑا رہا ہے۔ کیا ڈوب مرنے کا استحقاق نہیں کیا پشتپاپ

کے آنسوؤں میں ڈوب مرنے کا استحقاق

(مقام) نہیں۔ ؟

دریودھن۔ تم نے رن کی آگ میں جل جانے کا فیصلہ ہی کر لیا ؟

ابھینیو۔ گورو دل کو مٹانے کا فیصلہ ہی کر لیا ہے۔

تلوار میری دیکھو میری سپر کو دیکھو !

وہ مورچہ پڑے ہیں پہلے ادھر کو دیکھو

تم کو بھی ہے جو مرنا تم بھی ہو سس نکالو !

تلوار کو سنبھالو یا کچھ اور اٹھاؤ !

(دو لڑتے ہیں۔ درلودھن بھاگ جاتا ہے)
 بس بھاگ گیا۔ فرار ہو گیا۔ باپ دھرم سے بھاگ گیا۔ (سامنے درلودھن کے)
 بیٹے کو دیکھ کر کچھ خبتا نہیں۔ ایک ہی مایہ ہے کسی کو لپٹا ہی۔ تو نہیں
 تو تیرا بیٹا سمی - ۵

وہی ہے سامنے لچپن اسی کی جان لیتا ہوں
 اے درلودھن میرے پرانوں کے پران لیتا ہوں
 درلودھن کے بیٹے لچپن کو آگے سے جا کر لیتا ہے
 } جانا۔ دوسری طرف سے گورو دل کے دو چار
 } مہارختیوں کا داخل ہونا گھبرائے ہوئے
 پہلا۔ بچو بچو اس مہارکراں کال کے ہاتھ سے۔
 دوسرا۔ اس یکم راج کے گداگھات سے۔
 چوتھا۔ چھاتوں کو پھوڑ کر نکل جانے والی برسات سے۔
 پانچواں۔ اس نایا رخ آفات سے۔

(ابھینیو کا پھر داخل ہوتا)

ابھینیو۔ بچ کر جاتے ہو کہاں۔؟ کا سرد بزدلو کہاں بچ کر جاتے ہو؟ اسکو ٹور چیت
 کیا۔ اسکو مارا۔ اس کا ٹیگر چھین کیا۔ اس کا سراتارا اب تمہاری باری ہے۔
 ہے وقت کم بھی کر لو تیرا اپنی اپنی
 تنوار جو دکھائے تقدیر اپنا اپنی

سب کو مار کر بھگا دیتا ہے اور خود بھی ان کے پیچھے جاتا ہے۔ دوسری
 طرف سے درلودھن کرن۔ شلیہ اور گورو درودن آچاریہ داخل ہوتے ہیں
 درلودھن۔ غضب ہے۔ اگنی ہے۔ کال ہے آندھی ہے۔ مہارکراں ہے۔ ۵
 جو پھنس جائی تڑپے تیغ قاتل سے نکلتے ہیں
 مہارکراں سے بھاگنے کے لئے دل کو سبیل سے نکلتے ہیں

نگاہی آگ ایسی کوروں کے دل میں بانک نے

اسی کے ہی شر اسے ویوہ کے دل نے نکلتے ہیں

کمرن۔ کہہ بن اسی کا نام ہے تو قصہ پھر تمام ہے۔ ۷

وہ لے لیتا ہے ہاتھوں پر ابھی کوئی سنبھلتا ہے

بلا ہے اس کے آگے کب کسی کا زور چلتا ہے

شلیبہ۔ جھڑک دیکھو۔ اسی طرف ایک کلیش ہے کہ کیا ہے بڑے بڑوں کے
لئے موت کا سندیش ہے

دروں۔ آخر ہے تو ارجن کا بیٹا۔ مانو باہوں میں بجلی بھر رہی ہے تلوار کی

لپک ہے کہ ہر طرف آگ کبھر رہی ہے۔ ۸

طوفان سے آندھی سے بھی بڑھ کر وہ بشر ہے

مرئیے بھی ڈرتا نہیں ہے اتنا نڈر ہے

(دوشاسن کا گھرائے ہوئے آنا)

دوشاسن۔ بڑا اندھیر ہوا۔

دریودھن۔ کہا کوئی اور ہمت کا پھر ہوا۔

دوشاسن۔ شیروں میں آکر گیدڑ بھی غمخوار۔ جد ہر منہ موٹا۔ نہ رتہ چھوڑا گھوڑا

ادھر مارا۔ ادھر لنگھارا۔ آخر ہاراج شلیبہ کے بھائی کا سر اڑتا رہا۔

شلیبہ۔ ابھینوتے میرے دلا در بھائی کے مارا۔

دوشاسن۔ ہاں بہت زور سے مارا۔ آخر مارا۔ اور بیچارا پردک سدا رہا۔

شلیبہ۔ پس توڑ ہی دیا میرا سمہارا اسے انوس۔

دوشاسن۔ (دریودھن سے) اور آپکی آنکھوں کا تارا۔ آپکا پران پیارا چھین

بیچارہ۔ ۹

سے کھڑکھڑ سیس تو ہے کات پاش پاش

وہ دیکھتے پڑ کا مہی یوراج کی ہے لاش

دریودھن۔ مائے میرے پتر کو مار دیا۔ ظالم نے باپ نے باپ کے کلیجے میں اپنائے
ساختر اتار دیا۔ تو بس میں اپنے پتر کا شوک اپنے آنسوؤں سے نہیں کرونگا بلکہ ایک
خون کا بوند کے بدلے ایک خون کی دھارا ہاؤنگا۔ اسکی لاش کو بھی خون کی دھارا
سے انتہا نشان کراؤنگا۔

بس پتن ہے میرا پران مناس دشت کے چھوڑوں
بدلہ ہے یہی خون کا گر خون پخوڑوں!

بس چلو چلو۔ بدلہ۔ بدلہ۔

شکنتی کا داخلہ

شکنتی۔ ٹھہرو ابھی ٹھہرو بدلہ لینا ہے۔ تو سب کا ایک ساتھ لو۔ اپنے اور راجہ شکیں
کے پتروں کیساتھ بھائی دوشاسن کے پتر کا بھی بدلہ لو۔
دوشاسن۔ کیا کہا میرا پتر؟

شکنتی۔ اچھینو نے لچھن کے ساتھ تھا اسے پتر انوک کو بھی پہنچو کی گود میں
سلا یا۔ سب کچھ بھویا۔ سب کچھ گنوا یا۔

ہے جلی سا تر پتا ہو بہو آتش کا پرکالہ

ذرا سا ہے ٹکر ہے شعلہ رو آتش کا پرکالہ

دریودھن۔ تو شوک کرو۔ سب بل کر سوگ کرو۔

اشوکتھاماں۔ (رک) سوگ کرو۔ کس کس کا؟ سو رچایا کرشی راج کا

دریودھن۔ (آنچیر سے) اور؟

اشوکتھاماں۔ شتر و بے یا مکدہ راج کا؟

دریودھن۔ اور؟

اشوکتھاماں۔ سو رچہ بھائی یا شویت کیتو کا؟

دریودھن۔ اور؟

اشوکتھاماں۔ ہا میگہ یا چندر کیتو کا؟

دریودھن۔ اور۔ ؟

اشوکتھاماں۔ کتنے کیتو یا اشوکیٹو کا۔

دریودھن۔ کیا سب کے سب مارے گئے۔ ؟

اشوکتھاماں۔ ان کے سوا اور بھی کتنے سنگھارے گئے۔

دوشاسن۔ تو سمجھو کورو وشنش کا انت ہو گیا۔ بتاؤ بتاؤ بھائی دریودھن

بتاؤ۔ کیا کہتے ہو ؟ وہ انیائی ظلم پر ظلم دھار رہے۔ اور تم کھڑے کہتے ہو۔

ہاں سے ان آنکھوں کے ہوتے یہ ستم دیکھا کریں

وہ پیسے جاتے ہو۔ بچوں کا ہم دیکھا کریں

کھینچے جاتا ہے وہ سب کچھ کھینچ کر شمشیر کو

آؤ ہم کو سیں اس بہت اور اس تقدیر کو

کریں۔ دریودھن۔ اب اس دم گھٹنے والے دھندکار کو گھر سے نکالنا چاہیے۔ اپنا
بچا کھچا زور سنبھالنا چاہیے۔

دریودھن تو کوئی بگیتی نکالو۔

دوشاسن۔ اپنا آپ سنبھالو۔

تھکنی۔ بگیتی سننے ہو ؟

دوشاسن۔ ہاں۔

تھکنی۔ تو سنو ہم بات ہیں

دوشاسن۔ بے محک۔ دریودھن۔ دندن آ چار یہ اشوکتھاماں۔ راجہ خلیہ

کرت۔ تم اد میں۔ ہم سات ہیں۔

تھکنی۔ آ کاش پر سات رنخی ہیں۔ تو ہم دھرتی پر سات نہا رنخی ہیں۔

ۛ

اگر اک ساتھ ہو جائیں اگر ہم ساتھ مل جائیں

تو ابھینو ہے کیا کیلا ش کی چولیں بھی ہل جائیں

میں دودھ ہاتھ اک اک کے چھو دہ ہاتھ مل جائے
جو پڑا پار کرنا ہے تو ساتوں ساتھ مل جبار

دریودھن۔ ساتوں مل کر کیا کریں؟
تکلفی۔ اس کو محبت سے اپنی طرف پھیر لو۔ پھر دیکھا کہ بس گھرو۔
سب۔ بس گھیر لو۔

دریودھن۔ بہت اچھی صلاح ہے۔

دروہن۔ بہت ذلیل مشورہ ہے۔ چھتری ہو کر دیر ہو کر بل شالی ہو کر سات
آدمی ایک ایکے ہاتھ کو دھو کے سے گھیر لیں بیٹھی سے منہ پھیریں تو پھر
کس کی پناہ میں جائیگا۔ گویا بیٹھن اور شاہنشاہوں کے رکھنکھن کا یہ حال
ہے تو پھر دھرم کس کی شرین میں آئیگا؟

دروہن کے دل میں باپ جب ایسا سار
دیکھ دھرم کا سمجھنے سے گھٹا رہا

دریودھن۔ نہیں۔ بس گورو جی رہنے دیجئے۔ آپ سینا پشی ہیں تو کچھ
بڑھ سمجھیں اوپر پیش کیجئے۔ دھرم اپدیشی ہیں کئی گفتا نہیں۔ دھرم کھنکھن
کا یہاں کچھ اٹھتا نہیں۔

ہاتھ ہم اپنے کلیجوں پہ دھرم کے پھرتے ہیں
آپ چیلوں سے ابھی تک بھی نہیں پھرتے ہیں
سکھم آواز کر کے کڑی مادہ کر د
بس نہیں اور تو بس بات میں باؤ نہ کرو

دروہن۔ سرخورد سے جس حد ہو گئی۔ باپ کی حد ہو گئی۔ یہ باپ باپ کچھ
بھی نہ مرے گا۔ میرے ہاتھ پر کھانک کا تیکہ دھر چکا مان ہو رہی ہیں کیا کرنا
نکر میرا دھرم مشن۔ یہ نذر نہ چوے گا۔

ہے بھڑکی اور یہ اسید صحن کو پا کر
مجھے بھی آگ چھوڑے گی جلا کر
بڑا ہے جوش ان کے پاپ منہ کا
مجھے بھی ملے کے جا بیگناہ ہا کر

دل لہ دھن۔ اچھینو کے ساتھ دیکھ کر آگیا۔ آگیا نرسا خود ہی جاں میں آگیا۔ دیکھو وہی
سامنے آگیا۔

لردن۔ (نقد بخود) ۵

اٹھتا ہے اک بھڑکی کر شعلہ ساتن کے اندر
جب دیکھتے ہوں الیا انیا نے رن کے اندر
سورخ دار کشتی جل پر سوار ہو گئی
کیا جانے کیا کھا ہے کیا ہونا مہنگی
اچھینو۔ سب کو ہرایا سب کو بچا دکھایا۔ سب ملین مل گیا۔
کرین۔ لیکن اب نہار بھیتوں کے ہاتھ آگیا۔

اچھینو۔ کیا ہمارے کٹیوں کا ہر داغ نہیں شرمایا۔ اتنی مار کھا کر بھی کچھ منہ کو نہ سنا یا
نہ دلو شرم دار ہو تو شرم کر رہے۔ اپنے ہتھیاروں کے نہ لہریے بچنوں کو پھیل کر
منہ کو بچھا لو۔ ڈھیلے بیٹھے اور سانپ بن کر یاد داری کو بھی بوجھن نہ پالو۔ لے
شرم ہو تو آؤ۔ پھر آؤ۔ ۵

چھوڑوں گا پھر نشان نہ نہار سے غبار کا
اشنانی میں سراؤ نکھانچھر کی دھار کا

دو شاسن۔ یہ سفر بڑا لمبا ہے۔

نکھنی۔ اور ابھی تو سو رہا ہے۔ پہلا قدم اٹھائیے۔

اچھینو۔ اچھی تک گھنٹہ کی ابروں پر جو چلے کی نالہ دوڑا ہے ہو بار بار
پر است (پست) ہو کہ بھی وہی شور و شر رکھتا ہے ہو اسکا کہ پانی کو پیٹ

میں رکھ کر گرجہ دتی استری کی پھٹنے پھٹنے کا دھوسے بنا ہے ہو کارو۔ یہ
وہی بات ہے۔ اس پھٹے سے بال سے چھماں مانگو چڑھیں ہر سر ہکا۔
شرماؤ۔ بجاؤ۔ نہیں تو دوبارہ سر جاؤ۔

دریودھن۔ شریوں کی اولاد ہو کر بڑوں کے ساتھ یہ بددیانی۔
ابھینیو۔ تو کیا چوڑوں کا اپنا کرینواں بڑوں نے چوڑوں سے عزت کرنے
کی ٹھانی۔

دریودھن۔ ہم بڑے ہیں۔ جب ہی تو محبت اور پیار کے لہجہ پیا کرتا ہے
ساتھ کھڑے ہیں۔

ابھینیو۔ کیا آپ کا دل بھی ایسی دیا میں آیا۔
دریودھن۔ تمہارے ساتھ اس کو دیکھ کر۔ تمہاری دیر تا کو دیکھ کر
ابھینیو۔ تو لو چاہا کے آگے۔ پیچھے رہے جس سر ہکا یا۔
ہکا لیا ہے سر کدک دندن بھی عروت سے
محبت جیتی جاتی ہے عروت سے محبت سے

دریودھن۔ اگر تم چل چھوڑ کر یہ سب کچھ کہہ رہے ہو تو تمہارا سر
جھیک دو۔ شوق کے بازوؤں اور لٹکاؤ کی آنکھوں سے پاپا کر بھیت کر تو آؤ
آؤ بیٹا۔ پریم آنسوؤں سے دل کا غبار دور کرو۔ اپنے بدن سے یہ دشمنی کے
بھیاں دور کرو۔

نہیں ہے گرجہ الی تو کھلائی دل کی دکھال دو
میرا آئینہ بن کر اور صفائی دل کی دکھال دو

ابھینیو۔ غریب بھی لو

سہ

جنگ گیا جب سلسلہ کی دھڑوں میں پیار کا
کام کیا ہے تیر کا۔ تر کشی کا اور تلوار کا

سہ مبارک رت چھری دلش مرر جی گئی

انت سمجھو بھائیوں سے میرا سکرار کا

(مختیار الگ کر دیتا ہے)

دیر لودھن۔ بس پکڑ لو اچھی طرح سے جکڑ لو۔

(سب دوڑ کر پکڑ لیتے ہیں اور باندھ دیتے ہیں)

ابھینو۔ اب دھوکہ

دیر لودھن۔ نہیں بلکہ گینے

ابھینو۔ ع۔ ایسی گینے پر تمہاری ٹھپکا رہے رہو رہو

دیر لودھن۔ ع۔ تاکہ سچا رہوں میں کھاسی تو پہا مختیار ہے

دو شاسن۔ ہم نے سمجھا۔ کہ انہیں باتوں کا مصالحوہ لگ جانے سے ٹوٹے ہوئے ٹیٹے
برہ گئے۔ ؟

شکنتی۔ کیا دونوں کے ٹیٹے بھی ٹوٹ کر ٹوڑ سکتے ہیں ؟

دو شاسن۔ جڑ بھی جائیں مگر بال کاتان کہاں جائے !

دیر لودھن۔ دشمن کی بات کا دشواش آئے۔

شکنتی۔ تو ایسے مر رکھو کہ آئے۔

ابھینو۔ میں مجھے تمہاری بات کا دشواش آیا۔ اب تمہارے باپ کا جوش شامت

پاپا۔ (دونوں آچار سے) گورو دیو کیا آپ نے بھی اس پاپا کی گینے میں حصہ

لیا۔ کیا دھرم کی لڑائی سے ایا۔

تم تو یہ ہیں جو گورو دیو دھرم کا اڈار ہو

ابھی آنکھوں کے آگے ایسا کیا چار ہو

یہ انہی دیکھ رہی آپ کو سہن تو شش ہو

کچھ تو بونہو سمجھ تو کہہ دس سنا خاموش ہو

دو شاسن۔ کچھ کہا نہیں جاتا کچھ بول نہیں جاتا۔ یہ اپنی پرتگیا ہی میری نہاں پرتگیا

گداری ہے۔ یا بنی کرنی اپنے ہا آگے آرہی ہے۔ سہ
دھیرے دھیرے چھتے چھتے دھرم کا جل چھن گیا
پاپیل کے ساتھ مل کر میں بھی پاپی بن گیا
اچھے نہیں سکتا اگر تو سات سٹا بانڈھا ہوا
میں بھی کہہ سکتا نہیں کچھ بات کا بانڈھا ہوا
اچھنیو۔ اے انوس۔

دو شاہن۔ انوس کسی کا۔ دریا سے ٹکر کھانے والی دیوا کی لینڈروانی
کا۔ گھڑی دھڑکی کی زندگانی کا۔
دریو دھن۔ ٹوٹے محسے برتن کے پانی کا۔
اچھنیو۔ تمہاری دشتا اور ستم رانی کا۔
دریو دھن۔ ہم اور دشت۔
اچھنیو۔ نہا دشت۔ بہا پاپی۔

دریو دھن۔ اب بھی مانی مانگے پر جیون مان دے سکتے ہیں۔
دو شاہن۔ نہیں بلکہ پیدا ہوئے کہ ہم راجہ ہیں۔ اسلئے لوگ بھانسی پے
تکھے ہوتے موت کے متہہ سکتے ہوتے بد نصیب کو ایک جان چھوڑ جیون کا ہر اک
سامان دے سکتے ہیں۔
اچھنیو۔ دے سکتے ہو تھلاؤ۔

دریو دھن۔ کیا۔
اچھنیو۔ وہ پیری تلوار بگے دید۔

شنگنی۔ (دریو دھن کے کان میں دیکھنا یہ ناوانی نہ کر پٹھا نہیں تو پھر آ رہا ہے
دریو دھن۔ ماما جی دھن بھی تجربہ کا ہے
اچھنیو۔ کیوں مان دید۔ کہاں ہے مان دیتا کا سرور
دریو دھن۔ مجبور۔ ایسی اچھا پورن کرنے سے مستدر

ابھینبو۔ تو مر مٹو۔ زبان کو کاٹ ڈالو بد ممدی کے طاعون سے مارے ہوئے چہروں
کو دھچکا لگو۔ تاکہ اس کی چھت سے دوسروں میں اس دباؤ سنگ کا شمار
ہو۔ ایسے خوفناک رنگ کا لے کو رو چہرے میں دتار نہ ہو۔ یہ کی تم بچے یہ لہا کر اڑتے تو
مرتے مرتے بھی نہیں سزا دیتا تھا کی دیر تاکے دھوپیں اڑا دیتا۔ گویا میت سالوں
تو کاڑا کر ایک ساتھ تمہارے چپا بنا دیتا۔ پھر دیوہ سے مٹا نکل کر دکھا دیتا۔ سہ

دھبہ یہ ایک دامن ساحل میں رہا گیا
اردن تھا جو دل کا میرے دل میں رہ گیا
دھوکے سے اسی دبا دیے سب دل کے دھوکے
مٹکتا تو کیا فریب سے منزل میں لگا گیا۔

آپٹر گنوں میرے اس لیے سنا ہی کا اٹھا رہا رگڑ سے لینا آکاش اور آکاش کے
مٹھن سے لینا اس میدان اور میدان کے رکشوں سے لینا ہاؤسڈیل اور
داؤنڈیل کے پکشیوں سے لینا۔ اور یہی میری موت کو دھوکے کا شکار سمجھو۔
میرے مرنے کو واقعی شکار سمجھو۔ تو میرے نامی فرق کا بدلہ ان دشا چار یوں
سے لینا۔ ان کل سٹنکی ہتھیاروں سے لینا۔ پچا پچیم۔ میری موت کا بدلہ اپنی
گڈ سے لینا۔ تیار جن میری موت کا بدلہ اپنے گانڈیو سے لینا واسد یو گڈ
میری موت کا بدلہ اپنے سمد شرم سے لینا۔ سہ

آخری دم سے پہی لو اب دلے کرتا ہوں میں
دافع دہر کران کی پیشانی پر اب مڑا ہوں میں
موت کے پیچھے میں ہوں تاکہ میں اپنی بات پر
مرتے مرتے بھی نگر بجا رہی ہوں میں از بہات پر
دندلو دھوکہ رہا سہ

چھوڑ دے امید اب دھینے کا اپنے ہاتھ سے
چھوٹا توکل ہے نادان اب تیرا ان بات سے

ساتھ لپٹے ہوئے پاشان کر کھانچ کر جان نکال دیتے ہیں
 آکاش سے بھولوں کی بارش ہوتی ہے یا مینے فتح کی دلیوی
 بوان پر بیٹھے منجھے دکھائی رہتی ہے جس کے ہاتھ میں
 ایک تختہ پر لکھا ہوا ہے

۵

دھرم دیو جی او پنچ بھٹا پاپ کی مار
 لے ڈوبے گی تار یہ کوردوں منجدار
 اپرودہ

ایکٹ دوسرا پرودہ تیسرا نظارہ :-

کرشن اور راجن کا داخل ہونا

ارجن - چاروں طرف آپ کی بھی بی بی بایں ہیں۔ یہ آپ کی ہاکیا بی بی ہیں کبھی دشمنوں پر
 دھچکے دلاتی ہیں۔ کبھی پلو تانے کے دشمن کراتی ہیں، چپکوں پہنچ پاتی تھیں
 آپ کی انہیں بچاؤں کے دھارا۔ کہہ دل پہنچ ہوگی۔ تاکہ اپنی انہیں کرباؤں سے
 دورا۔

کرشن - کتنی نندن تیرے گانڈیو کا پتہ پتا بھی کچھ کم نہیں۔ اس دیکھئے، دشمنی
 کا کارلن تیرا گانڈیو ہے۔ ہم نہیں۔

ارجن - کھتہ۔ میں نے کئی بار سنا ہے کہ اس گانڈیو کو جب آپ نے سہارا لگایا
 تب ہمارا اس نے وہ جوش دکھایا کہ دشمن سامنے آیا اور مار کر آیا!

کرشن۔ یہ ترے بھرم کا تر بستر پہلو ہے در نہ یہ میں دجے کا کارن میرا گانہ
ہے یا قہے۔ میں تو بار بار یہی کہوں گا۔
ارجن۔ اور میں بار بار نہ ہی ہوں گا۔

کرشن۔ اس کو تجھے اختیار ہے میرا دم تو نام ماترہ دگا ہے۔ نہ مہتاہل نہ راتا
میں۔ تو کہتا ہے کہ ہوا خالی مہتاہل رہے چلا تاہوں۔

ارجن۔ یہی تو ترے کی بات ہے یہی تو آپ کے مہتاہل کی بات ہے۔
ہے (تو آپ کے ہاتھوں میں لپٹا ہوا تھا) میں

رنگ سے رو کر کے ہے وہ مہتاہل میں

خون لاکھوں کا ہمدنہ کوئی مددش گئے

مے جو الزام تو دیکھے وہ مہتاہل میں

کرشن۔ سرکار ارجن تم کہنے کو تو رن کے ویر ہو بہو تو کو بتا دشامری کے
سیدان میں بھی گھڑے دھڑاتے ہو۔ کچھ کا کچھ بناتے ہو۔

ارجن۔ برہما سوت کچھ لپٹے لپٹے شگن دیکھ کر میرا جلاکمان ہوا جاتا ہے
وانع پریشان ہوا جاتا ہے مہتاہل دہر دگت ہے مگر میرا ہے دیکھیں کیا
ہو بار بار ہے۔

کرشن۔ یہ سب سوچیں (مطلب) کی سارا تھا ہے آدمی ابھی سوتا ہے ابھی ذرا
نیریدیں انتہا ہے جس پر کار کھڑی ہے۔ بندہ بڑا پکشی (جاننا ادھر ادھر چھٹتا
اور لپکتا ہے۔ بھرا کسی کوئی پورا بیٹھا ہے۔ اسی پر کار میں بھی جڑتے تھے
سے بندہ ہوا ادھر ادھر کے دیواروں پر چھٹتا ہے پھر سدھو اوتھما میں اپنے
اسی استخان پر جا بیٹھا ہے۔

بڑا بچل ہے من اتنا ہی ہوتا ہے کپٹ چاری
کر لپٹے آپ جی اسکی دلہری نگاہ دار ہوا!

کہ آنا دی کو یہ خود ہی بناتا ہے گرفتاری

ارجن۔ آخر کیا بھید ہے ؟

کرشن۔ کیا ؟

ارجن۔ آج سند کے یہ سارے شکر نے میری آنکھوں میں کوٹا سا کھلکھلایا
مٹوان دے گئے ہیں جب مدتے ہیں تو میری طرف تکتے ہیں۔ گدھ جب لڑتے
ہیں تو میرے دائیں ہاتھ ہو کر اڑتے ہیں۔

کرشن۔ یہ سب موہ کے ٹھانڈے اندھکار میں خیالی بھوت اور پیتھیں کلپنا
کے دیت ہیں۔ دل کے ہاتھ میں یہ بھرم کا گلیل ہے جس کا یہ سارا کھیل ہے
ہے۔

ہٹنے میں زور ہے ہیں جو یہ لاکھ بن کے پاؤں

یہ رڈ کھڑا ہے ہیں اسی خنوق کے پاؤں !

ارجن۔ پر کچھ مجھے تو آج پانڈو کیچھ پوچھ کر کسی شوک کا مہار نظر آتا ہے۔ رشتی کی
جگہ ہر طرف اندھکار نظر آتا ہے

وہ گیان امرت پیاتھی جس نے وہ آتما یوں بھٹک ہی ہے

یہ بھید کیا ہے یہ بات کیا ہے جو آنکھ بائیں پھٹ کر رہی ہے

شور میں پانڈو کے ہے خموشی ہے دھند کی ایک سی کی

بے شک ہے اور نہ دھند بھی ہے نہ اور آواز ہے کسی کی

کرشن۔ کیا باتیں رجن تم تو قدم پر بھرم کے کانٹوں میں دامن اٹکھ رہے ہو

انہی بڑی گیتا کی کتھا سننا پھر بھی مایہ جال میں من کو کھنسا بیٹھتے ہو۔

لٹکا کر بانڈھ کر پانکھوں کا دریا روک سکے ہو

اگر ہونی بھی کچھ ہوگی تو تم کیا مدد سکتے ہو

ارجن۔ مگر جو ساچار جاسوس نے مجھے سنایا ہے

کرشن۔ سن سنا چار !

اور جن کہ آج دندن آچار پہنے چکر دیوہ رہا ہے
کر سٹھن۔ تو پھر کیا غضب ڈھایا ہے

اور جن۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے اسی سے کوسوں کا مطلب مل نہ رہا ہو پانچ
سینا میں کچھ اور کلال نہ ہوا ہو۔

کر سٹھن۔ مگر ویسے سماں قبا دھار کے تار کو اندر سے نکال کر باہر بھیدو گے
اتنا ہی اس میں آپ طرہ جادو گے۔ قبا دھار کے مٹھیا سے رٹنے جادو گے۔ اتنا
ہا بھرم کے پھیر میں پڑتے جادو گے

گانا کر سٹھن کا

سب جانو تم یہ سوچنا
من کا ہے برہم کا کینا
ست چن سو جال میں آئے
مت پڑو جال میں آئے

مت کرو من بھر شٹ اپنا۔ سب جانو
ہوئی تو اریں ہر گی
کیوں کریں شٹ کو ہر گی
کیوں کر شٹ اندر نہینا۔ سب جانو

دو پہلے۔ سائیں کال بھی ڈھنڈے دور اندھیری رات
نہ جانیں کیا ہوسے کال بھرنے پیشیا مت
اس پاس بند ہو کر ٹرے بھرنے اندھیری رات
سب کے سب کھو گئے جگہ کال ہاں و کراں
سب جانو تم یہ سوچنا۔

(جاننا جوتوں کو)

ایکٹ دوسرا سین چوتھا نظارہ: اُترا کی خواہگاہ

ایک بھیا تک خواب کا منظر دیکھنے کے بعد اُترا چونک
ٹپتی ہے۔ خواب کا سین بال کے پردے میں دکھایا
جاتا ہے۔

اُترا۔ اتی بھیا تک۔ اتی کٹ کر دور۔ دور سے چند اپنی روشنی کو مٹالے۔
سورج اپنی شعاعوں کو چھپالے۔ آنکھوں میں تو بجے شرم ہو کر ڈھیٹھ ہو کر کھل رہی
ہے۔ پھر نہ باہر اپ در شیعہ (نظارہ) دیکھنے کیلئے کھلتی ہے۔ مگر تم تو ابراہیم
نہیں۔ تم نے تو نہیں دیکھا۔ تم تو بندیشی پھر دیکھا کس نے! حکم نے نہیں تمہارے
اندے کی سوکھشم آنکھوں نے۔ کیسی بھیا تک اور ستھار۔
کیا یہ سچی بات ہے جو کہ عیاں مجھ پر ہوا
کہ یہ تھا اتنا یہ ظالم آنسوؤں مجھ پر ملو
دیکھا کیا دیکھا! پہلے سوامی نے لالہ پر شاہک بدلی۔ پھر لالہ دھڑکیں اٹھانے لگا
پھر پھر لہان لہان میں سوار ہوئے پھر کیا ہوا۔ پھر آکاش مارگ میں اٹ گئے۔
جواب سنگن (بہ سنگنیاں) سوامی کو۔ میں بیٹھتے تھے پھر رے۔ یہ تپن میں نہیں
کی کہنا نہ ہو۔ نہیں نہیں۔ اب تو میں سوتی نہیں۔ وہ دیکھو۔ وہ دیکھو۔ ان
کا لہان آکاش مارگ میں جا رہا ہے۔

میری اسے آنکھیں یہ کیا دیکھتی ہیں

وہ جاتے ہیں یہ راستہ دیکھتی ہیں

لگتی تھی آشا کو کچھ اور میں نے

بھائی میں یہ کیا بُرا دیکھتی ہیں

وہ چوٹی سا تھک گیا چوڑی خود بخود چھوٹ گئی۔ مانگتا مانتے سے چھوٹ گئی بس
بس دہشت کا پھیر سمجھو۔ اندھیر سمجھو۔

گھر چھٹائے سے کیا جو یہ کانٹے پاپ بوسے ہیں

جاگ اس لمحے پر میں کچھ ایسے جھاگ سونے ہیں

پکڑ کر چوڑی بھٹی اس لمحے پر تھک سوامی کے

ایلا ان کو بھیجا میں نہ سو فی ساقہ سوامی کے

وہ دیکھو چھوڑی درختیہ۔ جاتے ہیں۔ میرے پران جاتے ہیں۔

اے ہوش ہو جانا

اسہیلیوں کا دودھ سے ہوئے آنا

پہلی۔ یہ دہکا کیا۔ یہ آواز کیسی

دوسری۔ یہ تو بہارنی رہتی ہے چپ چاپ چڑی ہیں۔

تیسری۔ چہرہ زرد ہو گیا

چوتھی۔ آخرت ہو گیا

پہلی۔ لا۔ لا۔ گلاب پاش لاؤ۔ سچا بھلاؤ۔

پاس ہی ایک چمکی پر پڑے ہوئے گلاب پاش

کے اندر پکھا لانا۔ پکھا وغیرہ کرنے سے

اترا۔ (درا ہوش میں آکر) کس نے پکڑ لیا؟ مجھے کس نے پکڑ لیا؟ جانے دو جانے

منہ۔ مجھے بھی اس بوان کے پیچھے جانے دو۔ ستم کوئی ہو۔

پہلی۔ تمہاری سمجھ لیاں۔

اُترا۔ کیا میں سوئی ہوں؟

ہاں۔ نہیں پیری ستم تو جاگتی ہو۔

اُترا۔ یہ مجھے دانت سے سہاٹ کر تم جگا دو
 ہے بات سچی کہ بھوٹی بتا دو
 یہ کیا بات سچی ہے اور وہ اُٹھے ہیں
 مجھے بھی اُٹا دو میرے پر نگادو

دوسری۔ ہمارا فی۔

اُترا۔ کہاں ہے؟ ہمارا فی۔ کوئی نہیں۔ صرف آکاش میں جاگا ہوا لال پوان ہے

اور اس کے اندر میرا پٹان ہے۔ دیکھو تم بھی دیکھو۔

ایک ہی غل ہے جو امید کے غزاروں میں

چند ماں دیکھو پت ہے وہی ہماروں میں

کس کو دیتی ہوتی ہے یہ کسے کہتی ہو

دل نہیں یہ تو ہے ارمان دل کا نذر میں

بھائی۔ ہمارا فی یہ تو سوچن دیکھا ہے۔

اُترا۔ سوچن۔ بھیا نک سوچن۔

دوسری۔ اب اس کی یاد ہی مت کر۔ بھول جاؤ۔

اُترا۔ کبھی کب سوچن بھی پتا ہو جاتا ہے

دوسری۔ ہاں کبھی کبھی ہونیرانی بات کا دل پر جھپا یا سا پٹہ جاتا ہے

اُترا۔ تو کھانڈن دیشونا تھ میرے اس سوچن کو پھوٹ کرینا۔ اب میرے سوچن کی

جیون آٹا کی ڈوسی اسی کے آٹہ ہے۔

۵

اس کے بغیر کوئی سہارا نہ رہ گیا

میرے راز کوئی سمجھا نہ رہ گیا

گانا

بڑھ من کی نائیں سدھ من کی

اک آس رہی سکھی بنگون کی

پیاس پیاس جیاریت ہمارا

اک بوند نہیں سوانتی گھن کی۔ اک آس

سوچن نہیں دہا بھی اک جہالا

بھڑک اٹھی ترکھا درشن کی۔ اک آس

سوچ دیا کھڑے ہم سوانھی

دھرو دھرو بھی یہی اک داس کی۔ اک آس

ہم کی۔ ہمارا فی جینا سوکھے پر بادل پڑے۔ اتنا ہی دھرتی تگن لگتا ہے بھوک

زیادہ ہونے پر بھو میں اتھینت بہت زیادہ، بیٹھا لگتا ہے

دوسری۔ اسی پر کار اس دیوگ کے دساہ (بھاری) دکھ کے بعد جب ہمارا

رہینو لوٹ کر آئینکے۔ اور ساتھ ہی پانڈو کی وجہ کا دلہنی سائیکے تو پرہ

کے سارے کلپش بھول بائینکے۔

بائیکے دودھ میں آکر وہ بیٹھے کا مڑا ہو کر

تکے ہیں درد میں کو تو وہ آئینکے دوا ہو کر

اٹھرا۔ سکھی ان عقل تیلیوں سے کیا پیٹ بھرتا ہے۔ لاڈ لاڈ۔ میرے پران پیار

کو لاڈ۔ بچے میرے جیوی کا آوارہ وہ پران پیار بیکش دکھلاؤ۔ تم کیسی ہو؟

نہیں جاتی۔ نہیں لاتی۔

گانا

میری بھڑکی بھی ار سے علم سے بنائی نہ گئی

جو گئی دل میں میرے بگ۔ بچا بی نہ گئی

میں اٹھاتی ہوں نگر میرے گلوڑ کے دل سے
 ایسی بھاری ہے رنیت کہ اٹھائی نہ سکتی
 دل کو محسوس کیا اور جگر کو گھسائی
 دیکھی آنکھوں سے نہ آت۔ کوئی آئی نہ گئی
 سب یہ کہتے ہیں کہ برسات میں شب تھکتی ہے
 اس گھٹا سے بھی میری رات گھٹائی نہ سکتی
 خواب میں دیکھ کے آنکھوں نے چھپا بھی نہ لیا
 بے بسی دائے یک مجھ سے ملائی نہ سکتی
 وہ تو آئے تھے گراں نے نکاہت میری کا
 مجھ سے حالت اسی میرے دل کی بتائی نہ گئی
 موت مانگے سے ملی دیکھئے تقدیر میری
 اس کو بھی جان ذرا سہی میری پائی نہ کسی
 سر سے ٹلی جائے تو کیوں کر یہ عداوت کی گھڑی
 خود وہ آئے نہ پیاں میں بھی کھائی نہ سکتی
 وہ گئے جب سے میری بھوک بھی ساتھ انکے نہ گئی
 کیا غصی میرے کی کئی وہ بھی تو کھائی نہ سکتی
 وہ گئے یہ ہوش گئے چن گیا حسد گمیا
 نہ گئے نہ قیامت کی بڑائی نہ گئی

رہائی ہے بھگوان میرے پران پتی کورن میں دھیمے پر پرت کرنا۔ کشل پورک
 گھر میں لانا۔ دیکھنا ہم نے بھگوان کا کپش لیا۔ تو ان کا بال بیک نہ ہو جائے۔
 بھگوان اور بھگوان کا رشتہ نہ ٹوٹنے پائے۔ اس امی پریم میں فرق نہ آئے۔
 یہ مدھو شونہ۔ علم تو ذرا ہی جھپک سے سمت تار بندل کو پال کر دو۔ پھر
 کورن کا ناش کرنے میں کیوں نہ لگا دی۔ ذرا سہی بارت اور اتنی

اترا۔ مٹی سی جاتی ہے کچھ آج آرزو میری
 ہے پانی پانی یہ کیوں آج اکبرو میری
 کہاں سے آئی ہے خاکوں میں خون کی سرخی
 ہوئی نہیں جو تمنا تے دل لہو میری
 تیسری۔ معلوم ہوتا ہے ابھی اس سوچ کا دل پر چھایہ مائتروں کے ہے
 چوٹھی۔ ہاں ہاں سچ ہے آندھی کے لبد بھی اُمس ہو کر دم گھٹتا ہے
 اُترا۔ نہیں نہیں یوں کہو کہ آندھی سے پہلے اُمس ہو کر دم گھٹتا ہے

گانا (اترا کا)

کیوں ہوش بھی حواس بھی گھبرا گئے ہوئے ہیں
 کچھ آج تو دُچار بھی بہکا گئے ہوئے ہیں
 میری نہ یہ اُمید کا ہی خون بہا ہو
 دل اور حگر رنگ نیا لائے ہوئے ہیں
 آنکھیں جو پرستی ہیں انہیں کی یہ جھڑی ہے
 بادلوں سے یہ دل پر جو میرے چھائے ہوئے ہیں
 بہمت جو گھیلے ہے بچہ اُن کے رہ میں
 کانٹے میرے لاکھوں کے ہی پھیلے ہوئے ہیں
 بھیجا انہیں زن میں نہ کئی ساتھ میں اُن کے
 کچھ دن ہی برسے میرے لئے آئے ہوئے ہیں
 کیا کان میں بھردی ہے عوا خواب نے ایسی
 میرے جو کرن پھول بھی مرجھا گئے ہیں
 اپنی ہی لٹیکیں سر پہ میرے بوجھ ہوئی ہیں
 یہ تاں میں تو سننے کو جو بل کھائے ہوئے ہیں

بڑھادی۔ رکھنا بگوان رکھنا۔

تیرے اچے بھگت ہیں تیرے شرن میں آئے ہوئے
 جتنے بھی باتے ہیں ہم تو تیرے جلائے ہوئے
 ابلا تھو تم نے جو پکڑا ہے تو بچا دینا
 تیرے ہی دھار کی ہم آس ہیں لگائے ہوئے
 ہمارے۔ ہمارا فی۔ بدھ دیو کی تندن واسو دیو بگوان کرشن ہیں۔ اور کرکیا ہارکتی
 ہے۔ پھر ان کو مل کوٹوں سے لگائی ہوئی تھاری ہار بھٹا کیا بیکار ہو
 سکتی ہے۔

خوشی بھی دیکھیں گے اب تو پاندو
 بہت وہ سختی اٹھا چکے ہیں
 جو تندن تندن ہیں ساتھ ان کے
 شہوت حمايت کی کھا چکے ہیں
 دھرم کی او بٹی جیب ہو پتا کا
 ہو دھشت پانی کا سیمیں نیچا
 وہ دن بھی تم کو صیب ہوگا
 نکٹ وہ آہام سم چکے ہیں۔

اٹھا۔ کچھ بھی ہوگا۔ اچھا ہوگا یا برا ہوگا۔ پرنتو آج میرا دل کیوں نہیں مانتا۔
 میں سمجھتی رہوں۔ ہم سمجھاتی رہو دشواروں دلائی ہوئے ہمارے یہ کس گہری
 چٹا ہوا خوب گیا۔ کس ساگر میں کر دیکھا چلے سکھی جو ہم بھرا چلو۔ چھپے ہیں
 ان میں لے پاؤ۔ ہم ویرا لگتیا فین کی طرح پستہ بھی کسوں کی ارنہ بیان
 تاتھ کے درشن بھی ہوئے۔ ہینکے۔

دھرم کی۔ چھان کی آج کیوں اتنا برا بھی ہوئی ہوئی ہو۔ دیوانی بن بھی ہو۔
 اٹھا۔

ایکٹ دوسرا
بزدل پانچواں

نظارہ: پانڈو کمپ کا ایک حصہ

(یڈ مشٹر بھیم سہدیو - کارپوریشن بانی کرتے ہوئے)
بھیم - تلوار کا دھنی ہے۔ اسی لئے تلوار کے جوہر دکھلا رہا ہے۔ بے تحاشا دشمنوں
کو مٹاتے جا رہا ہے۔

یڈ مشٹر - مگر اکیلا ہے بھیم میں جی اکیلا ہے۔ بیمار میں جب بہت سے جئے ملکر
پڑتے ہیں تو ٹکرا چھٹنے کو دے پکچہ باہر بھی نکل آتے ہیں۔ اکیلا بیچارہ
کیا کر سکتا ہے۔

بھیم - تو بھی شہر ہی گرج سے نہیں ٹھرتا۔ سچا دیر مارے یا مرے بناں بچے
نہیں لٹتا۔

یڈ مشٹر - ایک اسکی فکر اور دوسرے جید رکت سے راست (لیت) ہو نیکی شرم
دو ٹھیکاروں کی زنجیر ہے۔ جس نے تو تم کو بڑی طرح پکڑ لیا حال اور
دماغ کو جکڑ لیا۔ افسوس کہ ہم جید رکت کے کالن دیوہ کے اندر نہ جا
سکے۔ اچھینو کو سہا یٹا (مدد) نہ پہنچا سکے طاقت ور ہو کر ہم نے کچھ نہ کیا
چار ہو کر ہم نے کچھ نہ کیا۔

چاروں ہی لیت ہو گئے اس پڑے دغا سے ہم

ہو کر ہار کاٹ گئے ہیں مولا سے ہم

بھیم - گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ شرانے کی کوئی بات نہیں۔ ۵

آزما کر دیکھ لو اک بار پھر نقد پر کو
 آؤ پھر لکبار حایوں چوم کر ستمشیر کو
 پیدہ شہر۔ پر تو بشکر کا برداق جید رہے۔ پاپا نے نہیں دیکھا ہمارا بھائی (تو)
 ہم کو دیوہ کے اندر جانے نہیں دیگا۔

ہاں مگر کس لئے بے چین پک ہوتی ہے
 کچھ کھینچے میں میرے یوں نہا کھٹک ہوتی ہے
 مکمل۔ آگس ہمارا ج بھاگ ہمارا چوٹ گیا۔ امید کا کندرہ لڑٹ گیا۔
 پیدہ شہر۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا؟

مکمل۔ موتی بے آب ہوا۔ خانہ خراب ہوا۔
 آس باندھی تھی مگر آس وہ اب چھوٹ گئی
 توصلہ توڑ دو بھائی کہ مکر ٹوٹ گئی

پیدہ شہر۔ کچھ تو کہو آخر ہوا کیا؟
 مکمل۔ آسائے چول سے خوشبو مکمل نکلی۔ بگے پر چھری پھری گرن پر لار طبعی
 نہیں درد دل کے سنانے کی شکتی
 نہیں ہے لبوں کو لانے کی شکتی
 گلزار اپنا تلوار سے کاٹ لیتے
 نہیں مگر لہا لٹھا نے کی شکتی

پیدہ شہر۔ کچھ اور ہوا یا نہیں ہوا۔ کہو یا نہ کہو۔ یہ تو بتاؤ۔ اچھنیو تو کٹل ہے
 مکمل۔ اچھنیو۔؟

پیدہ شہر۔ بیٹا اچھنیو؟

مکمل۔ اچھنیو۔ کیا کہوں۔

چاندنی میلی ہوئی رسی تیر تارا ہو گیا
 ہر طرف درخششی میں اپنی دھندلکار ہو گیا

آؤ ڈالیں خاک مل کر اپنے اپنے بھاگ رہے

خاک میں پیوست اجمینو سہارا ہو گیا

یہ شہر کیا کہا۔ اجمینو مارا گیا۔

کل۔ ہاں مارا گیا دھوکے سے مارا گیا۔ پاپ گیتی سے مارا گیا۔ ساتھ ساتھ پتھروں

کے ہاتھ سے باندھ کر مارا گیا۔

کتنے گرائے تیر لہو کے بھرے ہوئے

کتنے گھروں میں چھپ گئے دشمن گیسے ہوئے

نکلا جہاں وہ ہاتھ پہ کھانڈا دھڑکے ہوئے

ہاتھوں سے اسکے صاف پائے کے پائے ہوئے

لاکھوں گرائے اور سزا دیں کوٹھا گیا

پر کیا کریں نصیب کہ دھوکے سے آ گیا

یہ شہر۔ ہائے اجمینو مارا گیا۔ میرا پیارا اجمینو مارا گیا۔ میری آنکھوں کا تار ڈوبا

گیا۔ بس اندھیر ہے۔ کچھ نہیں سمجھتا۔ کچھ نہیں بوجھتا۔ مل پر دودھ مارا پل گیا۔ سر سے

یہ تک شریہ جل گیا۔ اس کا سورج اُست ہو گیا۔ آنکھوں کا پرکشش بدغیبی کے

اندھکار سے لپٹ ہو گیا۔ وہ مل اور ہم سے بچا یا نہ گیا۔ وہ خون میں ملا

ہم سے اپنا خون بہا یا نہ گیا۔ سنو سنو اس کی آیتا کیا کہہ رہے ہیں؟ یہی کہ ہیں

دیر ہوں۔ سن میں شہر وڈن (لشکر خیم) کو کاٹتے اور چھانٹتے ہوئے سودگ کا

بھاگی بھاگی۔ تم کا تر ہو کہ اپنی کاری کے کارن تمہارا آتما ذلت کے جیون کا اور لگی

ہوا۔ میرا آتما لاش کلنک ہے کہ پتھر کا دھرم کو پائے کرتے مالش شریہ کو چھوڑا

تم پاپ آتما ہو۔ کہ تم نے پتھر کا دھرم سے سنہ موڑا۔

ایک وہ ہے ہم پر دنیا کو منسانے کے لئے

ایک ہم ہیں جو ہیں رونے والا نے کے لئے

مرد تھا وہ خوں بہایا اُس نے اپنا میدھ میں
عقد تیں ہم ہیں کہ ہیں آنسو بہانے کے لئے

ہائے یہ سارا زرقہ۔ یہ سارا پاپ سارا التزام میری گردن پہ ہے۔ ایک میں ہی
اکیلا قصور وار ہوں۔ میرا ہی جہنم دہکا رہا ہوا۔ میرے کارن ہی پانڈو و ونش کا
سوچ (پاک) دامن داغدار ہوا۔ میں نے ہی جو تے میں بھائیوں کا راج کرایا
میں نے ہی سمجھا میں دروید ہی کا ایمان کرایا۔ میں نے ہی چورہ برس میں بھائیوں
کو درد پھرایا۔ میں نے ہی یہ بھارت کا سر و ناس تک سنگرم ٹھہرایا۔ میں نے ہی ارجن کے
پتھر۔ چھتری کل کے چراغ کو بجھایا۔ ابھینیو۔ دیر ابھینیو۔ دلاورا ابھینیو کو میں نے ہی
سروایا۔ ۷

زمانے بھر کے جتنے پاپ ہیں میں نے کرائے ہیں
وہ میں ہوں جس نے لاکھوں دیر دھرتی پر سلائے ہیں
وہ میں ہوں جس نے بھارت درش میں جھکے اٹھائے ہیں
وہ میں ہوں جس نے ابھینیو سے گھر بھی لٹائے ہیں
میری ہی جان کو بد ہوا میں بیٹھی گھر میں روتی ہیں
گر بے شرم آنکھیں ہیں نہیں مجھ کو دہوتی ہیں!

بھیم۔ جہار ج۔ ابھینیو کا صدمہ بھاری ہے تو بھی رونے سے کیا ہوگا ؟
یہ ہر شے یہی کہ مجھے ڈوب مرنے کیلئے آنکھوں کا پانی مل جائیگا۔ مگر یہی چین آئے
گا۔ ہائے۔ ارجن۔ مجھ سے اپنا پتر مانگے گا۔ اپنا پیارا لال مانگیگا۔ کہاں سے دوں گا
بہو اور بتاؤ کہاں سے دوں گا۔ ہائے کہاں سے لاؤں گا۔ کون سا منہ دکھاؤں گا
کوئی زبان سے اس کو ابھینیو کے مرنے کا سا چار سناؤں گا۔ کبھی بڑے
پر آنکھوں سے آنکھیں ملاؤں گا۔ ۷

خدا دھکا رکھنے کیلئے نقد زمانے کو
نہ آنکھیں ہیں ملانے کو نہ ہے سوتا دکھائیگو

کسی کا مال تھا یا جی کوئی اس کو ٹ بیٹھا

میں کتنا بد دیا نت ہوں انا کو بھی کھا بیٹھا

سہیلو۔ ہمارا ج مت گھبرائیے۔ ہمارے گھبراتا ارجن ایسے اکیاں نہیں۔
 یدیشٹر۔ اکیاں نہیں تو بھی پتر کا مرن ان کو اکیاں بنا دیگا صبر قرار
 کی ساری پونجی جلاد یگا۔ سنا۔ جتا ہوا نظر آئیگا۔ ایسی آگ لگا دے گا
 ہم اور تم سب ارٹتے پھر یگے کر دو اس کے دل میں طونان اٹھا دیگا۔

مرے بیٹا جواں اور غم کو وہ یوہنی دبا لے گا

وہ چلائے گا ریتے گا غلک سر پہ اٹھالے گا

بھیم۔ سب سمجھ کر یگا۔ پرتو آپ کے سر پر الزم نہیں دہرے گا۔

یدیشٹر۔ نہیں وہ ضرور مانگے گا۔ اور میں ضرور دوں گا۔

لے گا وہ اپنے مال کو مجھ سے سنبھال کر

ددں گا اُسے مگر یہ کھینچ نکال کر

ر یدیشٹر غبر سے اپنا کھینچ نکال کر مرنا چاہتا ہے بھیم سین رکنت ہے
 بھیم۔ شانت۔ وہم راج شانت۔ اتنے ادھیر؛ اتنے دکھی کیا اس طرح یہ غم غلط
 ہو جائے گا؟

یدیشٹر۔ تو کس طرح پر ہوگا؟

بھیم۔ اس طرح حسب طرح میں سرتا چاہتا ہوں۔

یدیشٹر۔ یعنی؟

بھیم۔ ہمارا ایک اچھنڈ گیا۔

یدیشٹر۔ ہاں

بھیم۔ درپور دھن اور سب مل کر کہتے بھائی ہیں۔

یدیشٹر۔ ایک سو۔ پورے ایک سو۔

دیکھتے۔ باقی دو کم ایک سودھتر اشٹروں کا خون بہاتا۔ میں نے دل میں ٹھانا
یہ منہ شتر۔ اُن سب کا خون بہانا۔

بھیم۔ اور اس خون کے دل کی لگی کو بکھاتا۔ سہ
اور اس کی کیرتی میں جان ڈالوں گا ابھی
ایک کے بدلے میں سو جانیں کا لونکا ابھی
متم بھاؤ آگ ملے گا آسودوں کی دھار سے
آگ اپنی میں بجھاتا ہوں مگر تلوار سے
(جانا)

یہ منہ شتر۔ کہاں گیا، جلا گیا جادو تم بھی جاؤ۔ نکل بھائی تم بھی جادو بھیم کو سمجھاؤ
کر دھ کی آگ نصیحت کے پانی سے بجھاؤ۔ جادو۔ سہد یو تم بھی جاؤ۔
نکل۔ مہاراج میں جاتا ہوں۔ (جاتا ہے)
یہ منہ شتر۔ کچھ نہیں ہو گا۔ اُن لوگوں کے مرنے سے ابھیندو جی نہیں سکتا۔ یہ دیکھتی
آگ اُن کے خون سے نہیں اپنے خون کو بہانے سے بچھگی۔ بس اس
طرح یہ ماری پیدا مٹے گی۔ سہ

اس کا سبق پر نہیں ہے تو زیر میں نہیں
شکشان کے بغیر ٹھکانہ کہیں نہیں

سہد یو۔ میری تو مرضی ہے آپ چل کر زرا نشان کریں۔۔۔ عورت اسرا اعلیٰ پان
کر لیں۔

یہ سوگ ذرا کم ہو جائے گا۔ دل کو عورت آرام مل جائے گا
یہ منہ شتر۔ آرام کیسا؟ آرام کہاں؟ آرام تمام ہو گیا۔ جب روشنی نہیں آتی
آنکھوں کو لیکر کیا کریں؟ آرام تو ابھینو کیا تہہ چلایا۔ اب خاک آرام کی آتش کریں سہ

عیدہ کی وہ سٹوریشیں وہ دلو لے جاتے رہتے
اس کے جانے سے وہ سائے حوصلے جاتے رہتے

اور کہتے ہیں کلیجے توڑتے ہی جائیں گے

سند کر دو بدھ کو سب سسلے جاتے رہے

سہیلو۔ بس اب زیادہ کیش نہ کرو۔

یہ ہیشٹر۔ کیسے نہ کروں۔ وہ دیکھو سامنے لرجن آتا ہے۔ بلبھالو۔ بلبھالو۔ میرا
کلیجہ باہر آتا ہے۔ لاؤ طلبی لاؤ۔

سہیلو۔ کیا لاؤں۔ ؟

یہ ہیشٹر۔ بہت سی کالک (سیا ہی) کہ مہنہ پر کل لوں۔ ارجن مجھے نہ پہچان سکے
ارجن اس رو سیاہ کونہ جان سکے۔ ورنہ اس کے سوال کا میرے پاس جواب
نہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کا میرے پاس کوئی حساب نہیں۔ میرے پاس اس
کی امانت کا مال نہیں۔ میرے پاس ارجن کا پیارا لال نہیں۔

جب وہ سن لے گا خبر کیا جانے کیا ہو جائے گا

مجھ سے کو کیا اپنے بیٹے سے خفا ہو جائے گا

پتھر کو وہ اور سب روئیں گے میرے جان کو

دل کا دل روئیں گے گھر و گھر کدہ ہو جائے گا

(غم اور انہر سے سر نہ بچا کر لیا)

ارجن۔ (مدبر نشن کے داخل ہو کر) بھائی۔ یہ میں کیا دیکھتا ہوں۔ بھرا تا یہ ہیشٹر

کی یہ دشا۔ ؟

کر نشن۔ دھرم راج کی یہ دشا۔ ؟

ارجن۔ (یہ ہیشٹر سے) کہو کہو۔ دھرم راج۔

یہ ہیشٹر۔ دھرم راج نہیں پاپ راج کہو۔ پاپیوں کا سر تاج کہو۔

ارجن۔ ایسا کیوں کہو۔

یہ ہیشٹر اسلحہ کہ آج میں نے تیرے پیچھے حماقت کا کھانا لے کر پائڈ وکل
کی چڑ کاٹ ڈالی۔ اپنے ہاتھ سے اپنی پونجی خاک میں ملائی۔

کون گئی شام تر پھر ہائے نشیمن کس کا
 ہوئے پھول کو محتاج تو گلشن کس کا
 کون سی سین تو پھر تاج کہاں شربے کا
 جب سنگھاسن کا نہیں رتن سنگھاسن کس کا

ارجمن۔ مگر میں تو کٹل ہے؟ کھل کہاں؟ بھیج سین کہاں؟ ابھی سو کدھر رہے؟
 یاد مٹھ۔ مت پر چھو۔ ارجمن مت پوچھو۔ آگ کو مت بکھیرو۔ اس کا تاپ تم کو بھی
 بھج دے گا۔ بچے مت رلاؤ۔ میرا رونا تم کو بھی رلا دیگا۔

ارجمن۔ بھائی کچھ تو کہو۔
 یہ مٹھ۔ کیا کہوں۔ میں نے تمہارے جگر پر دودھ مارا چلا دیا جس نے سو بھڑا
 کا کیجہ جلا دیا نہیں اترا کا سر دسولٹا دیا۔ ہائے ابھی سو۔ ابھی سو۔
 ارجمن۔ کیا ابھی سو مارا گیا۔

یہ مٹھ۔ راج پاٹ جوئے میں ہرا۔ یہ رتن اس چومر پر مارا گیا۔
 ارجمن۔ جگر بیوہ میں مارا گیا۔ آپ ہی مرا اور کسی کو نہ مارا گیا۔
 یہ مٹھ۔ مارا۔ ایک نہیں سزاؤں کو موت کے گھاٹ اتار اکتوں کو سنگھارا
 دیوہ کو توڑا آخر آپ بھی دیوہ دھن اتیا دکا (دیوہ) کے دھوکے میں آ کر
 شریہ کو چھوڑا۔

گھامی ہمیں تھا سانس مگر اس کے گھٹ گئے
 مرنے کے دن نہیں مرنے مگر دن پلٹ گئے
 کیا آئی اس کو موت کہ برجھی سہی آ گئی!
 ایسی لگی کہ صاف کلیجے میں جا گئی!

ارجمن۔ پھر تو کوئی سوخ کی بات نہیں۔ وہ دلاوری کا سو یہ امت ہوا مگر
 کل کی شان کو دیا تو گیا۔ بہادرروں میں نام پا تو گیا۔

ارجن کی دھن بس وہی سستان ہو گئی
مانگو تم ایک بار تو میں بار بار دوں
بیٹے سزا بھی ہوں تو چہلوں پہ واردوں

کرشن۔ (خود سے) ٹھیک ہے بجائی اپنے بھراتا کا درد یا مٹنے کو بھراتا کا دل
رکھنے کو ضبط کئے جا رہے ہو۔ آنسوؤں کے بدلے ہمو کے گھونٹ پئے جاتے ہو
کوئی چیر کر دیکھئے۔ تو مہرا کیجہ بھی ٹھار ہو چکا ہے انتقام کا جذبہ دل کے اندر
پیدا ہو چکا ہے۔

ابھی تو وہ گیا بس ہاتھ مل کر
سلجھا لا دل کو چپکے سے سلجھ کر
مگر صدمہ یہ جب انگی سا بھر کا
تو کیا جاتے رہے گا کون جلی کر

یلدیش۔ بس ہو چکا۔ سب کچھ کھو چکا۔ ہونا ہونا تھا وہ بھی ہو چکا۔ تم ان سب کے
پاس رہو اور میں ابھینو کے پاس جاتا ہوں۔ بدنامی کے تمام داغ اس ہاتھ
پہ لگ چکے۔ بال ہتیا باقی تھی اس کے پاپ کا کلنگ بھی لگ گیا۔ اب اس بدنام
جیون کو اس ذلیل اور اچانت شریو کو رکھ کر نہیں جیا جائے گا۔ اب اور دہرم کا
ستیا ناس نہیں کیا جائے گا۔

دورشی بنا ہوں سب کا گنا سگار ہو گیا
آنکھوں کا سارے دھوکے میں خار ہو گیا
میں دہرم راج کیا ہوا دھڑٹ کیا ہوا
گویا دہرم کی جان کو آزار ہو گیا

(مرتا چاہتا ہے کرشن ہمارا ج روکتے ہیں)

کرشن۔ یہ کیا کر رہے ہیں۔ چھتری پتر مہبت کے سے پودھیں کو ہاتھ سے

پس تو دھیر پریشوں پہ ہی آتا ہے۔ کمال دھیر جہانوں کو پہ آتا ہے۔
 نہ جس گنگ میں خون نہیں وہ لاشتر کی اڈ کیا جان سکتا ہے۔ بجہا ہوا دل
 پ کا مزہ کیا جان سکتا ہے۔؟

پاپ کا نذرہ لیا جان سکتا ہے :-
 بشرطِ دید کی نذر۔ کیا سند میں کوئی اور پاپ بھی باقی ہے۔ کیا میرے پاس
 کسی اور نارغ کی بھی گنہگار نش ہے؟ کیا ایک دل اور کلیجہ رکھنے والے مانس
 سے لئے اس سے بڑھ کر بھی کوئی آزمائش ہے؟ بس مجھے مرنے دو۔ آتم
 نکھات کرنے دو۔

رہیں۔ تمام ایسا مت کہو۔ پتر کے لئے کیا میں آپ جیسے سہو در بھائی کو ہاتھ سے جانے دوں۔

نہیں غم پتر کا مجھ کو نہیں کچھ مٹر کی چیتا !!
میں ناراضی کا بھی سکھ سکھ سند کے سکھ میں نہیں گنتا
ہے ان میں کون سا ایسا وہ سکھائی نہیں ملتا
نہیں ملتا تو دنیا میں سگا بھائی نہیں ملتا
کرشن۔ سچ کہتے ہو سنار میں سو در بھائی در لہجہ ہے
یہ مشر۔ بھائی سہادیو۔ تم جا کر بھیم کی خبر لو۔

کرشن۔ کبیم کہاں گیا؟
 سہیلو۔ اس نے دھرتراشٹ کے تمام بیروں کو مار کر اٹھینو کو تربیت
 کرنے کو گندکھاٹی ہے۔ بس سمجھ لو آج ہی اس نے ہاتھ میں اپنی
 ذراں گنا اٹھائی ہے۔

اور چلن۔ اس کو اپنی گدرا اٹھانے دو۔ اور مجھے اپنے گانڈیو کو اٹھانے دو۔
 میرے پیچھے کور دس نے جو اترتھا کیا۔ اس کا بدلہ چکانے دو۔ تم نے آنسو
 بہائے مجھے خون بہانے دو۔

لہر سن۔ (سوکت) ہاں اب انتقام کا چند راودے ہوا۔ شانتی کے مارگ میں
جوار بھاٹا آ گیا۔ دیکھو چاہئے۔۔۔

کیا کیا ضرورت اب اس سیراب میں پڑیگا
دیکھیں تو کس کا بیڑا گرداب میں پڑے گا

ارجن۔ بتو۔ دھرم راج مجھے یہ بتادو۔ ارجن کا سر سو جھین لیا۔ مگر کس نے؟
اجینو کی موت کا الزام ہے مگر کس پر؟
یہ مشہور انبیائی جید رتھ پر۔ پاپی جید رتھ پر۔
ارجن۔ جید رتھ

یہ مشہور۔ نہ اس نے ایسے دیوہ کے اندر جلنے دیا۔ نہ اجینو کی سہا پتا کو ہاتھ
بڑھانے دیا۔ وہی اس کے بدھ (قتل) کا کالہن ہے۔

ارجن۔ تو پھر وہی اس کا ندیو کا بھوجن ہے۔ میرے تیرا سنی کے کھینچے ہو
بیٹھیں گے۔ میری دھیتا کے شعلے اسی کے خون سے بجھیں گے۔ میرے کرنا ہاتھ
کا پر ہت (ایہاڑ) اسی کے شیشہ کہتی پر گر کر اسکو چکنا چور کرینگا۔ کل ارجن
اسی کو اپنی جان دینے پر مجبور کرے گا۔۔۔

میرا غصہ اسی مور کو کے مرنے کی علامت ہے

میرا گاندیو کہتا ہے کسی پاپی کی شانت ہے

کرم کشن۔ ارجن۔ اتنا کرودھ۔؟ کرودھ خنڈا ل ہوتا ہے۔ کرودھ کرنیوالا

مانو آتمک جو اس کے کھیت میں چنگاریوں کے بیج ہوتا ہے۔

ارجن۔ کیا ایسے درآ چادی؟ ایسے مہتا کاری پر بھی کرودھ نہ کروں
جہاں تیرے چتا واہ میں جی جتا مواد کرودھ نہ کروں۔ میں سچ کہتا ہوں
گو رو۔ ماتا۔ پتا۔ اور آپ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ کل ضرور جید رتھ کا بدھ
کر دینگا۔ اور سویریہ است ہونے سے پہلے کرونگا۔

بہل تڑپ رہا ہے یہ سہل کے سامنے
 دل آتش بگر جگر دل کے سامنے
 یہ اضطراب ان کا لگا کر رہو ننگا اب
 اسن کو بھی جام مرگ پلا کر رہو ننگا اب

مرشن۔ ارہین۔ سوخ سمجھ کر پرہنگیا کرو۔ سوخ کر پیر و عرو۔

موت طیش کو لاؤ دل رنجور میں غم سے
 جھوٹے نہ بھر جاؤ کہیں جھوٹی قسم سے

رجن۔ مدد سو دن اب کچھ نہ کہو۔ نہیں تو میں اس سے بھی زیادہ کچھ کہہ جاؤنگا
 ہر تہی آگاش تاراگن اور دیوتاؤں کی بھی قسم کھاؤنگا۔ کہ میں کی ضرور سوتریہ
 روبر ہونے سے پہلے بید رہو کا سیس کا ٹڈیو کی بھٹیٹ چڑھاؤں گا۔

مرشن۔ یہ کسی کائنات سے وہ نہ مر سکا تو؟

رجن۔ تو سوتریہ است ہو جانے پر خود آپ ترمہ چپا میں جلی جاؤنگا خیار میں
 دل پہ لکھو لو۔ نشے کرو۔ اب میں کسی پرکاری جیدہ تھو کہ دنیا میں زندہ نہیں
 رہنے دوں گا۔ پتر کی آتما کو اور زیادہ دکھ نہیں سہنے دوں گا۔

ارجن کی یہ زبان ہے خالی نہ جاگے گی
 اور جیدہ رتھ کی جان ہے خالی نہ جاگے گی

(جاننا سب کا)

ایکٹ دوسرا پروردہ چھٹا

نظارہ کرشن ہمارا راج کا دیر

(کرشن کا گاتے ہوئے داخل ہونا)

گانا

کام پورا جب میرے ادھار کا ہو جائے گا
بوجھ ملہکا اس دکھی سنار کا ہو جائے گا!
دھرم کا پودا پھلے گا پاپیوں کے خون سے!
پتہ پتہ پھول اس گلزار کا ہو جائے گا!
درویدی سہی دیویاں سب ناریاں بن جائیں گی
انت جب دکھ چار کے پر پیار کا ہو جائے گا
تیر نعتی دھرم کا جانوں گا تب میں حیل گیا
جب کوئی آدھار نہ دھار کا ہو جائے گا!
جب نہ اس ساکار میں باقی رہے گا کچھ وکار
تب بھروسہ سب کو نہ آکار کا ہو جائے گا
(کرشن ہمارا راج کے منتری کا پرویش کرنا)

منتری - پرنام بھگوان پرنام

کرشن - آدھارک - تم منتری ہو بھگوان ہونیتی دھرم میں آدھان ہو تم ہی تبار

بھرت کے اس گھر سنگرام میں جو کھرام ہو رہا ہے۔ اس کے الزام سے کس
طرح بچنا ہوگا۔

سب کہیں گے کرشن نے ہی ناش کر دیا ہے سب
تم بھی کہتے ہو گے یہ پھل چھند کی مایہ ہے سب
مشرقی۔ بھون۔ ہونہار کے آگے تو ہر کسی نے مر جھکا یا ہے ہونہار کی گرد سے
کس نے اپنا دامن بچا یا ہے؟ کوئی روگ سے مرنا ہے کوئی کسی صدمے سے جان
دیتا ہے کوئی کسی ستھیار سے اپنے پرلن کھوتا ہے قاتل نے تلوار چلائی۔ مقتول نے
جان گنوائی۔ پرنتو دامستویں مارنے والی چیز موت ہے اس کا کوئی نام نہیں
لیتا اسکو کھئی دوش نہیں دیتا ہر کوئی یہی کہتا ہے قاتل نے مارا بیماری سے
مرا۔ جلی نے بہا یا۔ اگنی نے جلا یا۔ یہ سب ہے ہونہار کی مایہ۔

گانا مشری کا

کبھی دھوپ کبھی سایہ
سب ہونہار کی مایہ۔ سب ہونہار کی مایہ
مر مر کھیت کسی نے بویا
بال بال نینوں سے دھویا
رکھتا ہست نہیں پل بھر بویا
پل بھر میں ادھوں نے کھویا
بن روئے کچھ بن نہیں آیا۔ سب ہونہار کی مایہ
ماتانے اتنی دکھ سے پالا
رات جاگتے دن کر ڈالا
مارا موت نے آکر بھالا
جلی چتا کھڑکی جب جوالا

ماتا نے نہیں پران جلا یا۔ سب موہنار کی مایہ

کوڑی کوڑی مایہ جوڑی

جتنی جوڑی اتنی ٹھنڈی

ہن گئے لالہ لاکھ کر دئی

جھڑوں نے آکھیں پھوڑی

رورو کہ کھستایا۔ سب موہنار کی مایہ

بھرا اکھنڈ ہو پریوارا

اک سنار و جئے کر مارا

جب مرتیو نے پر بارا

چلا نہ زیتیا کوئی چارا۔

پنڈ ترپن کو ایک نہ پایا۔ سب موہنار کی مایہ

کرشن۔ یہ سب ہے موہنار کی مایہ۔ تو پھر ہم پر کیا ازام آیا۔ موہنار سے ہی

دشمنوں کا نگہار ہوتا ہے۔ اور موہنار سے ہی بھارت کا ادھار ہوتا ہے۔

منتر میا۔ دیکھئے تو موہنار نے ہی ارجن سے ایسی بھاری پرہنگیا کرائی۔

کرشن۔ اور ہم نے بھی ارجن کی پرہنگیا کو پورا کرنے کی قسم کھائی۔

منتر میا۔ اپنے بھگتوں کے لئے آپ کا ہر دایا ادا ہے۔ آپ کا سب کچھ

بھگتوں کے لئے تیار ہے۔

کرشن۔ جاؤ منتری تم ذرا جا کر دھرم راج یہ شہر کی خبر لاؤ۔ جہاں تک

ہو سکے اسکو سمجھاؤ۔ کہاؤ دلاؤ پھر طلبہ کی لوٹ کراؤ۔

منتر میا۔ جو آگیا (گیا)

کرشن۔ اب ارجن کی پرہنگیا پورتنی کے لئے یوگ خشکی کا پتھر دکھلاؤں لوگ

مایہ کو بلاؤں۔ آؤ یوگ مایہ پر گٹ ہو جاؤ۔

(ممالی بجانا یوگ مایا کا پرکٹ ہو جانا۔ اور یوگ مایہ کا کرشن کی کوئی کرنا کا نام)

گکانا۔ یوگ مایہ کا

شرن میں آپ کے بھگون یہ داسی آتی ہے
چرن میں سیس کو بھگون کے بھگاتی ہے
مہیں تو یوگ کے دیکتا ہو پریم ہوگی ہو
یہ مہان آپ کی ہے کھینچ کر جو لاتی ہے
اٹھا کے بوجھ زمانے کا ستم و ہرنے ہو
مہار سے جو ملے ہیں یہ تمہاری چھاتی ہے
مہیں نے یوگ کی دنیا میں ہے بنا ڈالی
مہیں سے یوگ کی نکلتی بھی مان پانی ہے
بلو گئے گیان کو گیتا کا چکھ لیا ماکھن
تمہار سے گیان کو جو بھی کہاں یہ باقی ہے

نربانی۔ پر نام بھگون پر نام سے

تم ہی ہو جو کہ پریمی کا سدا سمن کر تے ہو
سے ہو سار تھی بھگتوں کا ایسا مان کر تے ہو
کسی کو مار تے جیون کسی کو دان کر تے ہو
ہزاروں روپ سے لاکھوں کا تم کلیان کر تے ہو
جہاں ٹیر کسی نے دن تو کی تم رات کو پہنچے
کہاں شکم کسی کی جو تمہاری بات کو پہنچے

کرشن۔ یوگ مایہ۔ ہم نے مہیں کیوں بلایا

مایہ۔ سوئی آگیا پانن کر کے کو

کرشن۔ اے پریم بھگت! میں نے بتایا کہ کل تیری

امت ہونے سے پہلے حیدر خد کو مار دیں گا۔ پتر کے بدلے اس انبیائی کا
سرا تاروں کا۔

بات گھٹ جائے گی گرا اس میں کمی ہو جائے گی

بات گرا اس کی کمی اپنی منہی ہو جائے گی

مایہ۔ عیلت کی بات گئی۔ تو جگنوٹ کا سمنان کہاں رہا، گاندیو کی عزت
گئی۔ سدیشن کا مان کہاں رہا؟

کرشن۔ تو سنو۔ کل دن میں کچھ کال رہتے سورج پر مایہ کے بادل پیدا
اقد اس پر کار آکاش پر چھا جاوے۔ مقرر کے سے پہلے ہی سورج کو ایا چھا
کہ ہر کسی آنکھ کو سورج غروب ہو جانے کا دشواری ہو جائے۔ مایوں کا جان
کہ بچپوں (طاہروں) کو اپنے گھوٹلوں کی تلاش ہو جائے۔

مایہ۔ آپ کی آگیا انوسار (مطابق) ایسا ہی ہو گا۔

کرشن۔ جب تک دن باقی رہے گا۔ درلودن حیدر خد کو میدان میں
آنے دیگا۔ ارجن کے ساتھ اس کو مکر نہ کھانے دیگا۔
مایہ۔ یہ تو ضروری ہے۔

کرشن۔ اور جب تمہاری مایہ کے کالوں سے یہ امت سمجھا جائے گا تو جی رہتا
گھنٹہ اور سنی سے بھرا ہو ارجن کو آن چڑھائے گا۔ اس کو حق میں جل جائے
کیسے طعنوں سے جلائے گا۔

مایہ۔ بے شک وہ اس اکیان میں چھنس جائے گا۔ کہ پانی پر تکیا کے انوسار
ارجن کو مجھے مارنے کا ادھیکار نہیں رہا۔ دوسری پر تکیا کے انوسار ارجن
کو چپا میں جلتے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہا۔

کرشن۔ اسی لئے تو ہم نے یہ گیتی ملائی ہے۔ کہ ہمارا کتا بچہ میں آتا ہے؛
مایہ۔ آگئی۔

کرشن۔

کسی کی ہر کوئی امداد پر تو کام چلتا ہے
 کہ دیکھ تیل اور بتی کے ملنے پر ہی جلتا ہے
 ہماری گیتی چلے تھکے تو اسکا کام چل جائے
 رہے سحر ن کہ جادو عین وقت کا کام چل جائے

مایہ۔ میری طرف سے نشہ چنت رہے گیگا۔ اور کچھ آگیا؟
 کرشن۔ اور؟ اور جن کی دو پگنگیا ہیں ہیں اور ہمارے کی بھی دو آگیا ہیں
 ہیں۔ دو ہی آشا ہیں ہیں۔

مایہ۔ ایک توفہ اور دوسری؟

کرشن۔ دوسری یہ کہ جس تیر کی نوکی پر بنیہ رتھ کا کال و شرا کر رہا ہے
 وہ دیو آ دیو ہا دیو کے پاس دھرا ہے۔ اسکو بھی لانا ہوگا۔ اسلئے کینڈلش پر
 جانا ہوگا اور سو بیہ اودے (طلوع) سے پہلے فٹ کر بھی آنا ہوگا۔

مایہ۔ آپ اسلئے جائینگے؟

کرشن۔ ارجن سمیت جائینگے۔

مایہ۔ اس کاریہ میں میری کیا مہانتا درکار ہے؟

کرشن۔ یہاں کہ تم رات کی پہلی میں مایہ کا دستار کو گہری نیندرا میں
 سرشار کرو۔ جب تک ہم کینڈلش سے لوٹ کر نہ آجائیں۔ سو بیہ کر لوں
 کے سینک (سپاہی) اندھ ہمارے پی شکر پر دجئے نہ پامیں یکیشی نہ جہیں
 مندردن اور دیو استھانوں میں پجاری شہنشاہ اتھا دی نہ بجائیں۔

مایہ۔ الپا ہی ہوگا۔ جب تک آپ اسی استھان پر لوٹکر نہیں آئیے سو بیہ
 فکروان کے سنہری رتھ کے گھوڑے آکاش کے چھتر میں دم نہیں جاتے
 جائینگے۔

کرشن۔ تو بس جادو اور ساودھان رہو۔

مایہ۔ الپا ہی ہوگا۔

کرشن۔ ہوگت) اس طرح پارجن کا کام ہو جائیگا۔ آج کی رات ہی تو اس
بکھڑے میں بسر کرنی پڑیگا۔ رات ایک لمبی پاترا میں ہی بسر کرنی پڑیگی
لکھنؤ کیلئے سب کچھ سوئیکار کرنا پڑتا ہے۔

بجگت پر بھی ہیں میرے تو ان کے میں پیار و نہیں ہوں
کیا کروں لکھنؤ کے تو میں کفش بردار و نہیں ہوں
اتنے میرے پیار کا رہتا ہے پیاروں پر سدا
ناچتا ہے دل میرا ان کے اشاروں پر سدا

منتر کی سڑا کر شریان میں نے بدھتھر کے تو پاس جکر انکو سمجھا کجا کر رہا
ستائے کو شیا پر لٹا ہوا۔ پڑھو اور میں کو نہیں پایا۔

کرشن۔ تورہ ماننے دیکھو پتر و یوگ میں دیوانہ وار بیقرار لاچار سیہ دیکھ
وہی تو نہیں آ رہا۔

منتر کی۔ وہی ہے۔ ارجن ہے۔

کرشن۔ ارجن ہے تو دیکھو کیسی سوچنیہ دشا بنائی ہے۔ مانو کو کھنم
پر سھول کی گھٹا چھائی ہے۔

زخم وہ ہے آئینہ انکور جس کو دیر میں
دیکھ لو دیوانگی آنندھی مکی ہے اندھیر میں
آگئی ہے پانکوں کی سی طبیعت خیر میں
ایسا یو دھا اور پڑا ہے بے بسی کے پیر میں
ایک بھی دیدا نہیں اچھی ہے اس سنہار میں
پتر کا صدمہ مگر ہے چھٹ بھاری مار کی

(ارجن کا دیوانہ وار داخل ہوتا)

ارجن۔ کہاں گیا۔ کہاں گیا۔ میری خوشیوں کے پیار جاگ کی لہر کہاں لے
ہو گئی میرے امیدوں کے باز میں اٹھکیاں کر نیوالی یاد شمیم کہاں ہو گئی

وہاں۔ جہاں سورگ کی اپڑا میں اپنا دل غریب تر ہے (امی) دکھلا پا کرتی
 ہیں۔ جہاں پریم آنند کی شمع میں مکت آتی وں کو گودیوں کی پا کرتی
 ہیں۔ بچے تو وہاں ہے۔ اچھنید تو وہاں ہے۔ وہاں تو آنند ہی آنند ہے
 مگر نہیں۔ تیر کی آگ کو آنند کہاں؟ بول بول تو کیوں اور اس ہے بتاتا
 تو کیوں نہ اس ہے؟ اس لئے کہ تیر کی موت کا مارن پانی جید رتھ ابھی کچھنی
 پر سانس لے رہا ہے؟ ہاں یہی کاٹلے بچے سورگ میں بھی دکھ دے رہا
 ہے۔ شانز ہر بیٹا شانت بیٹا۔ جید رتھ اب دنیا میں کٹوڑی دیر کا بھان
 سے تیرا پیار باب تیرا یہ نرغ چکائے کو ساد دمان ہے۔ اس کا دل اور
 بھجے۔ انتقام کی آگ سے جل رہا ہے۔ اس کا کانٹو انتقام کے شعلے بھیر
 رہا ہے۔ اس کے بان اگنی جھاڑ رہے ہیں۔ یہ ساری آگ اب جمع ہو کر
 انیاں جید رتھ کی چتا بن جائے گی۔ جلائے گی۔ اور اس کو ضرور
 جلائے گی؟

کھاتا ہے کاٹ کاٹ کے یہ آسمان مجھے
 ہے رشتہ حیات بھی بارگراں مجھے
 نوچوں نکا بال بال کوئی لونگا اسکا خون
 من جائیگا وہ دھڑے وہ پانی جہاں مجھے
 تیار ہو جا۔ پالشٹ تیار ہو جا۔ بال تیار سے تیار ہو جا۔ تو آنند ہی
 ہے تو میں ٹوٹا ہوں۔ تو آگ کی چنگاری ہے تو میں شعلے کے تھان ہوں
 تو کیلاش ہے تو میں ہا چل ہوں۔ تو آگ کی بھٹی ہے تو میں آگ بھانے
 والا بادل ہوں۔ آتا ہوں۔ آتا ہوں۔ تو نے طوفان عینر سمندر ہو کر میرے
 بیٹے کے خون کو پی لیا۔ تو میں سورج کی کرنوں کی طرح ان کیسری
 بالوں کی کرنوں سے تیرا خون کھینچ لوں گا۔

آج تعلق میرا کھانڈیو اس دشمن پر ہے
آتش تیروں کی دہشتی آج اس دشمن پر ہے
انجنت ہیں مجھ سے بھوجن شوان کھانیکے لئے
گیدھ ہیں میرے صبر اس کی لاش پانے کیلئے

کرشن۔ ارجن ہمارے بات سنو
ارجن۔ یہی جیدھ کو قتل کرنے کی بات ہے تو سنو گا۔ ضرور سنوں گا۔
شواؤ۔ شواؤ۔ میرے کانوں کو ضرور سناؤ کہ وہ پانی جیدھ آگیا۔ شکاری کے
پیر کو شکار پانگیا۔

بال ہتیا اس کو آگے بڑھ کے بولی ہے کہ جا
بال نہتیا اس کے سر پر چڑھ کے بولی ہے کہ جا
جا کہ تیرے پاپ کا ہے پراسیت ارجن کے پاس
کوئی کہدے کان میں ارجن کھڑا دشمن کے پاس

کرشن۔ کچھ اپنی پرہنگیا بھی یاد ہے !
ارجن۔ یاد ہے اور اس پرہنگیا کو پورن کرنے سے پہلے کھانا پینا سونا کھانا
کاریہ میں سادھان ہونا۔ تجھے بال ہتیا برہم ہتیا اور شمشیر ہتیا کے گمان ہے
میں سورج ڈوبنے سے پرہتم اس کے پران لے لوں گا

جتا میں جل کے درنہ اپنی پیاری جان دیدوں گا
کرشن۔ تو سے گنوار ہے ہو۔ یا پرہنگیا پوشتی کا کچھ علاج معلوم ہو رہا ہے

ارجن۔ علاج !
کرشن۔ ہاں ذرا آنکھیں کھولو۔ اور دیکھو۔ سوچو۔ علاج

ارجن۔ علاج۔ کنگوان۔ جب تم سو علاج کا ایک آج علاج میرے پاس
موجود ہو تو پھر کیا علاج سوچ لیتا۔

تمہیں سے ہے یہ رزق کھڑی اور کافری کا
 تمہیں ہوا سرا دل کا بھروسہ زندگانی کا
 تمہیں جانو گے کھاتہ میرے بادھے اور کھانے کا
 ہے سرمایہ تمہارے ہاتھ میری لالچہ دانی کا
 کرشن۔ تو سو جہاں میں کہتا ہوں میرے ساتھ چلتا ہوگا۔

ارجن۔ کہاں لے جاؤ گے؟
 کرشن۔ بھگوان شکر کے درشن کو
 ارجن۔ کیا سش پر یا کہیں اور؟
 کرشن۔ کیا سش پر

ارجن۔ پر یو جن (عزم من)؟
 کرشن۔ پر یو جن کی حلیہ میں نہیں رہا دیا جائیگا کہو۔ ہاں کرو
 ارجن۔ سیدک تیار ہے
 کرشن۔ ہے

وہ شکر ایسے بھولے ہیں بیٹے وہ دعا بن کر
 چلے گئے روگ بن کر اور آؤ گے روا بن کر
 اور تو سوریہ نکلیگا اور دھڑکا کے لائیگی
 سواری بھاگ کر روتی ہے چٹکی جو ہوا مہر

پٹیا نھے کی آواز یہ گڑ گڑ کا غور ہونا دلوں کا سوار ہونا
 دوسری آواز بد گڑ کا آکاشی میں اڑ جانا۔

ایکٹ دوسرا پر وہ سالواں

کیلا ش

نظارہ :-

کیلاش پر بت پر گر واپس پر سولہ ارجن اوکے شن کا ارجن
 ارجن - پر جو کیلاش پر بت تو یہی ہے۔ تھکوان شکر کہاں ہیں ؛
 کرشن۔ جہاں سے مردے جلتو کا پرکاش بھلتا اور پھیل کر پھرتا ہے
 وہاں ہیں۔ وہی بارل میں ہیں اور بجلی میں شمع ہیں ؛
 وہی خوشبو ہیں سچوئوں میں وہی بھونو نہ بھنم ہیں
 وہی والیو میں خیتلہ تھک ہیں وہ تاروں میں
 وہ ہیں ہر چیز میں جیسے سر میں رہتی ہیں تاروں میں
 ارجن۔ تو کیسے پرکشش ہونگے ؛
 کرشن۔ دل کے خنورے کی تاروں کو پریم کی انگلیوں سے بجاؤ بندر لگ کے
 مان خود بخود پرکشش ہو جائیگے۔ دیالو میں بہت جلدی دیا میں آئیگے ۔
 دو دلوں کے جب کہ حکم باہمی ٹکرا آئیگے
 اگنی سے سوکر پرگٹ پرکشش وہ ہو جائیگے
 ارجن۔ تو تھکوان شکر کی آواز سننی گانا چاہئے شہر بندھو کو رہ جہانا چاہیے
 کرشن۔ ہاں ہی اچھی گیتی ہے۔

گانا (دولہ کا)

متم و شو کے آدھار ہو کیلاش پتی ہو
مریات میں سامر لکھ ہو و کھیات جتی ہو
کیلاش پتی ہو۔

گر آپ کی درشتی ہو تو مالش کی گتی ہو
اچھا ہو تمہارے تو لے لیش کیری ہو
کیلاش پتی ہو۔

کیوں کر نہ دیا آپ کی بھگتوں کے پتی ہو
ست دھرم کے سادھن ہو نہیں اور پتی ہو
کیلاش پتی ہو۔

جہاں پر نے تم ہی رہو تم ہی بھوت کے ناتھ
سدا بھگت کے مہت ہو سدا بھگت کیساتھ
کیلاش پتی ہو۔ شکر کا ایک کھیلا سے پر گٹھ ہونا
شکر۔ ادھو۔ اور ہو بجا گہر خوش نصیبی ان خوشیوں جس بھول کی تلاش کر رہی تھی
بھول خود بھی خوشیوں کی تلاش میں آ نکلا۔ قطرہ تو آج تک روا کہ میں ساگر
سے جلا ہوں۔ پر نہ تو آج ساگر کو قطرے پہ پہنتے اور یہ کہنے دیکھا
کہ بھاتی تو کچھ سے اور میں کچھ سے بنا ہوں ۛ

جسے ہم ڈھونڈتے ہیں وہ ہماری کھوج میں نکلا
بکھیرا ہم نے دریا کو تو دریا موج میں نکلا
رہا دل میں جو نکلا تو اب آنکھوں میں سمایا ہے
رہا جواب ملک پر دے میں وہ ظاہر میں آیا ہے

کرشن۔ بھگتوں۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

شکر۔ یہی کہ ۛ یہ مرلی دھرم کی بیلا ہے بد و تمدن کی مایہ ہے
کہ تیرے آپ چل کر پاتری کے پاس آیا ہے

کرشن۔ بھگوان ہم تو آپ کی گودی میں ہے۔ آپ کی آنکھوں کے سہارے ٹھک
 ٹھک کر چلے آپ کے آگے ہماری لہاں، ہم یہ سواراج ہیں تو آپ یہ وراج
 کے بھی سرتاج۔ ایسی ویسی بات کہہ کر نہ لکھا ہے۔ بھگوان بھگوان کو نہ شری
 مگر کچھ طبیعت ہے یہ بھوان بن دکھائے ہو
 ترنت ہی رکھ جائے ہو ذرا بھر میں رچھائے ہو
 ہیں جتنے دلوتا بھاری تپ یا کر کے ملتے ہیں
 مگر ملتے ہو تم ایسے کہ جیسے گھر کے ملتے ہیں۔

شکر۔ آپ جو کچھ کہہ گزریں سب تمہارے ہے۔ سورج کے سامنے کوئی دیسک
 جلا بیٹھے تو اکار تھ ہے آپ مجھے نا تھ کہو تو کیسے بن آئے؟ کیسے ان شبدوں
 کا اچارن اوجھتا چھا جائے؟ کچھ تو کیوں کھوت نا تھ ہی کہتے ہیں۔ پرتو آپ
 تو وشو نا تھ کہلاتے ہیں۔ وشو کی اوتہی۔ پالوں اور نگہار سب آپ کے
 اشارے پر ہی اپنا اپنا جھکاؤ دکھلا رہے ہیں۔ برہما اوتہی۔ وشو پانتا۔
 اور وشو ٹھک رکھنے والے تو نام اتر کے جاٹے ہیں۔ ہم تو صوب کے صوب
 کہیں اور کھلاڑی آپ ہیں۔ ہم سب بیٹھے اور آپ باپ ہیں۔

یہ چتر وشو کے سب آپ کے سہارے ہیں
 ہیں چاند آپ ہی ہم تو صرف ستارے ہیں
 کرشن۔ ہرے ہرے۔ سبکہ ان آپ اپنے بھولے پن سے مجبور ہیں۔
 مان کرتے ہو یہاں تک کہ پڑھا دیتے ہو
 ایک ذرے کو نلک پہی تپڑھا دیتے ہو
 بھولے صورت کے نہیں بلکہ ہو بھولے دل کے
 دل میں گھس جاتے ہو بھگتوں کے دنوں کے بلکے

شکر۔ اچھا یہ کہ اب کب تک سرتیوں کی سیر سے طبیعت سیر نہ ہوگی۔ کیا
 رچن انوسار گو لوں پہنچنے میں دیر نہ ہوگی؟

کرشن۔ ایسے لو پھتے ہو مانو کچھ جانتے ہی نہیں۔ سب جانتے ہو پر جان بوجھ کر
اکیں سوئے ہو۔ مانا ہو کر نادان بنے ہو۔

مہا بھارت یہ ہو جائے تو سب جھکے نہٹ جائیں
مٹیں کودیں پہلے اور پھر یاد دہی مٹ جائیں
کھیرے خود ہا بھارت کے بھارتی کو الٹ دینگے
یہ جگ پلٹے تو ہم بھی اپنے پہلو کو پٹ دینگے

شکر۔ یوں سمجھئے کہ ابھی جگ پلٹے تک گو لوک بایوں کو انٹھا رکھیں گے
ابھی اور کچھ کال راس بیلار چاہیے گا۔

یہاں تو راہ تکتے نت پر تھی یہ نہیں تھکتے ہیں
مگر ہیں آپ جو لیے ارادے دل میں رکھتے ہیں
کہہ راد دل ہے جو بھرتا ہیں گوئل کے گوپوں سے
بھارا دل ہے ... درشن کے لئے ذات جلتے ہیں
کرشن۔ دھنہ ہے آپ کی بقی کو۔

شکر۔ ہاں مگر آج نہ اور نارائن دونوں کس لئے پہ ہارے؟

کرشن۔ آپ کو معلوم ہے کہ کئی دونوں سے کوہ پانڈوں میں شکرام بھڑا ہے
آج کودوں لئے ملکر دھوکے سے ارجن کے پچرا بھنیر کو مار ڈالا ہے۔
جید رتھ ہی اس سے ناد کی بنیاد ہے۔ اور پھر دنیا میں سب پانڈوں
کے زیادہ عزیز اولاد ہے ارجن نے پتر دیوگ سے کر دہت ہو کر بڑی
کر لی کہ کل سور یہ است ہونے سے پہلے جید رتھ کا سہیں اتاروں گا
پتر کے بدلے پانی کو ماروں گا۔

کیا بیٹا تو ہاتھوں سے پر عزت ہاتھ رہ جائے
کئی ایسی ہو گیتی جس سے اس کی بات رہ جائے
شکر۔ تو مجھے جو آگیا ہودہ کر دوں۔

کریشن۔ بس یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ارجن کو جید رشتہ بدھ میں حرکت ہونے کیلئے
 بردان دیکھئے۔ جس بان سے وہ مرے۔ اسکو استعمال کر نیکی گئی سمیت
 وہ بان دیکھئے۔

شکر۔ ارجن پھر شوک میں کیا ہماری بات بھولی گئی؟ وہیں یاد کیا ہوتا پاش
 پت بان تو ہم نے وہیں بھجودیا ہوتا۔ نہ بھگت کو یہاں آنا پڑتا نہ بھگوان
 کو کٹٹ اٹھانا پڑتا۔

ارجن۔ کیلش پتی۔ پیاسے کو تو دریا پر جانا ہی پڑتا ہے بھگت کو بھگوان
 کے چرنوں میں آنا ہی پڑتا ہے۔

ہوئی ہے کام کی سہی یہاں پر آنے سے

ہوئے ہیں آپ کے درشن بھی اس پہانے سے

شکر۔ تو آؤ اور آؤ۔ ہر ایک ایسے چنٹوں (دوسرے خیال) کو ذارن کر لو جو منتر
 ہم اچارن کرتے ہیں اسکو من میں دھارن کر لو۔ (کان میں منتر دینا۔ آؤ پاشو
 پت بان آؤ۔ بان کا آنا۔ ارجن آؤ۔ آؤ۔ آنکھوں سے لگاؤ۔ لے جاؤ اور دشمن
 ہو و جئے پاؤ۔

ارجن۔ ادیکار۔ عہا نوا پکار۔

شکر۔ ایک بات یاد رکھئے گا۔ مویشیوں پر ہند اس کا سر دھرتی پر گرنے نہ پاتے
 اس کو کاٹتے ہیں آکاش مارگ میں اڑانے کو تیار نہ کریشن ہے۔ اور
 بھگوان آپ تو سر کی سب بات جانتے ہیں۔ اس کے بھگوان دردم
 کشیترا پر یو جن بھی جانتے ہیں۔

کریشن۔ بھلی پرکار ہے۔

شکر۔ جاؤ ارجن انشچیت ہوئے بار سے۔

ہے عمر کا آسپیس اندر پودنات کی پریت

ہوگی نشے بدھ میں ارجن تیر کا جیت

(پروردے کا گرایا جان)

ایکٹ دوسرا پروردہ آکھواں

(کا مک)

نظارہ - راج بیر کامرکان

(راج بیر بھوپتی کا پرولیش)

بھوپتی - مہاراجہ ہیں ہے ایک راج بیر کی کسی لئے باسلئے کہ میرے جیسا
شریف آدمی بیر میدان کسی کے ساتھ ہاتھ پائی کرے کتے بیوں کی
طرح دھم کی ہڈی پڑائی کرے لوگ کہتے ہیں کہ رٹائی میں ہاتھ دکھانا
بہا دسی کا کام ہے میں کہتا ہوں کہ مٹی پلید ہے تعمیر کی اور مہاراجہ
تو ہیں ہے ایک راج بیر کی لوگ سمجھتے ہوں گے کہ میں لڑنے سے گھبراہٹا
ہوں موت سے خوف کھاتا ہوں مطلق نہیں ہرگز نہیں آدے سے
لے کر انت تک نہیں ہاں البتہ میں امتہا پروردہ کا پورا قائل ہوں -
دھرم کا پہیہ راستہ ٹھیک ہے یہی ہمارے خاندان کی برائی یک ہے -
ہمارے دلہا تھے تو رٹائی کا نام سن کر ایک ہزار بیر بھٹوں کو جاتے تھے -
ہمارے چا رٹائی تو کس کی ایک کیڑی کا دل دکھ جلتے پراسٹو سہو پرتوں
کی خبر لاتے تھے - بھائی رام رام کہو کسی کا خون بہانا تو دور رہا مجھ
سے پوچھو تو میں آئسو بہانے کہ بھی پاپ سمجھتا ہوں شہریر کی جو مائیں
سکال تر دور ہٹانے کو بھی پاپ سمجھتا ہوں - کتے ہی جیو وں کی مٹیا
ہوتی ہے - پچ پوچھو تو میں سانس کا لینا بھی دھرم کے خلاف سمجھتا

ہوں۔ جو اس گھٹ کر مر جائے میں اس کا قصور معاف سمجھتا ہوں۔
 اب تم ہی تباہ میری زندگی ہے۔ یاد رہم دیتا؛ تم کو کتنا پڑے گا اور ضرور
 کتنا پڑے گا۔ دسہم دیتا۔ اب بد قسمتی سے میری یہ دسہم دیتا خطرے میں
 پڑی ہے شاہی اعلان کی بانگ سر پر ڈانڈ لئے کھڑی ہے مگر کہا سنتے۔
 بھاگ بھاگ لینا تو آسان۔ لٹہ جان کا لٹکان۔ راج بیر کی بددی تو
 سنبھال لی۔ یہ بے پیسے کی دلت تو جیب میں ڈال لی۔ اب بے تاد کھائے
 تو کون۔ راجہ کو ہے رٹائی پسند۔ اور میں دسہم کا پانچا اب یہاں وہ خوشامد
 کی ملوا۔ بھی نہیں چل سکتی۔ یہاں کوئی اور ترکیب نکالنی پڑے گی ٹھیک
 یاد آگیا۔ اسے اوموٹ اوموٹ (گلا پھاڑ کر) اور راج بیر کے دنا دار نو کر موٹ
 موٹ کر آگیا۔ جی ہاں۔ جی ہاں۔

بھوپتی۔ ایسے مورکھ تو کسی سے بات کر رہا ہے؛ جی ہاں کسے کہتا ہے؛
 موٹ۔ اپنے سوامی کو۔

بھوپتی۔ اے سوامی ہیں مٹھوں پر تیر مٹھوں پر۔ راج کہو۔

موٹ۔ راج بیر سہی۔ چمڑے کی زبان ہے یوں نہ ہلی یوں ہی سہی
 بھوپتی۔ ستو۔ علبی جاؤ! ایسے جاؤ جیسے توپ سے گولہ نکل کر جاتا ہے یا
 راج بیر کے گھر سے کاسری بھاگ کر نکلتی ہے۔
 موٹ۔ بہت خوب جا کر کیا کریں؟

بھوپتی۔ واگ بھٹ جی کو بلا کر لاؤ۔ فوراً لاؤ۔ ایسے لاؤ۔

موٹ۔ جیسے مردے کیلے کفن۔ لیجئے سرکار بس گیا سچہ خدمت گزار جانا
 بھوپتی۔ واگ بھٹ بھلے بدیش میں کوئی نہ کوئی ایسے تندہ سیر کالیں گے کہ
 رٹائی میں بھرتی ہونے سے جان بچ جائے گی۔ رٹنے کو توبہ رو جائے پاس
 مگر کرتا ہوں۔ مہلیا کے پاپ سے۔ درون آجیہ تو ایک ہی چکر ہو۔
 بنا کر بھد کتے پھرتے ہیں۔ ان کے چکر سے تو ایک ابھینو ہی مورا رہا ہے

بے شمار چاروں سے منت نئے دیر جو می پر چاروں شانے چت کرتے ہیں! اچھ
کو ایک گانڈیو کا اچھیاں ہے مگر یہاں ایسے ایسے کتنے ہی ہتھیاروں
سوا مان ہے۔ نیسے خوش آمد کا سد رخصت۔ شہید دھن کا گانڈیو۔ جی دھنوکا
بان (بجا ہے) شریکان کا کر بان۔ حضور سلامت کی میان۔ آپ کی جے ہو کی تلو
آپ بڑے آپ کے باپ دادا بڑے کی کٹر۔ بیلا غور فرمائیے جس کے پاس ایسے
ایسے ہتھیار۔ ۱۵ اور کسی سے کم ہمت دار۔؟

داگ بھٹ (اگر) راج بیرجی جے سری کرشن کی۔
بھو پتی۔ واہ آپ نے تو کتنے ہی خوب تیر فارا۔ ہمارا ج کرشن کو تو پانڈو کی
طرف داسی ہے۔ آپ نے دریودھن کے راج دسید ہو کر اس کی جے پکاسی ہے
سوئی جاسوس سن پائے تو آپ کی پدوی جائے اور میرا خطاب کیوں
ٹھیک ہے نہ جناب؟

داگ۔ اس میں سند یہ بھی کیا ہے کرشن کی جے ہوتی ہے اور ہوگی۔
بھو پتی۔ تو ہمارے وہاں راج کیا مفت میں بھلے بالنوں کے سر کو اسے ہیں
نہ تو ہا میں دریودھن کا وزیر۔ ایسی لڑا تادیر کہ بن جاتی تقدیر اچھا یہ تو
کہنے آ جکی سن بھومتی میں کیا ہو رہا ہے۔؟

داگ۔ ارہمن کے بیٹے اچھنیو کے بیٹا۔ گورو سینکوں کو مار گرایا ہر لہوں کو
گتھائیں کی۔ سویر سے مرہم ہٹی کرتے جان کم بختی میں آگئی۔
بھو پتی۔ نہ جانے آپ کے سکان اور کس کس شریف کل جان کم بختی میں آگئی
تو کہنے آپ تو سن بھومی کی سب باتوں سے واقف کار ہیں۔
داگ۔ جی یاں۔

بھو پتی۔ وہاں تو ہے کے ہتھیار۔ ہکا کام آتے ہیں۔ پانڈوان کے ہتھیار بھی؟
داگ۔ وہاں تو شریکان کٹا۔ ملو راتیا دی جو جلاتا جانتا ہو۔ وہی
اپنی جان۔ پکا لے۔

بھوتی۔ اور جو کئی دشمن کے آگے جی صند کھڑ کر سر جھکا دے؛
 واک۔ وہاں تو جی حضور کہنے کی فرصت ہی نہیں پاتی ہے خدا تلو لہی ہے اور
 گردن الگ ہو جاتی ہے۔

بھوتی دسولت، باپ رے۔ سن بھومی ہے یا دانے بھنانے کا بھاڑ۔
 واک بھٹ۔ اب تو تمام راجہ بیر راجہ دھیر راجہ بھوشن اعلان دولا بہار راج
 نے لڑائی میں ہلاتے ہیں۔

بھوتی۔ اچی لڑائی میں تو کیا تباہی ہی میں ہلاتے ہیں۔ برا ہود و سن آچاہیہ کا چکر
 بیوہ نہ چاتا۔ تو بھیدو کھد لکھر کی گتھی کو نہ گھٹاتا۔ ہمارے جیسے شولہیوں پر
 یہ کڑا دقت نہ آتا۔ وئیہ جی۔ آپ تو سمجھدار ہیں۔ کوئی ایسی تدبیر لڑائی کے لڑائی
 میں جانے سے جان بچ جائے۔ اہنسا پر سودھرمہ کے دھرم پر آپ بچ نہ آئے
 اور پھر میں تو ابھی نئی بہو بیاہ کر لیا ہوں۔ پنجہ مائیں گے۔ تو دونوں مل کر
 آپ کی کشل منا میں گے۔

واک بھٹ۔ کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟
 بھوتی۔ کچھ بھی نہیں جان بچے۔ ایسا بلیا بدو کہ پیٹ پاٹ سب ڈھیل ہو جائے
 رنگ ڈھنگ سب پلا ہو جائے جو کئی دیکھ لے وہی کہدے۔ کہ ہمیں چھوڑ دو۔ اس
 مردود کو۔ سن میں طاعون پھیلائے گا۔ دیکھتا پکڑا جسے مارتے
 آئے گا۔

واک بھٹ۔ تم۔

بھوتی۔ مگر کیا۔ یا تو یہ کہو یا وہ۔

واک بھٹ۔ کیا؟

بھوتی۔ ایک تلوہ سفید نکویا۔

واک بھٹ۔ ہرے ہرے

بھوتی۔ بس ویجہ جو۔ ہمارا آبرو و تمام۔

واگ بھٹ۔ آپ سنگھیا کھا کر چلنے کی سوچتے ہیں۔ تو دن میں دس مرتبہ
سے کیوں نہیں مرتے۔

بھوتی۔ اسی مرتبہ کا تیلہ اکلیش ہے۔ اسٹاپر دودھ دیا ہی تو میرا ادیش
ہے۔

واگ بھٹ۔ میری تو یہی ستمی ہے کہ ایک دن مرنا ہے تو وہیں جا کر کیوں نہیں
بھوتی۔ فلاحور کیجئے۔ میں وہاں مر گیا تو آپ کے بال بچوں کی کٹل کو بیٹا
گا۔ آپ کے لئے ملا کر ن بھرائے گا۔ (سوگ) اب نہا دیکھو جی کو مسک لگاؤں
خوشامد کا سہیا۔ پٹا پٹا رنگ کھا گیا۔ ذرا اس کو کام میں لاؤں۔
(خبر میں)

واگ بھٹ۔ مجھے آپ کا حکم ملنے سے کب انکھڑا ہے؟
بھوتی۔ انکار ہو بھی کیسے۔ آپ کے چا پیرے باپ کے لکڑیے پار تھے۔
اندیش ہی دیا پار تھے۔

واگ بھٹ۔ ابھی ہونگے ضرور۔
بھوتی۔ افسانہ پکے پکائی ہمارے چا کے ساتھ محبت کا ثبوت کیجئے۔
وہ ہمارے گھر والوں کا مفت میں علاج کیا کرتے تھے۔ دوائی گھٹیا ہو
یا بڑھیا دام نہیں لیا کرتے تھے۔ کارن کہ ان کے باپ مرنیکہ سب کے سب
وید راج ہو گئے ہیں۔ راہ راہ ابھی ان بزرگوں نے بڑے ٹھہرے
کو میں کھ دے ہیں۔ پئے جادو اس سب سے دیئے جادو۔

واگ بھٹ۔ اچھا تو آج سے میں آپ کو کھٹے دیکھوں آپ دن کے
مراہوں کی فہرست میں کھ لیتا ہوں۔ بچے طلب۔ پڑیا گرم
پانی کے ساتھ کھا جائیے۔

بھوتی۔ کاغذ سمیت یا بناں کاغذ کے؟
واگ بھٹ۔ بناں کاغذ کے۔

بھوپتی۔ جلاب ایسا سوکھ ریوی میں جانے سے رہ جاؤں۔ زندگی سے نہ چھوڑاؤں
 واک بھٹ۔ ایسا ہی ہے۔ مٹولی میں پکاس مرتبہ اٹھی بیٹھا پڑے گا۔ جے
 سرقا کر شبن کی۔

(جاتا ہے)

بھوپتی۔ جوں اور چل کر گرم پانی لاؤں ڈپڑ یا طاق میں رکھ دیتا ہے، جلاب
 کی پڑیا کا جاؤں۔ کوئی بھرتی کر نہ والا آنکھ کو بناں پڑیا کے جلاب ہے۔
 جاتے نکلا۔

جاتا ہے۔ پرانی بھوالبیلی سب بنتی ہے۔ اور
 اس کی اس بزدلی اور کیفیت سازش پر کھٹکا۔ کتنی

البیلی۔ دیکھئے کیا کا رہے۔ میرے گرم سے کچھ تو یونہی کاری کی کھاپیں؟ جو کس
 تھا۔ کچھ اس موفی سوت نے اپنا رنگ جڑا کر اور بھی کار بنا دیا اپنے
 دلش اور رکھال کے لئے پردہ میں جانا تو سرکھ کا دھرم ہے۔ پرنتو جو لوگ
 راج و دربار سے اُپاوی لے کر اپنی بیڑا کی ڈینگ مارے نہیں تھکتے۔ اُن کا
 پردہ میں جانا تو بڑا ہی سزوری ہے۔ اچھا دیکھتی ہوں۔ کیا رنگ کھانا ہے
 اس پڑیا کے بدلے راکھ کا پڑیا لپیٹ کر رکھ دوں۔

دوائی کی پڑیا اٹھا لیتی ہے۔ اور اس کے بدلے

ساکھ کی پڑیا بنا کر رکھ دیتی ہے اور جا رہی ہے

بھوپتی۔ (پانی کا گلاس لاکر) دیکھا۔ خوشامد کہ پتھر لگا کر اپنا کام بنا، اس کا

کام ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دوائی اپنا اثر نہ دکھائے۔ اس میں بھی ذرا خوف ہے کہ سفید

معدن۔ جو لائی باتھ میں لے کر واہ۔ واہ۔ دوائی کیا ہے رساؤں ہے بیڑی ہی

نوکتا پر دین ہے بڑی ہی سکھ دائن ہے۔

بڑی اکیر اور شدم ہے بڑی تاثیر والی ہے
ملی ہے راجہ یروں کو بڑی تقدیر والی ہے
(ملک راجہ کا مہونا)

کے لئے ہے یہودیوں کی

کھو پتی۔ (سوگت) کوئی بھرتی کرنے والا سوگیا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ کینٹ
جلا ب ابھی صلے سے نہیں اترا اور یہ پاچی پیٹ میں گٹھڑ کی طرح آدھیا والا ہوا
ہے ہو در یو دھن ہمارا ج کی جے ہو کوروں کی۔ جے ہونے مرے ہونے دھڑا تھروں
کی۔ جے ہو مر نوالے کوروں سینکوں کی اور جے ہو پیدا ہونے والوں کی بھی۔

تنگ - حاج میرزا -

بھوتی۔ جی۔ آپ کی تعریف؛

ملک میں کس تو زمین کے لائق ہوں۔ تو لیا تو ہے آپ لوگوں کی۔ جن کے نام کے ساتھ لشکر کی دم کے سمان اپنا دھڑکا شہتیر لٹک رہا ہے۔

بھونپتی۔ واہ تعریف میں اچھی نظر کی۔ مراسر تو بیجا ہے ایک راج بیر کی۔

ایک - - عافی چاہتا ہوں۔

بھو پتی۔ یہ تو فرمائیے آپ کا نام و نام کام؟

ہمک۔ میں نہ راج درید دھوی کی آگیا انوسار راج بیروں۔ راج دھویوں اتیہی

اپادھی رکھنے والے جہاں مشوں کو بدید میں بھیج رہا ہوں۔

پھوڑتی۔ کیا کہا یہ وہیں ؟

تک - حج ۲۰ -

بھو شکر :- (سوانگت) واگھٹ کی پڑیا کر مدد جس بات کا ڈر تھا وہی سامنے

آئی۔ نگاہیں لکیں شرمیاں میں۔

تنگ۔ بس میں کیا؟ آپ پھر بھی جائیں گے۔ آپ کو یہاں میں جانا پڑے گا۔

اور آپ کو یہ پتہ نہیں بھیجیں گے؟

بھوپتی۔ (خود سے) واہ باوا کامل سمجھ لیا۔ یہ کوئی زبردستی کا سولہ ہے (ظاہر ہے)
 شریکان مہربان عالی شان و دوان گنہ گن۔ کوئی ایسی ترکیب بھی ہے کہ میں
 بدھ میں نہ جاسکوں۔
 ملک۔ آپ بدھ میں جائیں گے۔ آپ کو بدھ میں جانا پڑے گا۔ اور میں آپ کو
 بدھ میں بھیجوں گا۔

بھوپتی۔ (سوگت) واگ بھٹ کی پڑیا کر دو
 ملک۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں۔

بھوپتی۔ ساجھ سوچو! مولانا جاس۔ سوچ تو یہی ہے کہ ایک کھٹے روٹی (آپ) کی
 کا مریض مارن بھومی میں چلا جاتے۔ تو کہیں وہاں بھی یہ بیماری نہ پھیل
 جاتے۔ یہ بھوت کی بیماری ہے نامراد۔

ملک۔ واہ آپ بھی میں استاد۔ نیلے جناب۔

بھوپتی۔ سنائیے شریکان۔

ملک۔ آپ بدھ میں جائیں گے۔ آپ کو بدھ میں جانا پڑے گا۔ اور میں آپ کو
 بدھ میں بھیجوں گا۔

بھوپتی۔ (خود سے) میں بدھ میں نہیں جاؤں گا۔ مجھے بدھ میں نہیں جانا پڑے گا
 اور آپ مجھے بدھ میں نہیں بھیج سکتے۔

ملک۔ (سر سے ہرنگ بھوپتی کو دیکھ کر) کیا آپ کو کوئی بیماری لگا ہی ہے؟

بھوپتی۔ اچھا کیا پوچھو۔ خون پی لیا پران چہنے باقی ہیں۔

ملک۔ آپ دیکھنے میں تو مرنے لگے ہیں۔

بھوپتی۔ مگر گھر کے۔

ملک۔ بس جناب آپ بدھ میں جائیں گے۔ آپ کو بدھ میں جانا پڑے گا اور
 میں آپ کو بدھ میں بھیجوں گا۔

بھوپتی۔ (سوگت) فرار سے کام لوں (ظاہر) نیلے شریکان۔ ایک تو میں

شرافت سے کام لیتا رہا ہوں۔ اب مجھے حیثیت سے کام لینا پڑا اور کچھ دن پڑاؤ
 دیتا ہے، سراسر تو یہی ہے ایک راجہ کی۔
 بنگ۔ تو کھڑے ہیں میں ہمارے کس پاس آپ کی شکایت لے کر جاؤنگا۔ اور باور
 کا بڑا آپ سے چھوڑاؤں گا۔ دیتا ہے،
 بھو پتی۔ اچھا دیکھا جائیگا۔ ہمارے کس پاس میرے پاس رہتے
 اختیار ہیں۔

(الہیسی کا بچہ مچا کے بھیس میں داخل ہوتا ہے)
 الہیسی۔ رن ڈالو۔ قسمت تباہ۔ ہاتھ دکھا لو۔
 برکھ۔ برہمک۔ کیا کرک۔ سنگھ۔ تالا اور بین
 مسیح۔ مسیح۔ دھن۔ نکر۔ کنبہ راشی ہیں پر دین
 بھو پتی۔ یہ کوئی بڑا جوتشی پڑت ہے۔ یہ ہمارے نیک بے کا۔ جینے مرے ملک
 حال تباہے گا۔ بے ہو ہمارے کس
 الہیسی۔ بڑے شہر گشتہ میں آپ کا پرشن ہوا۔ بڑا ہی لالچہ دایک ہے۔ برس کا راجہ
 جس سہائیک ہے۔

بھو پتی۔ یہاں تو جان کے لئے پڑے ہیں۔ اور برس کا راجہ سہائیک ہے۔ پڑے
 ہمارے یہ تو بتائے آپ نے۔ یہ دیا کہاں سے پاتا۔
 الہیسی۔ جو دیا کا گھر ہے۔ یہ سرسوتی بناسے آئی، گورو کا پاس ہے یہ اوتھ
 پدوی پائی۔

بھو پتی۔ گھر میں نے تو سنا ہے کہ یہ جوتش دیا بالکل ٹھیک ہے۔ مگر
 گھنٹوں کو آتو بنانے کا آلہ ہے۔

الہیسی۔ اس میں دوا کا قصہ نہیں ہمارے جیسا دوا میں ہو تو وہی میں
 نکالے۔ نہیں تو سزاروں پھر گھنٹے۔ رن والے۔ اور مانی آنے کا پتہ مول

پوچھا پھر دیا۔ سڑک کا کنارہ اور پوچھا۔ کوئی کسی بڑے آدمی کی معرفت اپنا رنگ
جما بیٹھا۔ کوئی مندر شوالے میں تاسن لگا بیٹھا۔ کوئی جھڑو سنگتا کا دعویٰ کر بیٹھا
بھولے بھالے بھارت واسیوں کا کیا ٹھکانہ۔ اور ہماری اسٹریٹوں کا کیا کہنا۔
جہاں سن لیا کہ بڑے خوشی بڑے دور سے پہلے میں پھر کیا تھا۔ کسی نے
سب۔ ہا ہا ہا۔ اور چلے۔ کسی نے صندوق میں سے دسترنما لانا اور چلے۔ کسی نے
نے نقد مال کا ٹوکہ میں ڈالا اور چلے۔ ایسے گورو اور ایسے چیسے۔ کرم کرتی نے
دوڑیں سڑک میں دھکیلیے۔

بھو پتی۔ تو پھر ہمارے آپ بھی تو اسی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔
الہیلی۔ کرشن کا نام لو بھائی کرشن کا نام لو۔

بھو پتی۔ یہاں جو آتا ہے۔ وہی کرشن کا نام لینے والا۔ سارے دنیا مور کھٹے براہم
اچی دیکھا جائیگا۔ ہمارا تو وہی کرشن ہے۔ جو ہماری خوشامد کو پسند کرے
اور ہمارے رتبہ بلند کرے۔

الہیلی۔ آپ بڑے بھائیہ وان ہیں۔ مائے کی رکھیا بڑی پر ریل ہے۔
بھو پتی۔ اچھا یہ تو جانیے ہمارے گھر میں ہر گھوٹا یا گھر میں؟
الہیلی۔ آپ کی نئی بیو کا سونو گیل بیٹا ہی کشت کر ہے۔

بھو پتی۔ وہ تو پراکتش نظر آتا ہے جب سے وہ گھر میں آئی۔ تہا سے جھڑکتی۔
ہا بھات کی لڑائی اور بیٹے میں جانے کی کم بختی آئی۔
الہیلی۔ اور جیسا کہ کہتی ہے تہا راسا تہ نہیں دے گی۔

بھو پتی۔ وہ تو میں پہلے سے جانتا ہوں میں پوچھا اور وہ ہال۔ جب وہ
ہوئی جو ان۔ تو ہمارا آجائیکا۔ کال۔ مگر ہمارا ج وہ میرا دم توڑا بھرتی ہے۔

الہیلی۔ جی مان جسم مار کرستی ہو کے ایسی کا چتر بنانے نہیں کوئے۔
بھو پتی۔ اور وہ میری پرانی بیو کیسی ہے۔

الہیلی۔ بس اسی سے مہا لکھیاں ہوگا۔

بھوپتی۔ لوک توئی سے سدہ رہا ہے۔

الہی۔ پرنتو پہ لوک پرانی سے سدہ رہیگا۔

بھوپتی۔ جب تو میں ضرور اس پرانی بھو کی تہہ کرونگا۔ تب ہی تو کہا ہے کہ
پرانا چادل قیامت دار ہوتا ہے۔۔

(نویلی کا داخل ہوتا)

نویلی۔ اس کی تہہ کروگے تو جبار جہنم میں پڑو چو لے میں۔

بھوپتی۔ آگئی اندھی۔ آگیا طوفان۔ واک بھٹ کی پڑیا کر مدد۔

نویلی۔ یہ کون سرا جوشی سا کھڑا کر رکھا ہے۔ بس نکل جاؤ۔ چلے جاؤ۔ دونوں میرے
مکان سے باہر ہو جاؤ۔

بھوپتی۔ لو بھائی ہم تو سمجھے تھے کوئی دھند اس مکان میں بیٹھ گئے۔ یہاں
ابھی سے پار فطی مل رہا ہے۔ کھر سبنا اسی کا نام ہے۔

نویلی۔ جس اب میں نہیں سنوں گی۔ جادو تم بھی اس کے چیلے ہو جلو اور مانگ کھاؤ
جادو نہیں تو اس لٹے سے سدہ ہا کروں گی۔

(لٹے کے کرپٹینا چاہتی ہے دونوں بھاگ جاتے ہیں)

واہ یہ کھر ہے یا کٹا چٹو خانا۔ اندھرائس بھرتنی سے سرکھپا آتی ہوں۔ تو
اس بھرت کے ساتھ مغرب کی کرنا پڑتا ہے۔

بھوپتی۔ سر دوباہ آکر لو بھوت صاحب کی بھوتی (ہاتھ جوڑ کر) معاف کرو۔ میری یہ
معاف کرو۔ اگر اس وقت مجھے اس حالت میں کٹا سر کا سیا آدمی دیکھ لے تو
میری سوگند پادھی تو کسی کی طاری یاد آ جائے۔

نویلی۔ اچھا دیکھو۔ تم سے میری فرمائشی پوری نہیں ہو سکتی۔ تو کرنا کر کے رولتی میں
چلے جا رہے۔

بھوپتی۔ سوگت، دنگ بھٹ کی پڑیا کر مدد۔

نویلی۔ اور تم دیکھو دوسری بھو سے پیار کرو گے۔ تو میں بھی کسی دوسرے پیار کر لنگی

بھو پتی - یہ بات تو پرکش نظر آتی ہے۔ اس بات کا تو میرا بڑا پاپا ہی گواہ ہے۔
 بوڑھے پاپے کی شادی کا یہی تو مزہ ہے۔

بڑی ہے ہائے محبت بھی سرخ گالوں کی
 اڑی ہے خاک سیرے ان سفید بالوں کی
 نہ بچے کو سیاہ کے لاتا نہ یہ دسٹ ہوتی!
 نہ ساکھ لاکھ کی میر کا بچے بھلا ہوتی!

نولی - ہاں مگر یہ تو بتاؤ وہ کونسا جو قشتی میر کا بوائی کرے اور تم شرق سے سنو۔
 بھو پتی - قسم ہے تمہاری میں نے تو دونوں کا نون میں مٹی ڈال رکھی تھی۔
 نولی - اچھا تو اب تم پرانی بھو کی قدر دگے؛

بھو پتی - کبھی نہیں۔
 نولی - اس کے پاس چایا کر دگے؛

بھو پتی - کبھی نہیں۔
 نولی - اس کے ہاں کھایا کر دگے؛

بھو پتی - کبھی نہیں۔
 نولی - اس کو محبت سے بلایا کر دگے؛

بھو پتی - کبھی نہیں۔
 نولی - پھر گھر میں کسے جو قشتی کو بلوایا کر دگے؛

بھو پتی - کبھی نہیں۔
 نولی - اچھا تو جاگ رگڑو۔
 بھو پتی - کیا تمہارے منہ پر۔

نولی - منہ پر کیا۔ زمین پر۔
 بھو پتی - واہ سب کچھ بھی کر دوں۔ اور پھر ناک بھی رگڑوں؛ مگر اسر تو یہ ہے
 ایک راج بیر کی۔

نہیں۔ اور سوز راج پر کھانا بھی چھوڑ دو۔

بھوپتی۔ یہ ذرا لیٹر بھی کھیر ہے۔ ہوتو بڑی خشکی کی بات ہے۔

نویلی۔ نہیں تو لڑائی میں جا کر اپنا پیر تاد کھلو۔

بھوپتی۔ یہ اس سے زیادہ خشکی کی بات ہے۔

نویلی۔ نہیں تمہیں ضرور لڑائی میں جانا پڑے گا۔

بھوپتی۔ سو گت اور تمہیں کہیں سے رنگیلے بچے بھائی بند سے ضرور جوڑ لاج

پڑے گا۔ رٹا ہوا دیکھو بھوپتی۔ اور تم کچھ کہو گی۔ وہی کرونگا۔ یہ دو باتیں خشکی

ہیں۔ میں تمہارے پیروں پر بیٹھا ہوں۔ مجھ سے سٹھی چاچی کروالو۔ چہرہ

دھجکوالو۔ اتنا میلہ ٹیکن یہ دو کام مت کروانا (پیر کھڑا تھا)

گھانا راج پر کھانا

ہوتی ہے اُس کی یہی گنتی جو بڑا بڑا تھوڑی چڑھتا ہے

سُن لے اے بڑھے رے کھوسٹ کیوں کنی میں بڑھتا ہے

بال ابلے سے شا دیا کر کے جو قسمت کے لڑتا ہے!

نئی نویلی سے نئی نویلی کا جوتہ سب جوڑتا ہے

سُن لے اے بڑھے رے کھوسٹ.....

جو بھی کالا بال راج ہوا کھڑا کھڑا کر جھڑتا ہے

سر پر سہرا دھر کر دولت... کیوں اپنے سر پر مٹاتا ہے

نہیں بھاتا تو اپنا گھرا پتا بٹا ہوا اُخڑتا ہے

نئی نویلی سے چہ نوں پر بڑھتا سسیں رکڑتا ہے

سُن لے اے بڑھے رے کھوسٹ.....

نئی نویلی سنہن رس مانگے تو دھرتی میں گڑتا ہے

پہ پے ہونٹوں سے تو مور کھ اب کیا ہوتی کرنا ہے

دیکھو ٹھنڈا کرے لڑکی اس کا پارہ چڑھتا ہے
جیتے جا ہے سستی فیری پریدہ نہیں گرتا ہے

ایکٹ دوسرا
پر وہ لڑاں

نظارہ: میدان جنگ

(ابھیند کی لاش پر سوکھدرا کا دلاپ)

سوکھدرا سے اپنا پیرا خود ڈبو بیٹھی ہوں یہ غانی ہوئی
کچھ کہ بھیجاں میں مجھ سے سخت نادانی ہوئی
بول میرے لال ماتا کو بلاتا کیوں نہیں
دور کر جاتا صبری گود کا میں آئی کیوں نہیں

تو اس دھواں میں پڑا ہے۔ پھولوں میں کھینے والے میرے پیاسے بچے کو
کیوں اس طرح خاک اور خون میں پڑا ہے۔ آہ۔ پلکوں کے دامن سے تیرے
شریر کی مٹی ٹھادوں۔ آگے جتا کے آنسوؤں سے استنان کرادوں۔
تجھے لوری نہ کر سزا دوں۔ نہیں رہیں رتو دیر سے سوتا ہے۔ پھر دی کی لور
دے کہ تجھے دنگا دوں۔ جاگ۔ جاگ میرے لال جاگ۔ نہیں بولتا نہیں
جاگ۔ ہ۔ ہ۔

نہیں اب نہیں بول لیکا کہ بے جان پڑا ہے
نہیں اب نہیں بول لیکا کہ ماتا سے خفا ہے
جھوٹا ہے کہ سچا ہے میرا پیار عمہ کھلے
مرتی ہوئی ماتا کو بھی اک بار نہ کھلے

نہیں بولا۔ نہیں جاگا۔ اب نہیں جاگے گا۔ اب تو سورج کی اپڑاؤں
 میں کھیلے گا۔ انہیں سے بولے گا۔ دکھی ماما سے نہیں بولے گا۔
 جس چیز سے بولے تھا وہ اب بند ہوئی ہے
 جس آنکھ سے دیکھے تھا وہ اب بند ہوئی ہے
 باقی بچہ ذرا جان تو ماما کو رہ جائے
 جاگے گی نہ قسمت میری اب ہاتے جگائے
 نہیں۔ جس نہیں۔ جان نہیں۔ بولنے کا سامان نہیں۔
 کچا بچہ یہ نہیں ہے کہ یوں ہی روٹھ گیا ہے
 کیا چھاتیوں کا دودھ میرے سوکھ گیا ہے
 (کرشن کا پردیش)

کرشن۔ ہیں سو بھدرا

سو بھدرا۔ ہاں بھائی مومہن آؤ۔ دیکھو تم بھی دیکھو۔ تم بھی میرے لالہ کی
 یہ دشا دیکھو۔ آؤ تم بھی روو۔ مجھے بھی ملاؤ۔ آؤ بھائی ہیں دو نوکر بیٹے
 یہ مگر تم سے بڑا سوکھا موتا پہنوں نکلتا ہے
 بہت کھنم میں بہت کم آنکھ سے آنکھ نکلتا ہے
 بھائی (کرشن سے)

کرشن۔ ہاں ہیں۔

سو بھدرا۔ تمہارے بھانجے میں اب تو کچھ نہیں۔ نہ سینہ ہے نہ پیٹ ہے
 نہ مومہ ہے نہ طاقت گفتار ہے۔

بولتا سنتا نہیں کیا کھینچ ہو گیا !

لال میرا کس لئے یوں تر دیتی رہا ہو گیا !

کرشن۔ سو بھدرا اب روئے لکھنے سے کیا ہو گا ؟

سو بھدرا۔ روئے سے آنسو بہیں گے جن سے یہ دل کے اٹھتے ہوئے غم کے

خٹے بھیس گئے، اتم کہتے ہو۔ نا۔ روو نہیں، دیکھو۔ یہ سامنے دیکھو۔
 چپ چاپ بڑا ہوا، میرا سنیوہ، پاتر۔ میرا پیارا میرا بھول شتم کی طرح مجھے
 رلا رہا ہے۔ ۵

مشکل سے تھا اُمید کا گلشن ہرا مٹا !

ٹوٹا نگر خزاں نے یہ دامن بھرا مٹا !

تقدیر کا جہاز کھینچ رہی جا لگا !

کیسے نہ رووے تیرا چھاتی میں آگیا

گرشن۔ ہم ابھنیو کے لئے غم کرتی ہوتا !

سو بھدرا۔ ہاں ابھنیو تھئے پیارے ابھنیو کیلئے دلائے ابھنیو کے لئے۔ ۵

اب آکاش سے مسموس تارا چھوٹا

ایسی کم نخت گھڑی آئی کہ پیارا چھوٹا

گرشن۔ نگریم کون سے ابھنیو کا شوکر رہی ہو !

سو بھدرا۔ اس کا۔ اس لال کا۔ اس جگر کے ٹکڑے کا۔

گرشن۔ یہ تختہ ہارے سامنے پڑا ہے۔ اوریدی اس کے کسی سوکھتم شریہ کا دکھ ہے۔ لہ

وہ لافانی ہے۔ اس کے لئے دانا نادانی ہے۔ نہ وہ مرا ہے اور نہ اس لافانی ہے کہ

اس کے لئے رویا جائے۔ یہ موہ نہیں دیتا کھپاتا ہے۔ شریہ روپنی گنگا

کی چلتی پھرتی لہروں پر اپنے چھایا کے کارن مٹا رہا آتا چلا بیان نظر آتا

ہے۔

سو بھدرا۔ بھائی تم ماتا کا ہر داکیا جانو، اس پردے کی استحاہ مٹا کیا جانو ۵

دل میں آنکھوں میں میرے بیٹھا تھا

کیوں نہ رہا کہ میرا بیٹھا تھا

دور کا درد کوئی کہا جاسنے !

وہ میرا دل میرا کھجے کی جانے

کمر شکن۔ سب کچھ تھار پر تو اس نے تو دیوروں کے موتوں سے شریعتی
کر چند لوگ میں استخوان پایا ہے۔ اور یہیں بھی تھارے اور اپنے پیش کو خوشبو
کی طرح ہر استخوان میں پھیلا دیا ہے۔ وہ چھتراتی کا پتر تھا اسلئے نور میں کام
آیا ہے اس سے بڑھ کر تھارے لئے اور کیا آئندگی بات ہو سکتی ہے
جب تک وہ یہاں تھا تمہیں آئند دیا ہے

وہ دیتا تھا سورگ میں جیسا کیا ہے

جتنا نہیں یہ دھرم کے اند کوں مہارسی

اس کے لئے جو سو تو ہے بھول مہارسی

سو بچھڑا۔ یہ میری بھول ہے یا موت کی بھول ہے۔ جو تھارے بنیہ یا تر
اچھیندو کا ٹھالیا۔ یا اپلوں کی بھول ہے۔ جو میری گود غالی کر کے۔ آخر کی سچ
سو فی کر کے اس چند مکھ کو اپنے پاس بلا لیا۔ ایسا بھالیا۔ کلاب بلائے
سے بولتا نہیں۔ خدا بھی آنکھیں کھولتا نہیں۔ ایسے جوان اور ہونہار بچے
کی موت اور رلائے نہیں۔ چتا سے بھیا تک آگ اور جلانے نہیں۔ ۵

مزموم ہے یہ کہ دل سے بھلا یا نہ جائے گا

یہ ظلم ہے جو کہ اٹھایا نہ جائے گا

ممتا ہے چیز کی کسی ماما سے پوچھئے

جس کا مرا تو پتر اسی ماما سے پوچھئے

کمر شکن۔ بہن تم یوں باولی بن جاؤ گی۔ تو اس بیچاری اڑاؤ کوں سمجھتا
اس کو کون دھیرج بندھائے گا؟ ۵

ظلمات ایک اور اٹھاؤ گی اپنے ساتھ۔ رور کے تم اسے بھی رلاؤ گی اپنے ساتھ

سو بچھڑا۔ وہ مجھ سے بھی زیادہ سینگے۔ میرے آئند تو پتی موت سے دھیرے

دھیرے سوکھ بھی جائینگے۔ مگر اس کے آئند روکے سے نہیں رکھیں گے۔ تنہا

رہینگے۔ اور اپنے ساتھ ایک سسٹار کو لے ڈوبیں گے۔

کمرِ شوق - سو بھرا - مہرے رن میں بیٹھتے ہوئے تو بڑے جگر سے کہا تھا کہ
 زندہ لوٹ کر نہ آنا۔ پرت گیا پوری نہ ہو تو صورت نہ دکھانا۔ جس پر ترستے
 اس دلیری سے تمہاری بات کو رکھ لیا۔ اس کے لئے تمہارا آنسو نہانا
 کہاں کا دھرم جاتا؟

سو بھرا - بھائی وہ پھرتا ہی کا دل تھا۔ جس نے یہ صدمہ میں پٹھایا اب یہاں آکا
 دل ہے۔ جس نے اس طرح رلا دیا۔ وہی آگ زندہ رکھنے کے لئے روٹی
 بنا کر کھلاتی ہے۔ اور وہی آگ پھر قیامت میں جلاتی ہے۔
 اس لئے بھائی یہ تمنا بھی بوجی ہوتی ہے
 جب بچہ چائے کوئی تیار پھرئی ہوتی ہے
 ہاتے ابھی۔ بیٹا ابھی۔

کمرِ شوق - اس ہاتے کا کچھ ٹھکانہ بھی ہے؟
 سو بھرا - کچھ نہیں بھائی۔ کچھ نہیں۔

میں یک سو دل کو کرتی ہوں پریشان ہوتا جاتا ہے
 کہ وہ کیا پر تے پر تے نو فریاد ہوتا جاتا ہے
 سنیہ اور پیار ایسے ہیں کہ ناطی سے نہیں اٹھتے!
 لگی ہے ہاتے ایسی ہاتھ چھاتی سے نہیں اٹھتے

کمرِ شوق - ان ہاتھوں کو اب چھاتی سے اٹھاؤ۔ دل کو سمجھاؤ۔ کس کو یہ دل
 دیکھنا نصیب نہیں۔ کیا کبھی کسی کا پتر نہیں موارا؟
 روئے گھڑی دو گھڑی یا سال روئے
 لہاقت گنوائی آٹھ کے تار سے بھی کھولے
 لیکن وہ کون ہے کہ جو رو کر نہ رہ گیا!
 عہد بڑا تھا تو بھی وہ چپکے سے سہ گیا

سو بھرا - تو میں بھی اس دنیا میں ہوں۔ سفار کا بھی نم ہے تو مجھے

بھی اس نیم کے لئے سر جھکانا پڑے گا۔ ایک دن چھٹی پر چھوڑ کر اس
دکھ کو بھلاتا پڑے گا۔

بے قراری ہو چکی اب تو قرار ہوتا رہا !

سو کھ جائیگے جب آئندہ پھر کہیں وارا

کرشن۔ دل کو سنبھالو۔

سو بھدرا۔ یہ آپ ہی سنبھال جائیگا۔

کرشن۔ تم کو دل سے نکالو۔

سو بھدرا۔ یہ آپ ہی نکل جائے گا۔

(اترا کا گاتے ہوئے داخل ہوتا)

گاتار بہ زبان پنجابی

تی سیو میں کتدی کتدی لٹی۔ تی سیو !

پڑی کھچی کچھوڑے رہ گئی ہمت میری تند چھٹی
سایاں وزہیاں پھوپھوں جھکڑی لا ہی کاگ مرنیہ چھٹی

سالو سارے سرگئے سارے باہی رہی نہ چھٹی !

رنگ رنگیلا چہ خاٹا لٹا لٹا لٹا لٹا لٹا لٹا

گنہ گئے پیا سنگ سارے نکوں کنوں بیٹ

تی سیو میں کتدی کتدی لٹی۔

زبان۔ ہاں ہاں کے کچھوڑے کے لئے زور لے گیا

کال جیوان کا میرے المیوں زور لے گیا

بدعت ہو جیوان کا کیسے رہ نہی خالی میان

جہ کہ تھی ستار وہ نہی ستم کو لے گیا !

سو بھدرا۔ دیکھ لیا تی وہی تو تھی !

گرشن - کون - ؛

سوچو چدر - اچھینو کی پیاری - بد نصیب را جگہ رکھی - وہی ہے وہی ہے مقیت
کی مادی - ہارے ارجن کی وہ ہو اور بد ہوا ؛ تمہارے بھانجے کی بہو اور بد ہوا
کتنا ازتہ ہے کتنا بڑا اندھیرے - آنکھوں سے دیکھو - اس بد ہوا کی دوش کو
مت دیکھو - اسے کا تو اس بد نصیب کے در دھیرے نالوں کو مت سنو نہیں
نہیں وہ تو سننے پڑ گئے - یہ بھالے تو جگہ اور کیجے پر کہنے پڑ گئے - ۵

آنکھ کو کتنا پڑے گا شیم گریاں کی طرف
نظم کو چھٹتا پڑیگا نود شکلاں کی طرف
پان جس کو پڑھتی وہ اب بیکنے آگیا
شعر جلتی ہی رہی پر دانہ چلنے آگیا

گرشن - ہیں - ذرا سہی سے کام لو - غور سے دیر کیجئے کیجے کو تمام لو -
اترا - (لاش سے مخاطب ہو کر) - ۵

پیارے کہاں کو چل دے وہ یاد ہیں افسار بھی
جب تم نے اپنے تار سے باندھا تھا میرا تار بھی
جب پیار میں بنتے تھے تم ولد دار بھی خنوار بھی
میں ہوں وہی اور ہیں وہی سب ہار بھی سنگار بھی
کیا جان کر مجھ سے پتی کرتے ہو اب پہلو اتھی !
یہ کون ہے اترا تہ ہے کپڑا نکھو دیکھو تو سہی
کیوں لیتے ہیں - ؛ ۵

مند کو چھپا لیا ہے کہو کیوں نقاب میں
کیوں آگیا ہے پاند سا کھڑا حجاب میں
تم نے تو اپسراؤں میں اپنا کیا ہے پاس
بتاؤ مجھ کو رہ گئی میں کس حساب میں

کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اکیلے ہی جاؤ گے۔ تمہارے ساتھ اور کوئی نہیں جائیگا
کیا اتارن میں بھیجتے سمجھتے کہ پرہیزگیا کو بھول جائیگی؛ نہیں تم کہتے تو وہ
بھی آئے گی۔

سایہ کبھی شریر سے ہوتا صاحب! نہیں
پر وہانہ سطح سے کبھی پیچھے رہا نہیں
سوامی جہاں کہیں ہیں وہیں سوانستی بھی ہے
سورج چھپا ہے چھپتی ابھی روشنی بھی ہے
کوشش۔ (خود سے) اب کس کس کو سمجھاؤں۔ سوکھو راتو کچھ بھی جائیگی۔
اترا کب سمجھنے لگی۔ اس کا واہ بھی زیادہ ہے۔ کچھ پوچھو تو اما کا درو پتی ہوتا
کے دکھ کا آدھا ہے

پیش کے پیار میں تپتی قدم بڑھ کر اٹھاتی ہے
ہے ماما تو ہمیں تک یہ چتا میں جل بھی جاتی ہے
سوکھو راتو۔ ہائے آنکھ یہ درشہ (نظارہ) دیکھ رہی ہے اور پھوٹی نہیں
کلیجہ بنتا نہیں۔ مچاتی ٹوٹتی نہیں۔

کوشش۔ اتر۔

اترا۔ کون۔ ماما۔ ماما پر نام

کوشش۔ بیا چن جیو ہو۔

اترا۔ یہ کیسا آسٹیر باد۔ میں اور چچو ہوں۔ چتا کے ہاں چنی چنیو
ہے۔ کہو نا جیو۔ اور تپا وہ نہ جیو۔ اب تو میرے جینے کا آدھا بھی
نہیں۔ ایسی آسٹیر دو میں ہے پانی جیو مکمل جائے۔ چہ جیو ہو کون جس
کا بھاگ ہو۔ چہ جیو ہو۔ کون جس کا سہاگ ہو۔

تو راگ رنگ جیتے کا انوراگ میں گپ
میرا سہاگ بھاگ تو سب آگ میں گیا

کرشن۔ اترا۔ وراثت سے کام لو۔

اترا۔ شانتی تو جی کے ساتھ گئی۔ اب مجھے پوتر کھلتی کا پرشاد دو کہ میں پران
ناٹھ کی چتا میں اپنے اس بد موالے کو جلا سکوں۔ جہاں دھگے ہیں میں بھی دھان
جاسکوں۔

جب آس ہی نہیں ہے تو سالنوں کی کیا چلے
جب تیل ہی نہیں ہے تو دیک بے کیا چلے !
گھر کا نہیں ہے سوامی تو گھر کی کشش گئی !
کس کام کا ہے بھول جو توشبو بھل گئی

کرشن۔ اترا۔ یہ مرنا اور جینا تو کرم و تش ہے کون نہیں گیا۔ اور کون نہیں جا رہا
دن کرنے سے یہ بڑا ٹھکانا ساڑ کا جو جا رہا، اس مشریر روپی پھر سے
جو کپشتی دیر بندھا رکھا۔ وہ کیا لوٹ کر آئے گا؟
وہ خود دغا مانی ہے اور دوسرے پر بے بس خاک ان کا
کہ مردہ مجسم کو تار نفس کا کب لگے

اترا۔ ماما تمہارے مہتے ہوئے میرا راج لٹ گیا بیکریس کا تاج لٹ گیا
کرشن۔ ایشوہ کی اچھیا۔

اترا۔ جب پتی نہیں رہے تو پت کہاں۔ جب بت نہیں تو ویت ہے۔ اور
جب ایسی ویت ہے تو مرنا ہی ادیت ہے۔

اڈاری موت کی آندھی نے میری آس کی ڈھیر کا
جو اس کو جان لیتی تھی تو لیتی جان وہ میری
کہاں ہے ناٹھ اور پھرتی کہاں ہے ناٹھ کی چیری
اے اتر چل کہ ہوتی ہے جی سیوا میں اب دیری

کرشن۔ اترا تو تو سستیل ہے۔
اترا۔ میں خاک سستیل ہوں۔ جب اپنے پران پیسے کو بچا سکی۔ اپنا چوں

دے کر پان پیلے کے جیون کو کال کے پنچے سے نہ چھڑا سکی۔
 کرشن۔ اتراسے دل کو سمجھاؤ۔
 اتراسے۔ اما۔ اب دل کہاں ہے؟

اب ترگنی سی رہ گئی اندر بجائے دل
 جو لے میں جائے زندگی چولے میں جائے دل
 کرشن۔ سوائے دل کو سمجھائے اب اور بھی کیا ہو سکتا ہے؟
 اتراسے۔ وہی کچھ جو ایک پتی برتا ستری کر سکتی ہے۔ میں اس ویران جیون کو اپنی
 آہوں سے جلا دوں گی۔ یہ نہ ہو سکا تو پتی کے ساتھ سستی ہو کر سچی پریت کا پاٹ
 اس دنیا کو پڑھا دوں گی۔

یہ سچ میں پرہ نہیں ہے میں بتا دوں گی ابھی
 تم بھی دیکھو گے ابھی میں بھی دکھا دوں گی ابھی
 جا کے لئے ہوتی سمندر میں ہے گنگا کس طرح
 جان دیتا ہے دے پر اک پتنگا کس طرح
 کرشن۔ کیا تم سستی ہونے کا ہی ارادہ رکھتی ہو۔
 اتراسے۔ ہاں جب بچو لہ چاروں طرف سے آن کر خاک اور فاشاکی کو گھیر لیتا ہے
 تو ان کہناں اس کے ساتھ اڑے کوئی چاہہ نہیں نظر آتا۔ استری بھی جب دیکھ لیتی
 ہے کہ پتی کے بناں سنسار میں سے لے چاروں اور (طرف) اندھیرا ہی اندھیرے تو اس
 کو سوائے جان دے دینے کے اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔
 پتی پتی جدا کیسے وہ چولی ہے وہ دامن ہے
 پتی ناری کا سب کچھ ہے پتی ناری کا جیون ہے
 جو پتی کو ہے دکھلائی پتی برہ ہے دنیا میں
 جو جیتے ہی جلاتا ہے یہ وہ شعلہ ہے دنیا میں
 کرشن۔ اتراسے۔ یہ پتی پتی پتراتا۔ بھائی اور بہن سب نہیں کے ناطے ہیں پتے تو کاہل

بگڑتے ہی یہ سب کے سب لوٹ جاتے ہیں۔ ساتھ میں جاتا ہے ناری گھر میں
ہی رہتی ہے۔ ماما تھوڑی دور جاتی ہے۔ چتا میں آگن دینے والا بیٹا اکتوا بھائی
چتا میں آگ دے کر بیٹھ دکھاتا ہے۔ آتی اکیلا ہی آتا ہے اور اکیلے ہی جاتا ہے۔

منو دکھاتا ہے یہ دیکھ تر دامن ہو کہ
مشلی جگنو کے یہ بجھ جاتا ہے روشن ہو کر
سہس کے اردوں کو رلا جاتا ہے آثر اک دن
خار دے جاتا ہے یہ غیت تر گلشن ہو کر

اُترا۔ ماما تمہاری سکتی تو دیوتاؤں کو معلوم تھی۔ نہاتے سندھن کی تو دشوہ عالم میں
دعوم تھی پھر تہاد پانڈوں کی آتش ڈالی سے یہ مٹھا چل کیوں ٹٹ گیا بگاندہ لو دہری
کایہ سہارا کیوں چھوٹ گیا، انیائی کہہ دل اس دیر کو تارنے میں کیوں سمرھتہ ہوا، میرا
لے کیوں اتنا بڑا اثر تھ ہوا۔؟

کرشن۔ تہا یہ بھرم بھی ٹٹ دیتا ہوں اسکا کارن بھی بتا دیتا ہوں۔ تم اس کو چھی
سمجھتی ہو۔؟

اُترا۔ ہاں پران تاتھ۔ پران پتی۔

کرشن۔ وہ چندر کا پتر درج ہے۔ ایک شاپ بد دھما کے کارن بھولک میں آکر تمہاری پتی
راور سوکھرا کا بیٹا ہوا شاپ کی سدا دھو چکی اور وہ اپنے چندر بولک کو چلتا ہوا۔

اُترا۔ تو مجھے بھی جانے دو۔ جہاں چندر ہے وہیں اسکی روشنی بھی جائے گی، ۵

جب کہ ویرانہ میری امید کا گھر ہو گیا

عمر کی کشتی کا بودا جب یہ لنگر کھو گیا

ڈوبنا ہے اس کو ڈوبے گی ڈوبنا ہے مجھے!

مجھ کو جانے دو پتی کے ساتھ ہونا ہے مجھے!

کرشن۔ ہم اس بات کے خلاف ہیں،

اُترا۔ میں نے ان کو یہ دھم میں جانے سے نہ مٹایا۔ یہ دھم میں ساتھ جاراں کا ساتھ بھی نہیں

مجھے ارپن تھی کے اپنے ان پرابوں کو کہ سننے دو
 مرے ہیں میرے پران آدھار تو مجھ کو بھی مرنے دو
 کریشن۔ نہیں بلکہ پرانا کا وہ ہنیہ باد سرد کہ تھا سے رجب کا بالک تھا سے اس کدیش
 کو ہٹانے کا کارن ہوگا۔ اس بالک کے دوارا سندھ بھر کا دکھ اور پاپ نوارن
 ہوگا۔ یہ بالک پر بچھت نام سے بھارت کے چکر و تھی شگہ سن کی شو بھا کو بڑھا بیگا
 خود دہرم راج یہ ہر شرا اپنے ہاتھوں سے اس کو شاہی تاج پہنا بیگا۔ ابھینیو کی یہ
 نشانی تھا سے دل کا آرام ہوگا۔ اس تجسو کا اور پر تاپی پتر سے پاندو و نش
 کا نام ہوگا۔ ۵

پتی سے پت ہے لیکن پتر سے تو نام رہتا ہے
 کہ جس سے سوگ میں پتر و کو بھی آرام رہتا ہے
 آترا۔ کام میں یہ کیسی دہونی گونج رہی ہے میں یہ کیا سن رہی ہوں؟
 تلاٹ پھٹتا ہے۔ چست روک کا دکھاؤ
 ابھینیو کی روح کا نظارہ

روح۔ جمیومت پران پیاری چاہے اپنی جان کی خاطر
 جیو دنیا میں لیکن تم میری سنتان کی خاطر
 (پردہ گرتا ہے)

ڈراپ

تو کیا انکے ساتھ مرزیکا مجھے اور صیکار نہیں، پتی ایسی دشواش گھاتی ہے کہ اس کوک
 میں ہی ساتھ رہ سکتی ہے۔ پر کوک میں پتی کے ساتھ جاتی کا اس کو کچھ بھی اختیار نہیں
 ماما۔ بے جان۔ تنہا سے بھی جب آواز نکلتی ہے تو وہ ہنسنے کا نہ جاتا ہے
 بچوں سے جب گندھنی بھل جاتی ہے تو وہ سوکھ کر مٹی میں مل جاتا ہے پھر
 میں تو جیوداری ہوں۔ جان رکھتی ہوں۔ دل رکھتی ہوں۔ میں ضرور اس زکاوار
 جیون کا انت کروں گی۔ ماما میں ضرور مرؤنگی۔

دنیا ہے چاروں اور اک اندھیرا
 دنیا کا سکھ نہیں ہے تو دنیا سے کیا ہے
 اب ساز کی بجے گا کہ ٹٹے ہیں تار سب

میں بھی چوں کی جب میری چلیدی بہا سب
 کرشن۔ کوٹا سترائی کے خون چننا ہاں پاپ ہے۔ اور پھر تھامے و شیش کر
 دغا سکر (مہارے لئے پتی کی چٹا میں چننا بھیانک پاپ ہے۔
 اترار۔ بھیانک پاپ؛

کرشن۔ خور شر کی بات ہے تو بھی کہے جانا نہیں رہ سکتا۔ تم گر بھرتی ہو کر رہ
 میں پتر ہے۔ تم خود اپنے شر یہ کو چلا سکتی ہو۔ پتر کے بلانیکا نہیں کوئی اور سکار
 نہیں ہر کسی کو اپنی جان یا مال پہ حق ہے۔ دوسرے کی جان یا مال کا کچھ اختیار نہیں
 اترار۔ تم پتر بھی میرے چچا و ہم پان میں دگن کھاری کھا۔ یہ گر بھی میری جان کو بھاسی
 کھا۔ ماما تم تو پریم یوگی کہلاتے ہو۔ میرے اس بھار کو تم ہی ہکا کر دو گے۔ جس سے
 مجھے گر بھ مہتی کا پاپ نہ آئے۔ لیکن بھکتی دوارا گر بھ کھنڈن کر کے تم ہی میری
 سہانا کرو گے۔

۵

نہ مچھلی کو تر پنے دو نہ پانی سے حبدا رکھو
 یہ بد نصبت کا جیون ہے نہ اس کو اپ بڑا رکھو

ایک تیسرا

سین پیر

نظارہ:- یدھ کھومی کا ایک بھاگ

(تین چار سپاہیوں کا داخل ہونا گھبرائے ہوئے)

پہلا۔ بچا اور بچا لو۔ مجھے چھپا لو۔

دوسرا۔ کیا آفت آگئی؟

پہلا۔ آفت بھی کیا ہے بڑی بھاری آفت ہے۔ نہ باول گرجا نہ بجلی کرک کی۔ اور یکدم آفت آگئی۔

دوسرا۔ کچھ کہو تو سمجھیں؟

پہلا۔ وہی سال گلا کو دارن کرنے والا۔ اتنا بڑا موٹا تارہ لبا چڑا اور پنا بھیم سین (ہانتا ہے)

دوسرا۔ وہ ہے کہاں؟

پہلا۔ میری آنکھیں کپڑے سے باندھ دو تو بتاؤں؟

دوسرا۔ تم اپنی آنکھیں آپ ہی نہ موند لو۔

پہلا۔ رآنکھیں بند کر کے، وہ بھیم سین کو دینا میں جینا جن کرو ویروں کو کاٹ دیا ہے۔ غضب کی پائس ہے دہر تراشٹ کے پتروں کا ہی خون چاٹ رہا ہے

تیسرا۔ اس نے تو کتنی ہی سینا لگی رہی ہے

(اور دو سپاہیوں کا داخل ہونا)

پانچواں۔ آگیا اور اب ہم سب کی باری ہے۔

پہلا۔ آؤ کسی استھان پر چھپ جائیں۔ اور اپنی جالی کپائیں۔

تیسرا۔ مجھے تو کسی غریب بڑھیا کا گھر مل جائے تو اس کی چکی کے نیچے چھپ جاؤں۔
 چوتھا۔ اور مجھے تو گیدڑ کی کھوہ مل جائے تو وہاں اپنی جان چھپاؤں۔
 پانچواں۔ اور میں تو کسی چوہے کا بل پا جاؤں تو موڑ توڑ کر اسی میں گھس جاؤں۔
 چھٹا۔ اور مجھے کسی نگار کی دم مل جائے تو اسی سے لپٹ جاؤں۔
 دوسرا۔ ٹھیک ہے وہ بھاگ کر اپنی جان بچائے گا تمہاری بھی جان بچ جائیگی۔
 (بھیم کی لڑکار سن کر سب خواس باختہ ہوتے ہیں)

(بھیم کا پرورش)

بھیم۔ تلواریں تو آج لہو کی شراب لا

اور کوروں کو بھون کے پڑیا کباب لا

چن چن کے آج لینے ہیں تجھ کو اٹھانویں

گن گن کے پوچھا ہے مجھے لاحاب لا

سامنے دیکھ کر وہ ہے میرا شکار (دھرتراشٹروں کو مارتا ہے) یہ ہے میری تلوار
 کاوار۔ پس تلوار۔ سر اتار۔

چکے سے جان دیدی میرا وار سہ گئے

اب سر چکے ہیں کتنے ہی تھوڑے سے رہ گئے

کر دوں گا آج آٹھ اور نوے کا خاتمہ

اب بھی نہ تربت ہوگی ابھینو کی آتما

آؤ۔ آؤ۔ اچھل کر آؤ۔ بھٹی نہک رہی ہے۔ کو در آؤ۔ جلو۔ بھینو کی تری

کے لئے اُس کی آتما کی شانتی کے لئے بھیم کا نرمیدہ یگیہ ہو رہا ہے۔ دھرتراشٹر

تمہاری لاشوں کی آہوتی پڑ رہی ہے۔ بلاؤ۔ در یو دھن کو بلاؤ۔ کہ تمہیں بچا

بلاؤ۔ بلاؤ۔ دوست سن کو بلاؤ۔ کہ تمہیں بچائے۔ وہ بھی میرے

انتقام کا شکار ہوں گے۔ پر نتوان دو کے مرنے میں ابھی

دیر ہے بس۔ آج اندھے دھرتراشٹ کے لئے چاروں

طرف اندھیرے سے

پانی یہ میری تیغ کا سر سے گذر گیا
درو با جو اس میں بس وہی سمجھو کہ تر گیا
وہ ایک ہی مرا تھا مرے تم اٹھا لوں
بدلتی تھی لٹکا ہوا تھوڑا سا جو کہ اتر گیا

پانچ اور پانچ دس (لاشوں کی گنتی کرتا ہے) بس اور بیس چالیس۔ چالیس
اور دس پچاس۔ چاس اور بیس ستر۔ ستر اور بیس نوے۔ اور آٹھ پورے
اٹھانوے۔ بس خوش تربیتی رشتہ۔ اب تمہارے خون سے ابھینو کا
ترپن کرتا ہوں۔ اس کی آتما کو پرسن کرتا ہوں۔

مرنگوں کچھ آج اس ابھیان کا جھنڈا مٹا
ویرے رس کا جوش میرے آج کچھ ٹھنڈا مٹا

یدہ شتر۔ (اکر) بھیم۔ بھیم۔ یہ کیا اندھرتہ کر رہے ہو؟
بھیم۔ کر رہا ہوں یا کر چکا ہوں۔

پر تگیا جو کی تھی پورن بھی کر چکا ہوں
اور پتر کا میں اپنے ترپن بھی کر چکا ہوں
اندھ ہے چپکا گن لو گھر بار بس یہی ہے
پتے اٹھانوے ہیں یا اندھ کچھ کمی ہے

یدہ شتر۔ تم نے تو نرپا چوں کا کام کر ڈالا ہے

بھیم۔ جگہ مرد کی زبان تھی رکھ لی۔ ابھینو کی آتما کو رکت انجلی دی۔ تم نے آٹھ
بھا کر دل کا جوش اتارا۔ میں نے ان کا لہو بھا کر اپنے کرودھ کو مارا۔

سے

کارہ کا اب کوروں کی زور دکھانے لگی
اب مہا بھارت کی اودھی انت پر آنے لگی
دو نو بجائی اور دو مضمون سے باقی رہے

درو پد کی کے بال دھونے خون سے باقی رہے
 پیدہ ہشٹر۔ (اٹھویں میں سوچی کرنے کے بعد) آؤ اب پر ماتا کے لئے اور اندھیر کر
 کو رو دوش میں بانگلی ہی سو یہ نہ کر وہ
 بھیجیم۔ بس دریو دھن کی جگہ کو توڑنا اور دوش اس کا ہو پھوڑنا۔ ۵
 اک اتارا تو اک کھرا بھی باقی ہے
 غار نکلا تو غلے خارا بھی باقی ہے
 پیدہ ہشٹر۔ بس۔ ہننے دو۔ مہاری تو پر مگی میں پوری ہوئی اور وہاں کدو گل
 کی جڑوں پر کھڑا چل جائیگا۔ آؤ اب میرے ساتھ آؤ۔
 (جانا دونوں کا)

ایک تیسرا
 دین دوسرا

نظارہ:- کو رو پد

(دریو دھن۔ دوش اس دور دنا چاہیے)
 دریو دھن۔ بھائی ایسا اتیا چارہ ہوا۔ ایک بھی اس کے مقابل میں نہ آیا کسی نے بھی
 اس کے خونی جوش کو نہ دہایا؛
 دوش اس۔ کون دہا دہا۔ اس کال کے سامنے کون آتا؛
 درون۔ (سوگت) ۵
 کیا ان کی چنتا کرتے ہو اب اپنی خیر مشاومت
 وہ تو منزل پر پہنچ لئے اپنا سامان اٹھاؤ تم

جو خون کی دھارا بہتی ہے اس میں اب غوطے لینے ہیں
 جیسی کہنی ویسی بھرنی گن گن کر بدلے دینے ہیں
 دریو دھن۔ اب بوڑھے پتا کو کیا صورت دکھائینگے۔ اُنکا یہ دلخ کون مٹا بیگا
 ان کو اس بھاری صدمے سے کون بچائیگا۔

(جید رختہ کا دیوانہ وار داخل ہونا)

جید رختہ۔ کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ جید رختہ کو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ سورہ۔ چند
 تارے۔ دیوتا۔ اور دیو منڈل سے لاچار ہیں۔ جید رختہ کو بچانے میں لاچار
 ہیں۔ وہ دیکھو سامنے دیکھو۔ اس کی پرگیا مہا کالی کا روپ دہارے چلی آ رہی ہے
 اس کے گاندیو کی ٹنکاریم دوت کے شکوہ سے زیادہ بھیانک ہو کر میرے آستے کو
 دھکا رہی ہے۔ لے گا وہ ضرور میری جان لیکر۔ وہ اپنی پرگیا سے نہیں
 ملے گا۔ وہ ارش میرے پران لیکر۔ اس کے پر پل ہاتھوں سے۔ اس کے
 شکتیمان گاندیو سے نکلے گا بان ضرور میری ضرور میرے تن بدن سے
 لیے گا۔

آ رہا ہے کال بن کر خون بہانے کے لئے

آ رہا ہے جن لگی دل کی بجھانے کے لئے

آ رہا ہے میری ہستی کو مٹانے کے لئے

آ رہا ہے پتر کا بدلہ چکانے کے لئے

باندھ لے اب جسد دل میں تیرے زن ہیں

جید رختہ اب تیری چھاتی اور اسکے بان ہیں

دریو دھن۔ کس کی چھاتی کس کے بان؛ کیا ارمان؛ جید رختہ یہ کیا خفتان

جید رختہ۔ ارمان موت کا۔ خفتان موت کا۔

جب موت کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا

جینے کا جب کوئی بھی سہارا نہیں رہا

مرنا ہی جب ضرور ہے شتر کی دھارت

کیوں فیصلہ نہ کر دوں میں اپنی کٹہر سے

و مرنا چاہتا ہے دیو دھن کیو ہے

دریو دھن۔ ٹھہرو ٹھہرو۔ کیا کرتے ہو کیا یہ فون یہ بے قراری یہ نساپ آتم گھات
سے مٹ جائیگا۔ اس کاڑی کی موت مرنے سے تو لو کیا پر لوں میں
سے ایک بھی ہاتھ نہیں آئیگا۔

جیدر رکتہ۔ کچھ ہاتھ نہیں آئیگا؛

دریو دھن۔ کچھ بھی نہیں؛

جیدر رکتہ۔ بلکہ اس دکھ سے چھٹکارہ ملیگا۔ جو دکھ اس بد نصیب فونی مجرم کی
چھاتی کورات بھر بھٹی کے مانند دکھاتا ہے۔ جس کو سورج کی پہلی کرن تکھنے
کے ساتھ ہی سولی پر چڑھائے جانے کا حکم سنا جا چکا ہو۔ جس کا انت گذرنے
والی گھڑی کے کان نزدیک آ چکا ہو۔ دافریب نظاروں کو دیکھنے کی حسرت
رکھنے والی جس کی منتظر آنکھوں کو موت کی سورت کے سوا کچھ نظر نہ آتا ہو
جس کی اُسیدوں کا دامن سمٹ کر موت کے انتظار کا مرکز بن گیا ہو۔ جس کا ہر
ہر ایک ارمان ہم راج کے خون سے باہر نکلنے کی برأت نہ کر سکتا ہو۔

ملا جس کو وہ ہی مرنا جانتا ہے

کوئی اور اس دکھ کو کیا جانتا ہے

وہ گاندیوں بن کر ڈراتی ہے دیکھو

وہ دیکھو میری موت آتی ہے دیکھو

دریو دھن۔ (دروں آ چار یہ سے)۔ آ چار یہ۔ اس کے وہم کا علاج کیا ہو سکتا
ہے۔

دروں۔ موت اور صرف موت۔

جیدر رکتہ۔ (دیوانگی میں) تو مجھ سے کیا پوچھتا ہے۔ کیا کیوں ڈراتا ہے
کیوں دھمکاتا ہے۔ ہیں نہیں تھا۔ دھمکات اور رہتے۔ جہنوں نے

تیرے پتر کو باندھ کر مارا۔ وہ ہاتھ اور ہتھکے۔ دیکھ لے میرا دامن بے داغ
ہے۔ کوئی خون کا دھبہ نہیں۔ میں قاتل نہیں۔ میں ہتھیارا نہیں ہیں
نے تیرے پتر کو بھی مارا نہیں۔

میں سچ کہتا ہوں ساتوں نے وہیں باندھا وہیں مارا
کہ میں نے پتر کو تیرے نہیں مارا نہیں مارا !!

دریودھن۔ عجب سڑی آدمی ہے (جید رکتہ سے) ارے بھائی چرچرامٹا کو کس
لئے دماغ میں کھولنس رہے ہو۔ یہ کس کو کوس رہے ہو؟ کس کی ہفتہ گفتگو کر
رہے ہو۔ یہ پشیمپا کس کے رویہ و کر رہے ہو؟

کہ ہر ہے وہیں ان چنچل من کہاں ہے
بکے جاتے ہو پر مار جن کہاں ہے

جید رکتہ۔ وہاں ہے۔ یہاں ہے۔ ادھر ہے۔ ادھر ہے۔ ہر طرف میں اسی کا ٹیو
دھاری کی ڈراولی تصویر دیکھ رہا ہوں۔ تقدیر کو اس کے انتقام کی دیکھ کر اسیر دیکھ
رہا ہوں۔ وہ میرے سر پر تلوار لئے کھڑا ہے اس کو ہاتھ کی لڑائی جھڑپ میرے
سب سے کو کھنڈ کھنڈ کر ڈالنے گی۔ اس کے گرد وہ کی پچھڑ جوالا مجھے کھالے گی وہ
تیروں کا کام اپنی خونیں نگاہوں سے کر رہا ہے۔ وہ دیکھو وہ دیکھو وہی تو ہے جوبان
کو کمان میں دھر رہا ہے۔

وہ میرے قتل کا سامان لئے بیٹھا ہے

اپنے گوندیو میں پھین لئے بیٹھا ہے

آئے اس کو میرے سمکھتے مٹائے کوئی

کس میں شکنتی ہے تجھے اس سے بکے کوئی

دریودھن۔ آہا یہ۔ آپ کے سوا اور کس میں سمر تھتھ ہے کہ اس کی اس دیکھ کر دور
کرے۔ گورو۔ اچھینو کو مارنے کی پرہنگی بھی نہیں نے کی، اس کو بچانے کی پرہنگی
بھی نہیں کر دے گی۔

کچھ ادبائے بھی کرو گے اس کی بتا دیکھ کر

یا تم ہنستے ہی رہو گے اس کو روتا دیکھ کر

دروں۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟ یہ تم لوگوں کو خود اپنے پاپ ڈرارہے ہیں جو
کرم کئے وہی آگے آرہے ہیں۔

دریودھن۔ دیکھ لو بھائی دو شاخیں پھر وہی پاپ اور پن کا ملہار گانے لگے پھر
اپنے بھگت پانڈو کی کشن مانے لگے۔

دو شاخیں۔ پھر اپنی اتنی پرانی لکیر پٹانے لگے پھر شاگردوں کے گن گانے لگے۔

دروں۔ ان کے دہرم کا رنگ میں نے کب نہیں گایا۔ تمہارے پاپ کرم سے میں
کب نہیں گبرایا؟

دریودھن۔ اس وقت۔

دروں۔ کس وقت؟

دریودھن۔ جس وقت ابھینیو نے پران لئے جا رہے تھے۔ جب ساتوں ملکر
اس میٹھے اور لذت دار بھوجن کو ایک ہی آسن پر بیٹھ کر کھا رہے تھے۔

دروں۔ ہاں اس وقت میرے دہرم کا اجول چولا مٹھا رہے پاپ روپی کو ٹھڑی
کی کالک سے کالا ہو گیا تھا۔ ایک سدہرمی کا دہرم چھ پاپیوں کے کو سنگ کا
نوالہ ہو گیا تھا۔

دریودھن۔ اس وقت کیا تھا۔ اور اب کیا ہوا ہے؟

دروں۔ اس وقت پانڈو کی طاقت کا سوال تھا۔ جس سے میں ڈرتا نہ تھا۔

اس وقت اتر کے شاپ کا سوال ہے جس کے خیال سے ہی میرا اتنا خطر تھا

رہی ہے۔ وہ بزدل و شبد ہوا۔ وہ نوجوان بدہواسا نے کھڑی مانو مجھ

سے اپنا ابھینیو مانگ رہی ہے۔

نہیں ڈرتا میں ارجن سے نہ مجھ کو بھیم کا ڈر ہے

مگر اتر سے ڈرتا ہوں کہ اس کا کردہ مجھ پر ہے

جلا ڈالے : اس کی آگ اپنے تپ سے مجھ کو
 مجھے ڈر ہے فنا کر دے : اپنے تپ سے مجھ کو
 درلودہن۔ اور کچھ کچھ ارجن کے دہرم کا بھی خیال ہے ؛
 درون۔ اہاں یہ پہلا سوال ہے۔ ارجن دہرم کا پابند ہے۔ اس کو لاکھوں میں ہر
 ہی پسند ہے۔ بدی وہ اسی دہرم کی خوشنودی کا پاتر ہو کر حیدر تہ کو مار دے گا۔
 تو کون سی آفت اتار دیگا ؟

بھیٹ چڑھتے پابویں کے سیس ہیں تلوار پر
 جیت ہوتی ہے پتھار دہرم کے آچار پر !
 درلودہن۔ دیکھا بھائی۔ نہیں دیکھا تو دیکھ لو۔ پھر وہی کپش (طرفداری) کا
 پرستگ آگیا۔ پھر دیر تک خرپوزے میں دہرم کا رنگ آگیا۔ ہمارے سینا
 پتی کا یہ دھار ہے۔ جیسی تو حیدر تہ بھی جینے سے تنگ آگیا۔
 سینا پتی ہی کپش کی جب گفستگو کریں !!
 پھر خاک جیت ہار کی ہم آرزو کریں !
 چینی زبان کھاتی ہے خفیہ نیاز پر !
 بجتا ہے راک ان کا سدا ان کے ساز پر !
 درون۔ کیا ہرج ہے وہ دہرموان بھی تو ہیں ۔

درلودہن۔ اور ساتھ ہی تھوڑے سے بے ایمان بھی ہیں۔ راہنوں نے داوا بھیتم
 کو دھوکے سے مارا۔ تو پھر ہوا کیا۔ ہم نے دھوکے سے (بھینو کا سر اتارا۔
 درون۔ میں تو ڈنکے کی چوٹ سے کہوں گا کہ تم پانی ہو اور وہ دہرم پر اپنی۔
 درلودہن۔ بس یہی تو ہے۔ ان کے پاس رسائی
 درون۔ کون سی ؟

درلودہن۔ آپ کی دیا درشتی۔ آپ کی کرپا درشتی (باران فیض)
 درون۔ تو کیا میں پہلے کہی : رہیں کہہ چکا کہ میرا دل لیں گے کپش میں رہتا ہے۔

دریودھن۔ مگر آپ کا شریہ؟

دوستان۔ شریہ ہمارا ہے۔ بھائی ان کے شریہ سے کچھ کام لے لو۔ ان کو انکار نہیں۔ اور تمہیں بھی ان کے شریہ سے مطلب ہے دل سے تو کچھ سروکار نہیں۔
دریودھن۔ اس لئے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ گورو دیو آپ۔ روش میں آکر ہماری نیا کو جنور میں نہ چھوڑا کرو۔ یوں چپو کو ہاتھ سے ڈال کر اپنے ان چیلوں کا دل بھی نہ توڑا کرو۔

لگا ہیں پھیر کر جب آپ چیلوں سے خفا ٹھہرے
تو پھر نیت کہاں کی بس ہمارا فیصلہ ٹھہرے
ہاؤ چار آنسو بھی جو نیم کو قتل کرتے ہو
لال خاطر نازک ہمارا خوں بہا ٹھہرے
دروان۔ لیکن میں ہی ہر ایک اوکھلی میں سر دینے کا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک گتھی کو
تھبھانے کا میں ہی ٹھیکیدار نہیں۔

دریودھن۔ واہ اچھی کہی۔ دریودھن آپ تو رہیں ہیں۔ آچاریہ ہیں۔ سمرقند میں اب
ہماری یہ مصیبت ٹالو۔ چکر بیوہ کی پرنگیا کے سمان ایک اور پرنگیا کر ڈالو۔
وہ کام ہو کہ جس سے تمہارا بھی نام ہو
بیٹے کے ساتھ باپ کا قصہ تمام ہو

دروان۔ بس بس چپ لہو۔ میں ایسے نام پر خاک ڈالتا ہوں۔ کہتا ہے کہنے پر
بہت پاپ کر چکا ہوں۔ اب نہیں کروں گا۔ انہی نہ بنو۔ کچھ دھرم کا تو بھی کرو۔

نہ سدا پاپ کا سمان سنبھالا ہوتا

دھرم کا بھی کوئی پہلو تو نکالا ہوتا

دریودھن۔ اچھا جانے دو۔ وہ نہ سہی۔ اپنے بھگت کی رکھشا کرنا تو
دوستش نہیں۔ جی رہو کی آپ سے بھگت کرنا تو دشمن نہیں۔

لاح ہو بیڑا کرو اب پار ہمارا
 چرنوں کے ہے پر تاپ سے اودھار ہمارا
 دوشاسن گورو دیو کوئی ایسا تیر چلاؤ کہ نشانہ آپ سے پرگٹ ہو جائے۔
 ارجن دن بھر جیدر تھک نہ دیکھ پائے سوچ غروب ہونے کے بعد وہ خود ہی اپنی
 پہلی پرنگی کو توڑ دیگا۔ اور دوسری پرنگی کو پالن کرنے کیلئے چٹا میں جکڑا پائے
 پران چھوڑ دیگا۔

درون۔ ایسا ہی ہو گا۔ تب جگر بیوہ رچا پاتھا۔ اب شکٹ بیوہ رچا دینگا۔ اور جیدر تھک
 کو اس کے اندر چھپا دینگا۔ ارجن تو کیا سویریہ کی آنکھ بھی اس کو نہیں دیکھ پائیگی
 جب تک وہ بیوہ کے بھیتر رہے گا۔ اس پر کوئی آپہنچ نہیں آئے گی۔ آجیدر تھک
 آ۔

جئے گا تو اگر کچھ زندگی کا کھیل باقی ہے
 جئے گا یہ دیا اس میں اگر کچھ تیل باقی ہے

سین کا ٹراٹسفر ہوتا۔ شکٹ بیوہ کی رچنا کا نظارہ

درون (جیدر تھک سے) دیکھو جب تک سویریہ است نہ ہو۔ اس شکٹ ویوہ سے
 ہرگز سر باہر نہ نکالنا۔ اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالنا۔
 کھوج دشمن کی گذر کر اس میں جا سکتی نہیں
 بیوہ کے اندر مہاری موت آ سکتی نہیں
 (خود سے) کیا نہ پھل میں نے کیا اس دوستی کے واسطے
 جو نہ کرنا تھا کیا ان کی خوشی کے واسطے
 پرانشیت ہے بس یہی اب رن میں چل کر جان دیں
 اور کھویں دہر اب کب تک کسی کے واسطے
 (جیدر تھک کا شکٹ بیوہ میں چھپ جانا)

دیکھو تو پڑ رہا ہے یہ کس اضطراب میں
اب ساتھ اس کا کون دے اس پہنچ و تاب میں
جینے کا اس کو اپنے رہا اب یقین نہیں
اب آپ کے سوا بھی ٹھکانہ کہیں نہیں
درون۔ اچھا تو جید رتھ بول اور بتا تیری کیا مرضی ہے۔

جید رتھ۔ یہی کہ دنیا میں جیون سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اس پیاری جان سے
بڑھ کر انسان کو دوسری کوئی دستو عزیز نہیں۔
درون۔ کیا تم جینا چاہتے ہو۔؟

جید رتھ۔ وہ بھی اس لئے کہ دریودھن کی فتنہ می کا ڈنک بجتا ہوا سن سکوں ریودھن
کا اکٹنگ راج سنار میں دیکھ سکوں۔
درون۔ پر تو دریودھن کا مقدر اور کہتا ہوں۔
جید رتھ۔ کیا۔؟

درون۔ یہی کہ۔۔۔

جز نیک کے کچھ پاپ سے حاصل نہیں ہوتا
سر سبز کبھی دنیا میں قاتل نہیں ہوتا
کیا نائدہ سر لاکھ نہ میں پر کوئی رگڑے
پیشانی کا لکھا کبھی زائیل نہیں ہوتا

دریودھن۔ یوں نہ کہو۔ گورو دیو۔ یوں نہ کہو۔ آپ جیسے سکر تھ آچار یہ آپ جیسے
پرتابی بدھن آپ جیسے پاکرمی سینا بتی کی کرپا سے پیشانی کا لکھا کبھی زائیل ہو
سکتا ہے۔ تم دنیا میں آجاء۔ تو ابھی جید رتھ کو مایوسی کے اندھکار میں آتش
کا چاند نظر آئے۔ مہارسی کرپا ور شٹی ہو تو زنگ کھائی ہوئی تلواریں
زندگی کا جبر پر آجائے۔

دریودھن۔ آچار یہ۔ دوشاسن بیہ کی رکھٹ کر گیا۔ آپ اور ہم حکمران جن کو
 ہاتھوں پہ لے لیں۔ اس کو بیوہ تک نہ پہنچنے دیں۔
 آج پیدا کرو اس طرح اثر کا پہلو
 صاف نجر و ح کرد ویکھو حد سر کا پہلو
 آج دل میں کوئی ارمان نہ باقی رکھو
 آج ترکش میں کوئی بان نہ باقی رکھو
 (جانا دولو کا پردہ کا گرنا)

ایکٹ پیرا پیرا

نظارہ شکست و لوہ کا ایک حصہ

(کرشن مہاراج ارجن کو اپنے رتھ پر لاتے ہیں)
 کرشن۔ ارجن۔ کورو دل (لکھ) کا مدھیہ استھان یہی ہے۔ ان کے سینا پتی کا
 کھنڈہ استھان یہی ہے۔ کہو ہیں پھر اوں یار تھ کو آئے ہانک کر لے جاؤں؟
 ارجن۔ روک لیجئے۔ بھگون یہیں رتھ کو روک لیجئے۔
 بس یہیں دیکھوں گا زوروں پہ ابھرنے والے
 کس طرح رن میں اترتے ہیں اترنے والے
 آج دشمن کے لئے بس یہیں پر لئے ہو گی
 دھرم کی آج یہیں ہو گی اگر سب سے ہو گی
 درون۔ (آکر ادھرم کی جے ہونے سے پہلے۔ اس نیکی کی سہا پتی کرنے سے

پہلے گورو دکھشنا دینی ہوگی ۔ ۷

چڑھا کر سان پر میں جانتا ہوں تم قضا لائے
مگر بتلاؤ رن میں کیا گورو کی دکھشنا لائے

ارجن - زہر میں بجھے ہوئے۔ لاکھوں اور ہزاروں میں چنے ہوئے پوتر
بان۔ بس یہی تو ہے گورو دکھشنا کا سامان ۷

سامنے آپ جو بھگوان میرے آئے ہیں

آگوانی کو یہ لو بان میرے آتے ہیں

آج گر بان میرے راہ میری صاف کریں

بدھ بھومی ہے خطا آپ میری صاف کریں

درون۔ تو آچار یہ تیار ہے۔ تیروں کی دکھشنا لینے کو آچار یہ تیار ہے

(سوگت) ۷ آن رہ جائے بہاں میں آبرو ہے تو یہی ہے

ویر کے ہاتھوں مروں بس آرزو تو یہی ہے

ارجن - تیر چلا کر ۷

گورو دلیہ سب آپ کے احسان ہوئے ہیں

گستاخ جو یہ آج میرے بان ہوئے ہیں

فرسے بھی تو آکاش میں چرلے جاتے ہیں اکثر

استاد سے شاگرد بھی بڑھ جاتے ہیں اکثر

ارجن تیر پر تیر چلا تا ہے۔ درون آچار یہ بھی تیر کا جواب تیر

سے دیتے ہیں۔ آخر درون آچار یہ کا رتھ چور چور ہو جاتا ہے !

کرشن۔ (ارجن سے) ۷

ہیں وار بھی وہ وار کہ بس پار ہوئے ہیں

بس وار کو روکو وہ بے ہتھیار ہوئے ہیں

درون۔ (ارجن کے ٹھک جانے پر) ارجن کیوں رک گئے۔ چلتا ہوا پرواہ کیوں

روک لیا۔ وہ میٹھی میٹھی بان ورتشا کی بوچھاڑ کیوں مٹھ گئی؟

گورو اور اک خلش کو جب گرفتار مٹا رہا

گانڈیو کیا ہتھار صرف نام کا رہا

قرضہ چکائے جس سے گورو دیو کا تو آج

ترکش میں ایک تیرہ اس کام کا رہا

ارجن۔ یہ قرضہ چکاؤں گا مگر رتھ سے اتر کر۔ آپ پیدل ہیں اور میں سوار
موا تو سمجھو دہرم کا ترسکار ہوا۔

طلب والے تو خود آکر طلبکاروں سے ملتے ہیں

قدم کے آبلے اب بھوٹ کر خدوں سے ملتے ہیں

موتم خالی تو میں خالی ہو یہ گانڈیو دہرتا ہوں

گورو سے آج دو دو ہاتھ اب ہاتھوں سے کرتا ہوں

(ہاتھوں کی لڑائی میں دوندیدھ کو تیار ہوتا ہے)

کرشن۔ روک کر ارجن کیا کرتے ہو؟

ارجن۔ چلیا گورو سے۔ آج کوئی نیا دالو سیکھنا چاہتا ہے دوندیدھ سے آپا

کی منو کا مٹا پورن کرنا چاہتا ہے۔

کرشن۔ کیا ہتھاری پرنگیا بھی ہے؟

ارجن۔ پرنگیا تو جید رتھ کا کھجور نکال کر تیر کی نوک میں پرانے کی ہے پرنگیا تو اس

درشت آتش کی چھاتی پر سوار ہونے کی ہے۔

اُس کا سچے سچے چاشنی جس کے مٹھ میں ہے

اُس کا ہے کال میرے جو سنمکھ نظر میں ہے

اُس کے سرے بغیر مجھے کوئی جس نہیں

اُس کی اھبل بغیر میری کچھ مونس نہیں

دیر پور میں۔ آکر یہ مونس اب چتا میں جل کر رکھے گی۔ پر لوک میں چکر بکلیگی۔

ارجن۔ نیکی اور یہیں نیکی۔ اسی لوگ میں نکلے گی۔ اسی رن بھوسی میں نیکی
آج ہی نکلے گی اور ضرور نکلے گی۔

آج ہی ہو گا یہ سب کل کی کلا کال میں ہے
میرے مطلب کا پرندہ تیرے جس حال میں ہے
اب نہیں آج اسی حال کی سبھاؤں گا
جید رتھ آج نہیں آج ہی نہ کھلاؤں گا

دریودھن۔ تو جید رتھ تو کیا جید رتھ کی ہوا کو بھی نہیں پاسکتا۔ وہ جس شکٹ بیوہ
میں رکشت ہے۔ وہاں تو کیا موت کا باز پر نہیں پھیلا سکتا۔ ارے
ورکھ شکاری اپنے بوفے حال کو اٹھائے۔ فریب کے والوں کو کمیٹ لے
تیرا شکار اس پتھرے میں نہیں جس کی تیلیاں موم کی بنی ہیں جس استھان
میں میرا شکار چھپا ہے۔ اس کی دیواریں فولاد کی جتنی ہیں۔

ارے اے بلیے اپنی ہتھاک کی باکے چنتا کر
اُسے مارے گا کیا اپنی چتا کی چلے چنتا کر

ارجن۔ ماروں گا اور اس کو ضرور ماروں گا۔ ارجن کے ساتھ جبار دھن ہے تو
وہ آج ضرور جید رتھ کا سرا تارے گا۔

کرے گا موت سے پر وہ کہاں تک وہ تھاں ہو کر
زباں پر موت اُس کی آب بولے گی بیاں ہو کر
پڑے گی کشتی عمر رواں گرد آب میں اس طس
میرے جب بان یہ سیس گئے بجائے ناگہاں ہو کر

دریودھن۔ آچار یہ کے چکر بیوہ میں تو بیٹے کا مرن ہوا۔ آچار یہ کے شکٹ بیوہ
میں آج تیرا مرن ہو گا۔

ارجن۔ آچار یہ کو دیکھ لیا۔ آب آچار یہ کے شکٹ بیوہ کو بھی جا کر دیکھا ہوں
کہو جبار دھن آرشن سے کیا مرنی ہے؟

کرشن۔ جو تھاری مرضی ہے۔
 ارجن۔ تو چلو۔ (رکتہ پر سوار ہو کر) رکتہ کر لے چلو اور وہاں لے چلو جہاں اسکا
 کے سوریہ کے ساتھ جید رکتہ کے جیون کا سوریہ بھی است ہونے والا ہے چلو رکتہ کو بڑاؤ
 اور وہیں پر لے جاؤ۔ (گئے)

دریودھن۔ تم جاؤ، ہم بھی آتے ہیں۔ چڑیوں پر جھپٹنے والے باز کے پیچھے باز
 کے شکاری شاہین بھی آتے ہیں۔ گورو درون آچار یہ سے اچلو۔ اب دیر مت
 کرو۔ ایا نہ ہو کہ باندھ لگانے سے پرہم ہی سیلاب تیزوں جڑو جائے بتا بہن
 پاکر دشت ارجن کا حوصلہ اور نہ بڑھ جائے۔ ۵

نہ صیاد کے صید پڑ جائے پالے
 نہ تیراٹس کا اپنے نشانے جالے
 چلو بس وہ بڑھ کر نہ نکلنے نہ پائے
 وہ گاندھو لیکر سنبھلنے نہ پائے
 (پردہ)

ایکٹ تیسرا
 پردہ چوٹھا

نظارہ: بھوپتی کا مکان

(بھوپتی ابلی کے ساتھ پرولیش کرتا ہے باتی کرتے ہوئے)
 بھوپتی۔ دیکھو ہو۔ اب تم ہی میل کلیان کر دگی۔ جولشی نے بھی یہی کہا تھا

الہیسی۔ آگیا سید سے راہ پر۔

بھوپتی۔ بس مجھے بچاؤ۔ تم ہی میری اماں کے سکان ہو۔ وہ تو بیٹی کے برابر ہے
اس سے میرا کیا کلیان ہو۔

الہیسی۔ تم چاہے لاکھ لڑکی سے پیار کرو۔ میرے تو تم ویسے ہی پران آدمار ہو
جیسے نفلی کو لانے سے پہلے بھرتا۔ تھے اب بھی وہی بھرتا ہو۔
بھوپتی۔ تو پھر مجھے بچاؤ۔

الہیسی۔ کس سے ؟

بھوپتی۔ ابھی بازار میں دیکھ کر بھاگ آیا۔ وہ بھرتی والا پھر راج پر مود کیا تھا
آ رہا ہے اب ضرور ہمارا جہ درلودہن کا کوئی نہ کوئی پردانہ لائیکے۔ اور مجھے یہ
میں ضرور لے جائیگے۔ بچاؤ میری جان کو بچاؤ۔ اپنے سسہاگ کو بچاؤ۔
الہیسی۔ تو دیکھو اس کی ایک تدبیر ہے۔

بھوپتی۔ بس نکالو۔ جلدی کوئی تدبیر نکالو۔

الہیسی۔ تو ایک بہانہ کرو۔

بھوپتی۔ وہ کیا۔

الہیسی۔ بس فوراً مر جاؤ۔

بھوپتی۔ مرنے کا ہی تو سارا رونا ہے۔

الہیسی۔ یہ تو بہانے کا مرنا ہے۔ اس میں کیا گانٹھ سے جاتا ہے بس سانس

کھینچ کر پڑ جاؤ۔ میں آپ اُن سے نہٹ لوں گا۔

بھوپتی۔ تو یہ گے (پڑ جاتا ہے) دونوں نے مرے یوں سہی مرنا تو سوچھی

رہا ہے۔

الہیسی۔ دیکھو کہیں بول نہ پڑنا۔

بھوپتی۔ کہیں مرا مو انجھی بول پڑا۔

الہیسی۔ ہاتھ پر بالکل نہ ہلانا۔

بھوتی۔ بس اب تو مرا سمجھو۔ اب کہاں ہل سکتا ہوں۔
 ابیلی۔ کوئی بُرا بھلا بھی کہہ دے تو جویش میں نہ آ جانا۔
 بھوتی۔ تم بھی عجب ہو۔ کہیں غالی سنڈیا کو بھی ابال آیا؟
 ابیلی۔ وہ دیکھو آگئے۔

بھوتی۔ تو یہ دیکھو میں مرا۔

(راج تلک اور راج پرمود کا آقا)

تلک۔ وہ یدھ میں جائیگا۔ اس کو یدھ میں جانا پڑیگا اور میں ضرور اسکو یدھ
 میں بھیجوں گا۔

بھوتی۔ خود سے وہ یدھ میں نہیں جائیگا۔ اسکو یدھ میں نہیں جانا پڑیگا
 اور میں ضرور یدھ میں نہیں جاؤنگا۔

پرمود۔ کہاں ہیں راج پیر بھوتی؟

ابیلی۔ اے میری اود ہوگئی۔ سے

سکہ وہ سارا لے گیا دیکھ کچھ کو سوامی دے گیا

روگ الیا تھا برا جو ساتھ اونکو لے گیا

پرمود۔ کیا بھوتی مر گئے؟

ابیلی۔ مر گئے میرے آنکھوں میں دنیا اندھیر کر گئے۔

تلک۔ کل تک تو چٹے بھلے تھے۔

ابیلی۔ ع۔ کل کی خبریں سے گھڑی کی خبر نہیں

بھوتی۔ ع (سوگت) اب جاگ جاؤ بیٹا کہ گھر والا گھر نہیں۔

پرمود۔ بیچارے بھلے آدمی تھے۔

بھوتی۔ (سوگت) مگر پینس کئے بُرائی میں

پرمود۔ مانی تم سکھ دیکھ میں تیا ہی لوگی۔ وہ نہی بہو بیچارہ کہاں جائیگی؟

بھوتی۔ (سوگت) تمہارے جیسے کسی شریف بدماش کے گھر میں۔

پر مود۔ کچھ سانس تو باقی نہیں۔

تک۔ (کان میں) بہانے کا مرنے کا ہو۔

پر مود۔ دیکھوں تبض جلتی ہے یا بد ہے؛ (دیکھنے کو آگے بڑھتا ہے)

البیلی۔ بس دور ہو۔ میرے مالک کی سٹی خراب نہ کرو۔ نہیں تو شاہ دیدوں گی
بھاڑ کر کھا جائے گی۔ میرا گھر بار لٹ جائے۔ اور تم دل لگی کرو۔ جاؤ جاؤ اپنا مرن
یاؤ کرو۔

تک۔ شریکان یہ تو چمچ مر گئے۔

پر مود۔ آبادی کا پتہ نہیں دہر گئے۔

البیلی۔ مائے میرے پرانوں کے آوار۔ میرے سہاگ کی بہار تمہیں کہاں پاؤں گی
پر مود۔ مائی مہر کرو۔

بھوتی۔ سو گت) اس کا عبرت پر پڑ گیا۔ بدھ سماعت ہو جائے تو ایک ایک کی
چلی کھاؤ نگار نہ جانے تمہارے جیسے کتنے ہی گیدیوں کا نوکری سے
مکٹ کٹاؤں گا۔

(دونوں کا جانا۔ لڑائی اور اس کی سہیلی کا آنا)

سہیلی۔ میں نہ کہتی تھی وہ دیکھ لو۔ وہ مرا ہے مہا کی سوت بیٹھی سو رہی ہے
لڑی۔ کیا سچ چمچ مر گیا؟

سہیلی۔ تم بھی روؤ۔

لڑی۔ رو نہیں میرے دشمن۔

بھوتی۔ سو گت، وہ اچھا ماتم کرنے آئی جس کے گھر میں ایسی لگائی۔ وہ بدلنے
سے مرا تو کیا۔ سچ چمچ مرا تو کیا۔

سہیلی۔ مگر جوڑیاں تو بھوڑنی ہوئی۔

البیلی۔ جوڑیاں بھوڑوں ایسے بڑھے کھوسٹ کے لئے ہیں تو ان جوڑیوں پر
نیارنگ کرواؤں گی۔

بھوڑی - سوگت، مرانہ ہوتا تو ان پوڑیوں کو ڈنڈے سے پھوڑ دیتا۔
سہیلی - واقعی بڑا ہی مورکھ تھا۔

نویلی - مورکھ نہ ہوتا تو کچھ سی ایک غریب اہلک کا جیون برباد کرتا۔ اس عمر میں شوگر کا پڑتا
سہیلی - بڑا ہی لوبھی تھا۔

نویلی - لوبھی نہ ہوتا تو اپا دہی کیلئے مرنا چھری پھونک کر نہ مرنے دیتا۔ بدھ میں جا کر نہ مرنے دیتا۔
سہیلی - دیکھو بہو میرے خیال میں تو تمہیں ضرور رونا چاہیے۔

نویلی - روؤں اس موئے مردود کیلئے جس نے میرے بھولے ماما پتا کو پیسے
کا لوہو دیکر کنیا کیرے کا دوشی بنایا۔ روؤں اس بڑے پاپی کیلئے جو مجھے بھڑکری
کی طرح مول لیکر اپنے گھر میں لایا اپنی ذات کا آرام دیکھا اور مجھے اس اوستھا
میں بدھوا بنا یا۔

بھوڑی - سوگت، رو تو اپنے بھائیوں کو بچے کیوں روئے۔

سہیلی - سنو وہ کیوں رونا پڑے گا۔

نویلی - کیوں رونا پڑے گا؟

سہیلی - اس کی جان سٹے لئے نہیں۔ اس کے مال کے لئے؟

نویلی - مال کے لئے۔

سہیلی - ہاں جتنا زیادہ روو گی اتنا ہی زیادہ پاس پڑوس والے اس کے مال
پر ہتھ مارا دھکیر مانیں گے۔

نویلی - تو کیا سچ سچ رونا ہی پڑے گا۔

سہیلی - اں دو چار روپیہ کا جوڑا بچھڑا جائیگا۔ جوڑیاں نکلے والوں کے سامنے تڑا
سے پھوڑ دینا۔

نویلی - سنتی بھی ہونا پڑے گا۔

سہیلی - تم سستی ہونے کا ہٹ کرنا۔ میں تمہیں بچا لوں گی۔

نویلی - اس موئے مردود پر روائی آنے کی نہیں۔ اں مگر آج بھگ کر رکھ لوں گی۔

جہاں کوئی ماتم پرسی کو آیا اور بھگے آ پخل سے آنکھوں کو کھجیا کر دکھایا۔
البیلی۔ اے میرے پران تاتہ۔

نویلی۔ (رہانے سے) اے میرے جیون کے شرنکار۔

البیلی۔ مجھے خاک میں ملا گئے۔

نویلی۔ مجھے جیتے جی جلا گئے۔ آؤ آؤ دور دورے لوگو مجھے بچاؤ۔

(دو چار محلے والے آتے ہیں)

سہیلی۔ کیا ہوا راج بیرنی کو کیا ہوا۔

سہیلی۔ راج بیر مر گئے۔

دوسرا۔ گھر میں یا میدان میں۔

سہیلی۔ چڑھوں والے والان میں۔

نویلی۔ میری لٹیا ڈوب گئی۔ کھکیوں نہ پھوڑوں اے اپنی ارغوانی چوڑیاں۔

بھو پتی۔ سوگت، راج بھرنی مل جائیگی یہ ہیں پرانی چوڑیاں۔

تیسرا۔ بچہ کا پرہیز لٹ لٹ پڑا۔

نویلی۔ اے میرے دیوتا۔

البیلی۔ اے میرے پر ماتا

بھو پتی۔ سوگت، جس کی جان کو دو بیویاں روئیں۔ وہ ترک اور سورگ دونوں

کا سزا لے گا۔

نویلی۔ بس بس مجھے چھوڑ دو۔

سہیلی۔ کیا کرتی ہو۔

نویلی۔ میں تو سستی ہوئی۔

البیلی۔ تو نہیں ہو سکتی۔ میں سستی ہوئی۔

نویلی۔ میں آپ جلوں گی۔

البیلی۔ تمہیں نہیں چلنے دوں گی میں آپ جلوں گی۔

کھو پتی۔ سو گت) ابھی تم دونوں اس بات کا بڑے کرور میں سرے سرے اپنے جینے کی
نکر کروں۔ ہے بھگوان یہ بہانے کا مرنا کہیں سچ کج کا مرنا نہ ہو جائے۔

نویلی۔ تجھے نہیں ہونے دوں گی۔ میں خود سستی ہونگی۔

ابیلی۔ تو سستی نہیں ہوگی۔ میں خود سستی ہونگی۔

نویلی۔ یہ میرا مالک تھا۔ (مالک سے بھوپتی کو بکڑ لیتی ہے)

ابیلی۔ یہ میرا مالک تھا (سر کی طرف سے بھوپتی کو کھینچتی ہے)

نویلی۔ اس کے ساتھ میں چلوں گی۔

ابیلی۔ اس کے ساتھ میں چلوں گی۔

کھو پتی۔ ارے بچاؤ۔ بچاؤ۔ میں نہیں مرا۔ جیتا ہوں۔

نویلی۔ میں سستی ہونگی۔ (اپنی طرف کھینچتی ہے)

ابیلی۔ میں سستی ہونگی (اپنی طرف کھینچتی ہے)

کھو پتی۔ ارے کون مرا ہے جس پر سستی ہوگی۔ میں زندہ ہوں اکھڑا ہوا ہوتا ہے

سہیلی۔ ارے یہ تو بھوت بن گیا۔

پہلا۔ سچ کج سرورہ پڑے پڑے اد ہو گئی میں بھوت بن گیا۔

دوسرا۔ بھاگو۔ بھاگو۔ بھوت سے جان بچاؤ۔

نویلی۔ ڈنڈا لاؤ۔

پہلا۔ (ڈنڈا لیکر لگاتا ہے بھوپتی کو) یہی بھوت کا علاج ہے

بھوپتی۔ ارے کم بخت میں بھوت نہیں بھوپتی ہوں۔

پہلا۔ تم بھوتوں کے پتی ہو۔ تم ضرور پتی ہو۔

گانا

کھوپتی۔ شادی کرے بھوپتی تو پھر بھوت بنے کون ؟

اور بھوت بنے کون۔ اچھوت بنے کون ؟

نوہلی۔ میٹھا تو تو نے چاکھ اب کڑوا کون چاکھے۔
 بھو پتی۔ دو بیویوں کے ہوتے کھگوان لاج رکھے۔
 سب۔ بڑھے کی شادی خانہ بربادی۔
 نوہلی۔ یاد آئی نانی اب یاد آگئی دادی۔
 بہو۔ ہائے اپا دھی پے کیا باندھی۔
 رہ گئی عزت آدمی۔

سب۔ معاف کرو راج، میری۔
 بہو۔ تو ہیں ہے یہ راج بیر کی۔
 نگو پا جی میرے گھر سے۔ کر دیا گھوٹالہ
 سب۔ پھر بڑھے ہو کے شادی کرنا۔ کبھی نہ لالہ شادی۔

ایکٹ تیسرا
 سین پانچواں

نظارہ۔ رکن اسٹھل

ارجن جید رکھ کو نہ پا کر اور سورج کو غروب ہوا سمجھ کر
 چا تیار کرتا ہے۔ اور اپنی دوسری پر تنگی یعنی چتا میں جلنے
 کو تیار ہوتا ہے

ارجن۔ وہ جلدی ہے آخری امید سورج کی آخری کرن کیساتھ جا رہی ہے
 میری پر تنگی (فضول) جا رہی ہے۔ سورج غروب ہو رہا ہے اور جید رکتہ
 کے بدلے میرے دھرم کی کا حوصلہ منسوب ہو رہا ہے۔

تقدیر چھپ گئی ہے زراٹا کی گھٹا میں
گرمی میں نہیں جوش نہ شکتی ہے ہوا میں
سورج یہ آسماں کا نہیں است ہوا ہے
جیون کا حوصلہ یہ میرا لبت ہوا ہے

ایک ایک رکپھا کو دیکھا۔ ایک ایک تنکے کو ہاتھ میں لے کر ٹولا ایک ایک
کوٹے کو ٹولا۔ ایک ایک کوروسینک کو ڈھونڈ کر نکالا۔ ایک ایک مغرور کو موت کے
منہ میں ڈالا۔ ہزاروں دہرتی پر سلا دئے۔ لاکھوں جان سے مٹا دئے مگر
نہیں ملا تو وہ جید رہتے وہ پانی جید رہتے جس کیلئے میرا کانڈیو دن بھر ہٹکتا
رہا۔ جس کے انتقام کا کاٹا میرے دل میں کھٹکتا رہا۔ سے

اٹھو نکلو منسو تارو کوئی قسمت یہ روتا ہے

دکھاؤ تم ٹپک اپنی کہ سورج است ہوتا ہے

اسی کے ساتھ آٹا کی یہ ساری دھوپ جا بیگی

کہ سورج ڈوبتے جیون کی نیا ڈوب جائے گی

جار ہے ہو۔ سور یہ بھگوان تم اپنا رتھ لیکر کچھ گپھا میں اپنا مٹر لکا رہے ہو۔

تم میری پرہنگیا کے چندر کو بدنامی کے راہو (گرہن) کا شکار بنا رہے ہو۔ میری

جیون آٹا کی خاک اڑائے جارہے ہو۔ بہت اچھا تم ڈوب جاؤ۔ شوق کے

ساتھ ڈوب جاؤ۔ ڈوب جانا تمہارا دھرم ہے۔ تم نے دن کا وقت بھی نکالا

اپنے دھرم کو پالا۔ اب ضرور اس ڈوب جانے کے دھرم کو بھی پالن کر دو گے۔

ہاں ضرور کرو گے۔ تم نے ساگر کی شیتل اور مندیوں میں آرام کرنے کو اپنا سامان

درست کر لیا۔ اب میں بھی سدا کی نیند میں آرام کرنے کے لئے اپنا سامان سنبھالتا

ہوں۔ پہلی پرہنگیا نشٹ ہو گئی۔ دوسری پرہنگیا کر پالتا ہوں۔ تیسری پرہنگیا

کا سور یہ است موتے ہی وہ کار شتر۔ وہ ٹھٹھانے والے مدھم تارے نکلیں۔

گئے۔ درشنوں کے گھر گھر کے چرائے۔ عین گئے۔

سہ چٹا کی آگ تو آجا میرے آغوشِ دامان میں
چھپا لے سوت مجھ کو دامنِ شمشیرِ ریاں میں
تو ہی شعلوں سے اب اپنے مٹا دے میرے جیون کو
میرا اب مٹ نہ نہیں جو ڈوب جاؤں آپ پکیں میں
(چٹا کو درست کرتا ہے)

کرشن۔ (داخل ہو کر) پارہہ۔ یہ کیا بکھیرا کر رہے ہو؟
ارجن۔ بھگوان چٹا بنا رہا ہوں۔ اپنی آگ میں آپ ہی جلنے کا سامان لگا رہا
ہوں۔ وہ دیکھو سور یہ کو گودی میں سلانے والی لال شفقِ سنہشت (صاف ہو گئی میری)
پر تگیا دن کی روشنی کے سماں لشت ہو گئی سورج کا استھا چل میں پر ویش کرنا صاف
کہہ رہے کہ جب اتنے بڑے پرکاش سورج کے اتنے بڑے گولے کی لپاہ روشنی
میں وہ جید سخت نہ مل سکا قلابِ راتری کے ان ٹٹھٹھاتے ہوئے چراغوں
کی چھایا میں وہ کب مل سکتا ہے۔

حوصلہ جینے کا اب لشت ہو گیا جاتا رہا
جو میرا کرتویہ تھا جا رہا تھا جا رہا
اے میرے بچپن کے ساتھ اے میرے گشتِ ابا
سور یہ کیا ڈوبا ہوئی ہے زندگی کی شام اب
کرشن۔ ارجن تم بھی بڑے دل لگی باز ہو۔ اور ساتھ ہی جلد باز بھی ہو۔
ارجن۔ ہاں مجھے بہت جلدی اب یا ترا کی تیاری کرنی ہے؟
جل رہا ہے اب تو دل بجھنے کی آشا پھوڑ کر
سُور یہ جاتا ہے مگر اچھا شگوفہ چھوڑ کر
بوند بھر پانی کی بھی آشا نہیں مجھے کوری
دیکھو دریا چل دیا سارے کو پیاس چھوڑ کر
کرشن۔ تمہارا دماغ کس الجھن میں پھنس گیا۔

ارجن جن الجہن میں موت کا ہر ایک شکار بچس جایا کرتا ہے۔ خو خوار بلی کی صورت کو
دیکھ کر کبوتر اپنی آنکھیں سوہا لیا کرتا ہے جب حکیموں کی ساری حکمت و نیروں کی
ساری حکمت براہمنوں کی ساری پراختیا نچھل ہو جاتی ہے تو مرنے والے کو
موت کے سوا کوئی آسرا نظر نہیں آتا۔ آج اسی طرح پر میری آشا ہو رہی ہے
جیون آشا پالوں سے ملے دھور ہی ہے سے

جب کال ہی سلائے کھمبہ ہو چکا
بیٹے کا پریشم ہی جو بیکار ہو چکا
اس کا علاج اور ہی کیا ہے چتا بغیر
پر واز جس کی موت کا تیار ہو چکا

کرشن۔ تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔؟

ارجن۔ یہی کہ یہی تم پانڈوؤں کے سچے منہکاری ہے تو یاد رکھو اور دیکھو
کوروں کا ناش ہوئے تنگ یہ سنگرام جارہی ہے میرے پیارے موہن دیکھنا یہ کون
نہ کر دینا کہیں کوروں کی وجہ سے پتا کا لہند نہ کر دینا تم دھرم کے سہائیک ہو دھرم کی
جیت کرانا۔ میری آتما کو کوروں کے خون کی جلانجلی دینا۔ پانڈو وجہ کا کاپا
سنانا۔

بھادی سے ہی یہ دھرم کا سامان ہو گیا
حب پتر میرا دھرم پہ بلبہ ان ہو گیا۔
میں کیوں نہ دھرم کے لئے پانڈوں کی بھینٹ ہوں
جل کر چتا میں کیوں نہ انگلیں سمیٹ لوں
(چتا میں جلنے کے لئے دوڑتا ہے)

کرشن۔ روک کر (ٹھوڑے ٹھوڑے) بھائی چھوڑ گئے، جنم بھر کے ساتھی سے اتنی
جلد ہی اتنی سنگدلی کیسے جلا ہو جاوے گئے۔ دو چار دل کی باتیں سو لو دو چار
محبت کی باتیں سنا دو۔ ہمارے دل کو بھی کچھ دلاسا دو۔

ہم نے مانا ہو چکی نشے حبباتی آپ کی
 پر بھیں بھاتی نہیں ایسی رکھائی آپ کی
 ارجن۔ دیکھو وہ سووون۔ تمہارا دل تو بہت دکھے گا۔ پرتو تم کو دوسروں کو پیش
 کر دیوالے ہو اپنے دل کو سمجھانا بکھانا۔ اس اپنے بال سکھا کا بہت غم نہ کھانا دیکھو
 ان گل تینوں پر آنسوؤں کی شینم نہ پڑ جائے۔ یہ سکر سروپ کی گلی اس غم کی اوی
 سے نہ مر بھا جائے۔

میری تم یاد کو میری چتا میں ہی حبلا دینا
 میرے مرنے پہلے میرے سکھا مجھ کو کھلا دینا
 میرے مرنیکا غم ہی کیا اک نہ کد نہ بھگو مرنہ ہے
 مگر غم یاد رکھنا کوروں کا ناسخ کرنا ہے
 کرشن۔ تمہاری اس حالت کو دیکھ کر کون سنگدل ہے حکور وائی نہ اے کسی
 مٹا ایسی مر گئی کہ اپنے میر کی مرتی پر دو چہرہ آنسو نہ بہائے۔
 ارجن۔ میری اس حالت پر تو آنسو بہاؤ۔ پرتو میری موت پر آنسو نہ بہانا میرے
 کہیں رونے کو ہی اپنا سکھا (دوست) نہ بنانا۔

مرنے کی فکر نہیں بھگو ہے فکر کہ آپ کلیش نہ پائیں
 یہ نہیں جو ہیں رومی اور ششی یہ جوت نہ کھو کر می بھائیں
 مسموہن مکھ کھلائے نہیں دو لپٹ نہ اوہروں کے کھلائیں
 کہیں پریم بھری اس بنسری سے ارجن کے آپ نہ جین سٹائیں
 کرشن۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو۔ مالو پیٹہ کیلئے جہاں نے پر ہی کمر باندھ لی ہے
 ارجن۔ تو اب دیر ہی کیا ہے۔ سورج ڈوب رہا ہے جتا تیار ہو رہی ہے اگنی پرگٹ
 (ظاہر) جاتا ہے۔ پرتو کیا کا بندھا ہوا چتر کا جید ان اپنانت کر نیو تیا رکھتا ہے
 وہ یہ آسپس کہ میں دہرم کو سو بیکار کروں
 دوا جازت کہ میں بھو بندھو کو اب پار کروں

دل روائی کو نہ دو آؤ سمائی کر لو
آؤ اب بھیت کر مجھ سے بدائی کر لو
(نکلے سے لگتا)

دریودھن۔ (اگر خود سے) مل لو اچھی طرح سے نکلے لگ لو۔
اب بھیت لو اس سے کہ گھنٹیا م یہی ہے
اس چھلے کی پاری میں تو آرام یہی ہے
اس کرشن کا دنیا میں تو بس کام یہی ہے
اور دشت کا سنار میں انجام یہی ہے

ارجن۔ مودھن کہتا ہے رے سے سزا لگ نہیں کیا جاتا۔ جلالی کے ان کرٹے آنسوؤں
کا گھونٹ نہیں پایا جاتا۔ مگر کیا کروں پرہنگیا لٹ مگر بھی نہیں جیا جاتا۔
دریودھن۔ اسے سکے سمندھیوں کو چھوڑ کر اس کیٹی و بھاری۔ چھل بھینس ہاری ماری
سے پریت بڑھاتا ہے۔ موت کے منہ میں پڑا ہے۔ پھر بھی اس سروناش کر نیوالے
و مبارک مودہ بڑھائے جاتا ہے۔

اس کیٹی نے تجھ کو آج کا یہ دن دکھایا ہے
اسی چھلے نے تیرے اس بھرے گھر کو ٹٹایا ہے
اسی نے ہی گھسیٹا اس دشا تک تجھ کو لایا ہے
اسی نے تیرے پیارے لال کو تجھ سے چمڑایا ہے
کیا سب کچھ نہیں لیکن بھرا جی اس گوانے کا
کے جاتا ہے اب بھی مودہ تو اس دل کے کالے کا

ارجن۔ اسے دھورت دراجا پاری کیٹی تو اس گوالے کی عظیم الشان شخصیت کا کیا اندازہ
لے سکتا ہے۔ تیرے پرفریب سینے دل کے دستر پڑا کے دشواش کا پریم کی رنگ
لا سکتا ہے۔ ارے ویراگ اور ودیک میں کورے تو اس کے آتم گیان
کے امرت کا کیا مزہ جان سکتا ہے۔ اندھے کا اندھا تو گوالے کے بھینس میں پورن

برہم کو کیا پہچان سکتا ہے۔ جلی روٹی کے ٹکڑے کو کھا کر پیٹ کے درد سے چلانے
والے جا کر اس درد سے پہلے آنکھوں کا علاج کر۔ ۵

جنا سا پس لے پہلے جب تو دست یار تک پہنچے
جگر موٹی سا چھد والے تب اسے بار تک پہنچے
چھدایا بنسری نے دل لبوں پر اس کے رہتی ہے
سے دل کی صاف کشتی جو غدی کے دل پہتی ہے

در لو دہن۔ اس تک نہ پہنچتا تو تیرا ستیا نام بھی نہ ہوتا۔ آج یوں چتا کا سامان تیرے
پاس نہ ہوتا تو بتسری کی طرح دل کا ٹکڑہ کھلا اور پھولا ہو کر اس کے لبوں تک پہنچا مگر
اس نے اپنے نازک لبوں سے نہیں لپے انیائی دانتوں سے تجھے کچا چبا دیا۔ سر
سے پیر تک سارا کھالیا۔ ۵

نہ جانے اور کسی کسی کو نہ پھونکے گا جلانے کا
نہ جانے اور تیرے گھر میں کیا کیا شراٹھائے گا
جلا ڈالے گی تیرے ونش کو یہ ایسی جوالا ہے
نہیں کچھ رنگ کا کالا یہ ہر دے کا بھی کالا ہے

ارجن۔ مذکر مورکھ زبان کو بند کر۔ میں اپنے لئے تیری گالیاں سہہ لونگا پرنتو اس
کی شان کے خلاف ایک کالا اکھٹسر نہیں سڈونگا۔ ۵

تو پاپی ہے تجھے اس کی محبت کب گوارا ہے
تیرا آنکھوں کا کھنڈا ہے میری آنکھوں کا تار ہے
اے اونچ کے اندھے اے اونچ کے اندھے
ڈبوے گا تیرا بیڑا مجھے تو اس نے تار ہے

در لو دہن۔ تو ہی اس کی صورت کی سیاہی لیکر اپنا منہ اور کالابالے جا اب چتا
کی چنگاریوں کو لے کر اس کے روشن کی مالایا لے۔ جہتہ کو ہی اس ٹھک کا پیار مبارک
ہو تجھے کو ہی یہ دو دھاری تلوار مبارک ہو میں اسکے کپٹ اور پھل کو خوب جانتا

زبان ہاتھ اٹھاتا ہے۔ نہ قدم بڑھتا ہے۔ سے
 اٹھاؤں ہاتھ کیا حکم ہے پر ان نے رسیاں ہو کر بنائے ٹسٹ پامیں ہاتھ میں تیرکان ہو کر
 قدم اٹھاؤں کیا کر یہ زبان بے بس ہیں ہند سے ہیں میری پر تنگیا میں سیربان بے بس ہیں
 جید رتھ۔ یہ بے بسی تو ضرور تھی۔

دریودھن۔ ہاں جو اس کپٹی کو الے کے ہاتھوں کا کھٹہ تیار بن گیا وہ بے بس نہ ہو تو کیا ہو
 جس کے کپس میں یہ زمانہ ہوائی کو آگ لگات کاجس نہ ہو تو کیا ہو۔
 جید رتھ۔ مزہ تو بپ تھا کہ اس پہر وپے نے بچایا ہوتا۔ پر تنگیا کو پورن کرایا ہوتا۔
 دریودھن۔ اب پہر وپے کا کپٹ جیس دھیرے دھیرے اتر رہا ہے۔ کسوٹی پر لگ کر
 نقلی گلٹ اپنا اصلی روپ پر گٹ کر رہا ہے۔

جید رتھ۔ بچارے نے بہت دھوکہ کھایا۔ دریودھن۔ ارجن نے۔ جید رتھ۔ ہاں
 جباروہن کے جہت ارجن نے دریودھن۔ زمانوں کے یلہ تو بھڑے ہو اسی کرتے ہیں (ارجن سے)
 ارے دھوکے میں آئے تم بڑی تم بھول کر بیٹھے۔ تمہیں تھایاج کالا پچ و تھاتم مول کر بیٹھے
 دیا آدھی رتھ کی اگر گھر میں کھلا لیتے، جرات زندگی اپنا نہ ہاتھوں سے بچھا لیتے
 ارجن۔ پانی کیوں دیتا۔ بکوا کر رہا ہے اس بکواس سے باز نہیں آئیگا۔ تو پھٹتا ہے گا۔
 تو بن کر بد زبان مجھ کو برائی پر اٹھاؤ گے گا۔ تو خود پانی ہے مجھ کو بھی مگر پانی بنا دے گا
 ابھی گاندیو لیکر تیرا چھاتی توڑ بیٹھوں گا۔ میں اس حالت میں پر تنگیا بھی اپنی توڑ بیٹھوں گا
 جید رتھ۔ ارے تم تو تیری طرف داری جتا رہے ہیں۔ راستوں میں یہ سب باتیں اس کو سنا رہے ہیں۔

دریودھن۔ ہاں اس کپٹی مومن کو بھلا رہے ہیں۔ اسکو شرم دلا رہے ہیں۔ یہ تیرا جیکو بن کر کار ہوتا تو
 سچا سا کار بن جاتا۔ وقت پر اپنے جھگت کے کام نہ آتا؛ جید رتھ۔ در تھا تیری حال جو تیر
 میں بٹتی رہی۔ دریودھن۔ فضول تیری زبان اسکا نام رٹتی رہی۔ سے

تیر کا جھگتی کا تھا اس پر اثر کچھ بھی نہیں؛ تم تو مرتے ہو مگر اسکو خبر کچھ بھی نہیں
 چل کا سٹی مورٹی ہے بد پنچ کی؛ نہ ہے خالی ایشور تھک لیشور کچھ بھی نہیں
 کرشن۔ تھاموش۔ شریف ہو۔ ارجن۔ مدھو سوون۔ میری پر تنگیا پستی ہی ان کی

ہوں۔ آج سے نہیں برسوں سے پہچانتا ہوں۔
 جہاں اس نے لگائی اس کے بھڑکانیکو جا پہنچا
 چتا میں آگ دینے کے لئے بھی دیکھ آ پہنچا !
 (جیدرختہ کا گدگد داخل ہونا)

جیدرختہ۔ یہ تیرے جیون کا سورج دیکھ لے کچھم میں جا پہنچا
 رکھ لے کھول کر آنکھیں تیرا پیرکا بھی آ پہنچا
 ارجن۔ کیا تو آ پہنچا !

جیدرختہ۔ ہاں۔ کیا دیکھ رہا ہے۔ پرنگیا کو دیکھ رہا ہے یا جیون کو دیکھ رہا ہے کل
 سو رہا ہے۔ سورج خود ڈوب کر تیری آتش کو بھی فنا کئے گا گرمی ڈوب رہا ہے۔ تو جان
 سے اٹھ رہا ہے اور تیرا منگو ٹیپا پار پاس کھڑا رہا ہے۔

دوسروں کی موت میں نہ رہے مجھے مرنا پڑا
 بلیج کر بیٹے کو بچھ کو بھی سفر کرنا پڑا
 ایسی ہوتی ہے دشا لیبوں کے ہی انوراگ میں
 تھجہ سے پانی، مٹی چلا کرتے ہیں زندہ آگ میں

ارجن۔ ایسے شرم کر مورخہ شرم سے ڈوب مر گیدڑوں کی طرح دن بتا کر اب رات
 سوٹنے کی خوشی میں بڑبڑانے لگا۔ چمکا دڑ کی طرح راتری کے اندھیرے میں
 پردوں کو پھڑپھڑانے لگا۔

جیدرختہ۔ نہیں بلکہ رات کا چرچہ ہی کر پردے کو جلانے لگا اب کیا دیکھتا ہے کیا
 سوچتا ہے کیا ڈھیل کرتا ہے !

ہاتھ کیا اٹھاتا نہیں ہے کیا قدم حلتا نہیں
 ہاٹ کس کی دیکھتا ہے کس لئے اٹھتا نہیں

دریودھن۔ ہاں کیوں قدم بڑھاتا نہیں کیوں آگ میں پڑتا نہیں !
 ارجن۔ قدم بھی اٹھتا ہاتھ بھی اٹھتا۔ مگر کیا کروں مجبور ہوں پرنگیا میں حکم لگتا

زبان پتالے لگائیگی۔ انکی بند بانی میر ساقہ جسم سو جائیگی۔ ان بدکاروں کو منہ نہ لگاؤ۔
 میں ابھی سوکا بدلہ اب چکاؤنگا وہیں جا کر ہنگن ہے جو لگی دل میں بھہاؤنگا وہیں جا کر
 داب پر نیام وہ دیکھو کھڑا ہے کال مار جن کا : وہیں جاتا ہے رجن جس جگہ ہے دل ارد
 چتا میں جتا چاہتا ہے۔ کرشن کے اشارے پر سورج سے ہار لوں گا ہٹ جا
 کر شرن اردک کرار میں کیا کھڑو رجن اس بڑگی کو لوٹن کرنے میں دیر ہے۔ دیکھو کچھ کی طرف
 نہیں ہے انت تیرا یہ کس کا کال آتا ہے، دو اکرم صاف ہو گا ہے وہ بادل بھٹاتا ہے
 جسے تم است سمجھے تھے وہ سورج لوٹتا ہے : یہ بادل آگے تھے جن کے نیچے سے سورج
 جید رہتا رہتا گھبرا کر رہا۔ درلودن یہ کیا جھٹک رہا ہو گیا :

ارجن۔ کال مجھے چھوڑ کر اب تیری چھاتی پر سوار ہو گیا۔ سا کارنرا کار ہو گیا تمہاری آنکھوں کا
 کرشن جھپکار کا کزار ہو گیا۔ کرشن اوتار کا پرکشش روپ آشکار ہو گیا۔
 اونچ دیکھ رات میں چمکا دیا سورج : جاتے ہوئے کچھ کو بھی لوٹا دیا سورج
 اکیان کے اندھکار میں دیا دیا سورج : اندھے تیرے دستاؤں کو دکھلا دیا سورج
 کھیتوں کی یوں کرتا ہے یہ امداد گھنیش : اب سانس ہیں یہ آخر کی کیا گھنیش
 راجن جید رہتے کو پاشو پت بان سے ملتے ہیں۔ درلودن خوف کے ملے بھاگ جاتا ہے
 کرشن۔ نون اس طرح سے ہاپی کا پتی ہے پند کا : اس طرح ہوا میں ہے اڑتا گھنڈ کا
 (کرشن سد رشن چکر سے جید رہتے کا سراٹا تے ہیں)

طالسم۔ جید رہتے کا پاپ وودھ کھشیر تیرا کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ وودھ کھشیر
 کا دھن تھاکہ جو کوئی بھی جید رہتے کا سین دھرتی پر لایا گیا اسکا سر بھی کٹ جائیگا وودھ
 کھشیر کی جھولی میں جا کر جید رہتے کا سر پڑتا ہے۔ وہ گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ سر جھولا
 سے گر کر زمیں پر جا پڑتا ہے۔ اور اس کے لیے دھن کے مطابق ہی اس کا سر بھی کٹ جاتا
 ہے۔ کیونکہ سراسی کی وجہ سے زمین پر گر جاتا ہے۔

پاندوں کی سجھا

جید رہتے کے مرنے پر سب خوشی کرتے ہیں۔ ناچ رنگ ہوتا ہے۔ ناچ کے پیر پڑھتا ہے۔



ALLAMA IQBAL LIBRARY



25199

